عمران سیریز
ریڈ پاور
مظہر کلیم ایم اے

معزز قارئین ۔ سلام مسنون ۔ پاور لینڈ کے سلسلے کا نیا ناول "ریڈ پاور" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ اس بار پاور لینڈ کا ڈائریکٹر ترمذی پاکیشیا کے کروڑوں افراد کو اپنے سائنسی حربے سے جلا کر راکھ کر دینے کی غرض سے پاکیشیا پہنچا ہے ۔ اور یہ وہ وقت ہے جب کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سے باہر ہوتے ہیں اور جولیا ایکسٹو نمبر ٹو بنی ہوئی ہے ۔ لیکن کیا جولیا ترمذی کا مقابلہ کر سکے گی اور کیا ترمذی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا ۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جواب آپ کو کتاب پڑھنے سے ہی معلوم ہوں گے ۔ یہ ناول اپنی دلچسپی اور انفرادیت کی وجہ سے آپ کو یقیناً بے حد پسند آئے گا ۔

معزز قارئین کی بے شمار تعداد نے گذشتہ دنوں ملک میں ہونے والے دھماکوں کے بارے میں مجھے خطوط لکھے جن میں اصرار تھا کہ ملک میں ہونے والے ان دھماکوں کے ذمہ دار تخریب کاروں کے خلاف عمران ۔ ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کو فوری طور پر حرکت میں آجانا چاہئے ۔ ان میں کئی خط تو بے حد پر جوش اور جذباتی انداز میں لکھے گئے تھے ۔

معزز قارئین ہمارا جس قوم سے تعلق ہے وہ قوم مقابلوں سے گھبرانے

والی نہیں۔ ہماری فطرت میں شامل ہے کہ ہم دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زندہ رہنا جانتے ہیں۔ ہمارے ملک کا بچہ بچہ دشمنوں اور تخریب کاروں کے مقابلے میں عمران اور ایکسٹو سے کم نہیں ہے۔ دشمن ہمیں بموں کے دھماکوں سے خوفزدہ یا بے بس نہیں کر سکتا۔ ہم اصولوں پر ڈٹ جانا جانتے ہیں۔ اصولوں کی سربلندی ہمارا نصب العین ہے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ ہمارے دشمن ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر ذلیل وخوار ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ نے خود محسوس کیا ہو گا کہ ان خوفناک دھماکوں کے باوجود ہمارے ملک کی زندگی اُسی طرح رواں دواں ہے۔ اگر یہی دھماکے کسی اور ملک میں ہوتے تو یقین کیجئے اب تک وہ ملک دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ڈال چکا ہوتا لیکن ہم وہ قوم ہیں جو دشمن سے مقابلہ کرنے میں ہی لطف لیتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے دشمن بزدل اور کمینے ہیں جو اس طرح بموں کے دھماکے کر کے بے گناہ اور نہتے شہریوں، عورتوں اور بچوں کو شہید کر کے یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ان سے خوفزدہ ہو کر اصولوں پر سودا بازی کر لیں گے۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہماری قوم کا ہر بچہ دشمن کے مقابلے میں علی عمران اور ایکسٹو سے کم ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور یقین کیجئے آخری اور مکمل فتح ہمیشہ انہی کی ہوتی ہے جو قربانیاں دے کر بھی اپنے سر بلند رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ ہمارے سر قیامت تک بلند رہیں گے ہم ناقابلِ شکست ہیں قطعی ناقابلِ شکست۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے چونک کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ۔۔۔ جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ جولیا کے لہجے میں واضح تحکم تھا۔

"چوہان بول رہا ہوں مادام" ۔۔۔ دوسری طرف سے چوہان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ۔۔۔ کیسے فون کیا" ۔۔۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

جب سے عمران اور اس کے ساتھی پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر گئے تھے اور ایکسٹو نے اُسے تجرباتی طور پر ایکسٹو بنایا تھا۔ جولیا کا لہجہ اور انداز ہی بدل گیا تھا ۔۔۔ وہ صرف ایکسٹو کا نام استعمال نہ کر سکتی تھی۔ ورنہ اس کا انداز اپنے ساتھیوں کے ساتھ بالکل ایکسٹو جیسا ہو

گیا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پاور لینڈ
کے ہیڈ کوارٹر گئے ہوئے چوبیس گھنٹے گزر چکے تھے۔ لیکن اب تک
باوجود کوشش کے کوئی کیس سامنے نہ آیا تھا ـــــ جولیا نے
ایکسٹو بنتے ہی باقی ساتھیوں نعمانی۔ صدیقی۔ چوہان اور خاور کو پورے
شہر میں گشت کرنے کا حکم دے دیا تھا تاکہ کوئی نہ کوئی کیس ڈھونڈا
جائے ـــــ اور اُسے اپنی صلاحیتوں کے مظاہرے کا موقع مل
سکے۔

" مادام ـــــ ایک اہم رپورٹ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں
آپ کے فلیٹ پر آجاؤں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے" ـــــ چوہان
نے کہا۔

" نہیں ـــــ فون پر بتاؤ کیا بات ہے۔ میں اس وقت ایک اہم
سرکاری فائل کے مطالعے میں مصروف ہوں" ـــــ جولیا نے جان
بوجھ کر رعب جماتے ہوئے کہا۔

" مادام ـــــ میں ہوٹل آرگنزا میں چائے پینے کے لئے گیا۔ کیونکہ
میں مسلسل گھومتے گھومتے تھک گیا تھا......" ـــــ چوہان نے
تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" مختصر بات کرو۔ میرے پاس فضولیات سننے کا وقت نہیں ہے"
جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" اوہ یس مادام ـــــ اب آپ واقعی باس بن چکی ہیں اس لئے
ظاہر ہے اب آپ کے پاس وقت کی کمی ہو گئی ہے" ـــــ چوہان
نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اُسے جولیا کا

یہ انداز سخت ناگوار گزرا تھا۔

" اوہ۔ یہ بات نہیں چوہان۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ دراصل جب سے
باس نے مجھے اس چکر میں ڈالا ہے۔ مجھے بے حد اہم سرکاری فائلوں
میں دردسری کرنی پڑتی ہے۔ بہرحال کہو کیا بات ہے" ـــــ جولیا
نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔ کیونکہ
اُسے خیال آگیا تھا کہ اگر اس کے ساتھیوں نے اس سے تعاون نہ
کیا تو پھر وہ اکیلی تو کوئی کام نہ کر سکے گی۔ اور ظاہر ہے یہ اس کی
ناکامی ہی سمجھی جائے گی۔

" تو میں آپ کو پہلے کی طرح مس جولیا کہہ سکتا ہوں۔ دراصل مسئلہ
یہ ہے کہ آپ سے اس قدر اپنائیت کا رشتہ ہے کہ مادام کہتے
ہوئے اجنبیت کا احساس ہوتا ہے۔

" اچھا ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کی مرضی" ـــــ جولیا نے ہنستے
ہوئے جواب دیا۔

چوہان کے لہجے میں ایسا خلوص تھا کہ اب جولیا کو اپنے تحکمانہ
لہجے اور انداز پر خود شرمندگی کا احساس ہونے لگ گیا تھا۔

" شکریہ مس جولیا ـــــ ہوٹل آرگنزا میں چائے پیتے ہوئے ساتھ
کی ٹیبل پر میں نے دو افراد کے درمیان اچانک گفتگو سنی یہ لوگ غیر ملکی
تھے۔ اور فرانسیسی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔ اور شاید ان کا خیال
تھا کہ یہاں مقامی لوگ اس زبان کو نہیں سمجھ سکتے ـــــ اس لئے وہ
اونچی آواز میں اور کھل کر باتیں کر رہے تھے۔ ان کی باتوں کے درمیان
پاور لینڈ اور ترمذی باس کا نام آیا تو میں بے اختیار چونک پڑا پھر

جب میں ان کی طرف پوری طرح متوجہ ہوا تو پتہ چلا کہ وہ دونوں کسی سائنسی مسئلے پر بحث کر رہے تھے۔ کسی پر اسرار قوت۔ ریڈیا در اور اس کی لیبارٹری کے متعلق ۔۔۔ گو یہ سائنسی گفتگو تو مجھے سمجھ میں نہ آ سکی۔ لیکن میں ترمذی اور پادر لینڈ کی وجہ سے کھٹک گیا پھر جب وہ کھانا کھا کر اٹھ گئے تو میں بھی ان کے پیچھے گیا وہ دونوں ایک ہی کار میں بیٹھ کر چلے گئے ۔۔۔ میں نے بڑے محتاط انداز میں ان کا تعاقب کیا تو یہ دونوں شہر سے دور آرگن پہاڑی کے قریب غائب ہو گئے۔ نہ ان کی کار کہیں نظر آئی اور نہ وہ خود۔ چنانچہ میں واپس آ گیا اور اب آپ کو اطلاع دے رہا ہوں" ۔۔۔ چوہان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آرگن پہاڑی ۔۔۔ لیکن وہ سارا علاقہ تو قطعی سنسان ہے۔ وہاں تو دور دور تک کوئی آبادی نہیں ہے ۔۔۔ جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں مس جولیا ۔۔۔ پہلے وہ واقعی غیر آباد علاقہ تھا لیکن اب وہاں کوئی کیمیکل بنانے والی فیکٹری بن رہی ہے۔ لیکن یہ لوگ اس فیکٹری کی طرف نہیں گئے۔ اس کی میں نے تسلی کر لی ہوئی ہے" ۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔

"کیمیکل فیکٹری ۔۔۔ اچھا ہو گی۔ تم نے کار کے نمبر دیکھے تھے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"یس مس جولیا ۔۔۔ لیکن اس پر نمبر پلیٹ ہی نہ تھی" ۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے واقعی کوئی گڑبڑ ہے۔ اچھا تم ایسا کرو کہ آرگن پہاڑی کے قریب پہنچ جاؤ۔ پہلے موڑ پر میں خود وہیں آ رہی ہوں اس کے بعد دیکھیں گے کہ یہ کہاں غائب ہو گئے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"میں نے انہیں بہت تلاش کر لیا ہے مس جولیا۔ لیکن ان کا کہیں سراغ نہیں ملا" ۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔

"بہرحال وہ کہیں غائب تو ضرور ہوئے ہیں۔ کوئی جن بھوت تو بہرحال نہ تھے۔ انسان ہی تھے۔ ان کے کار سمیت غائب ہونے کا مطلب تو یہی ہے کہ وہاں کوئی خفیہ راستہ موجود ہے ۔۔۔ اور ہمیں وہ خفیہ راستہ تلاش کرنا پڑے گا۔ بہرحال تم وہاں پہنچو میں آ رہی ہوں" جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہوں ۔۔۔ اس کا مطلب ہے پاور لینڈ والے یہاں کوئی چکر چلا رہے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس نے ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا اور اس کے جسم پر خاصا چست لباس تھا وہ فلیٹ پر ایک نظر ڈالتی ہوئی باہر آئی ۔۔۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے آرگن پہاڑی کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ باقی ساتھیوں کو بھی کال کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ پہلے وہ اپنے طور پر تحقیقات کرنا چاہتی تھی۔

شہر سے باہر نکل کر تیز رفتاری سے کار دوڑاتی ہوئی وہ تھوڑی دیر

بعد آرگن پہاڑی کے قریب پہنچ گئی۔ آرگن پہاڑی کوئی ایک پہاڑی
نہ تھی بلکہ اونچی نیچی پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جس میں کھلے اور
صاف میدان بھی تھے ۔۔۔ ان میں سے سب سے اونچی پہاڑی
کا نام آرگن تھا اس لئے اس سارے علاقے کو آرگن پہاڑی کہا جاتا
تھا۔ یہ سارا علاقہ سنسان اور ویران تھا اور شہر سے کافی دور ہونے
کی وجہ سے ادھر ویسے بھی کوئی نہ آتا تھا ۔۔۔ جولیا کو دور سے ایک
چھوٹی سی پہاڑی کی آڑ میں جوہان کی کار کھڑی ہوئی نظر آ گئی۔ جوہان
نے کار کا بونٹ اٹھایا ہوا تھا۔ اور وہ اس پر ایسے جھکا ہوا تھا جیسے
انجن میں ہونے والی خرابی کو چیک کر رہا ہو۔ جولیا نے کار اس کے
قریب جا کر روک دی۔

"کیا میں کوئی مدد کر سکتی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے کھڑکی میں سے سر
باہر نکالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ" ۔۔۔ جوہان نے مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور
ساتھ ہی بونٹ بند کر دیا۔

"کہاں غائب ہوتے ہیں وہ لوگ" ۔۔۔ جولیا نے ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مس جولیا ۔۔۔ میں نے یہاں اس لئے بونٹ کھول رکھا تھا۔ کہ
مجھے احساس ہو رہا تھا کہ شاید مجھے کہیں سے چیک نہ کیا جا رہا ہو۔ کار
کا آدمیوں سمیت ان پہاڑیوں میں غائب ہو جانے کا مطلب ہے
کہ یہاں کوئی زیر زمین اڈہ ہے ۔۔۔ اور ظاہر ہے زیر زمین اڈے
ایسے نہیں بن جاتے۔ ہو سکتا ہے اندر سے باہر کی چیکنگ کی

جا رہی ہو" ۔۔۔ جوہان نے کہا۔

"تو پھر" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مطلب یہ کہ ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا چاہیئے" ۔۔۔ جوہان
نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ تم مجھے وہ جگہ دکھاؤ
جہاں وہ غائب ہوئے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔ آئیے" ۔۔۔ جوہان نے اپنی کار کا دروازہ کھولتے
ہوئے کہا۔ اور جولیا اپنی کار میں بیٹھ گئی۔ اور پھر جوہان کے پیچھے
کار دوڑاتی ہوئی وہ پہاڑی سلسلہ میں خاصی آگے بڑھ گئی۔ ایک
جگہ پہنچ کر جوہان نے کار روکی اور باہر نکل آیا۔

"یہ وہ موڑ ہے جس کے بعد وہ لوگ غائب ہوئے ہیں"
جوہان نے ایک پہاڑی کے گرد گھومتی ہوئی کچی سڑک کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے کہا۔

اور جولیا بھی کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ وہ پیدل آگے بڑھنے
لگی۔ اس نے غور سے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں ایسے کوئی آثار نہ
تھے۔ جس سے پتہ چلتا کہ یہاں کوئی خفیہ دروازہ ہے۔ ہر چیز سنسان
پڑی ہوئی تھی۔

"وہ فیکٹری کہاں ہے جس کا تم ذکر کر رہے تھے" ۔۔۔ جولیا
نے پوچھا۔

"وہ دائیں ہاتھ مڑ کر کچھ دور ہے" ۔۔۔ جوہان نے کہا۔

"آؤ اسے دیکھ لیں" ۔۔۔ جولیا نے کہا اور دوبارہ کار میں بیٹھ

گئی۔ چوہان بھی اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فا
طے کیا تھا کہ اچانک فائرنگ کی تیز آوازیں فضا میں گونج اٹھیں۔
دونوں نے بے بندی سے کاروں کو روکا ——— اور پھر ابھی وہ باہر نکل
رہے تھے کہ اچانک چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے
کی کاروں کے گرد نمودار ہوئے۔

"خبردار ——— ہاتھ اٹھا کر باہر آجاؤ ورنہ گولیوں سے اڑا دیں
ایک آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور جولیا اور چوہان خاموشی
باہر آگئے۔ ان دونوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔

"کیا بات ہے ——— کون ہو تم" ——— جولیا نے قدرے
سخت لہجے میں کہا۔

"تم لوگ ادھر کیوں گھوم رہے ہو" ——— اسی آدمی نے کرخت
لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سروے ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ ہم یہاں کا سروے
سروے کر رہے ہیں۔ لیکن تم کون ہو" ——— اس بار چوہان نے
جواب دیا۔

"تمہارے پاس سرکاری کارڈ ہیں۔ دکھاؤ" ——— اس آدمی
نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہیں۔ یہ دیکھو" ——— چوہان نے ہاتھ نیچے کرنا چاہا۔

"خبردار ——— ہاتھ نیچے نہ کرنا۔ ہم خود نکال لیں گے" ——— اس آدمی
نے چیختے ہوئے کہا۔

اور چوہان نے نیچے آتا ہوا ہاتھ دوبارہ اٹھا لیا۔

"ٹھیک ہے۔ میری پتلون کی پچھلی جیب سے نکال لو" ——— چوہان
نے کہا۔ اور اس آدمی نے دوسرے آدمی کو اشارہ کیا اور وہ تیزی
سے گھومتا ہوا چوہان کی پشت پر آیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح
اچھلتا ہوا اس کے سر کے اوپر سے اڑ کر اپنے ساتھیوں پر جا گرا جو ایک
دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے کھڑے تھے ——— اور وہ سب
یک لخت ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ چوہان اور
جولیا بیک وقت حرکت میں آئے اور انہوں نے ان میں سے دو
افراد کے ہاتھ سے گرنے والی مشین گنیں جھپٹ لیں۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ جلدی" ——— چوہان نے چیخ کر کہا اور
وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ لیکن ایک آدمی نے بجلی کی سی تیزی
سے جیب سے ریوالور نکالنا ہی چاہا تھا کہ یک لخت تڑتڑاہٹ کی
تیز آوازیں گونجیں ——— اور وہ چاروں ہی بُری طرح چیختے ہوئے زمین
پر گر کر تڑپنے لگے۔ چوہان نے ایک ہی برسٹ میں ان چاروں کو
[illegible] پر مجبور کر دیا تھا۔

"یہ کیا کیا" ——— جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن اسی لمحے دور
سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔

"نکل چلیں مس جولیا ——— ہمیں گھیرا جا رہا ہے۔ ہم اکیلے کچھ نہیں
کر سکتے" ——— چوہان نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جولیا بھی سر ہلاتی
ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے مڑ کر ایک
دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئیں آرگن پہاڑی کے علاقے سے باہر

نکل آئیں۔

کافی دور آنے کے بعد چوہان جو آگے جا رہا تھا اس نے اپنی
مدک دی اور جولیا نے بھی اس کے قریب جا کر کار روک دی۔

"سنو چوہان — تم اپنے فلیٹ پر رہنا۔ یہاں کوئی لمبی گڑ
میں مکمل تحقیقات کرنے کے بعد یہاں پوری قوت سے چھاپہ مار
گی" — جولیا نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے تیز لہجے میں
اور پھر کار آگے بڑھا دی۔

اپنے فلیٹ میں پہنچتے ہی جولیا نے سب سے پہلے رسیور ا
اور تیزی سے سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس — پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری خارجہ" — دوسر
سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"جولیا سپیکنگ — سر سلطان سے بات کراؤ" — ج
نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام — ہولڈ کیجئے" — پی۔ اے نے یک
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اسے یقیناً سر سلطان کی ط
سے پہلے ہی جولیا کے متعلق ہدایت دی جا چکی تھی۔

"یس سلطان سپیکنگ" — چند لمحوں بعد ہی سر سلط
باوقار آواز سنائی دی۔

"سر سلطان — میں جولیا بول رہی ہوں" — جولیا
مؤدبانہ تھا۔

"اوہ مس جولیا۔ خیریت ہے۔ آپ کچھ پریشان لگتی ہیں"

سر سلطان نے قدرے م لہجے میں کہا۔

اور جواب میں جولیا نے چوہان کے فون آنے سے لے کر واپس
فلیٹ تک پہنچنے کی تفصیل سنا دی۔

"اوہ — یہ تو کوئی اونچی گڑبڑ لگتی ہے۔ پادر لینڈ آخر یہاں کیا کر رہا
ہے۔ اور کیمیکل فیکٹری کا تو مجھے علم نہیں وزارت صنعت کو ہو گا۔ لیکن
کیمیکل فیکٹری والے اس طرح کھلے عام فائرنگ تو نہیں کر سکتے"
سر سلطان کے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

"سر — تشویش کی کوئی بات نہیں۔ اب جب کہ ہمیں اس
سلسلے کا علم ہو گیا ہے تو ہم اس کی پوری چھان بین کریں گے۔ میں نے فون
اس لئے کیا ہے کہ آپ وزارت صنعت سے اس کیمیکل فیکٹری کے
بارے میں تفصیلات پوچھ کر مجھے بتائیں تاکہ یہ بات بھی طے ہو سکے کہ
کیا اس کیمیکل فیکٹری کا پادر لینڈ سے کوئی تعلق ہے یا نہیں" — جولیا
نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ — تمہارا اعتماد بتا رہا ہے مس جولیا کہ تم میں واقعی بے پناہ
صلاحیتیں ہیں۔ تم فکر نہ کرو میں ابھی اس کیمیکل فیکٹری کے بارے میں
سب تفصیلات حاصل کر کے تمہیں فون کرتا ہوں" — سر سلطان
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب — میں منتظر رہوں گی" — جولیا نے جواب
دیا۔ اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے
بیٹھی سوچتی رہی کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کیا طریقہ کار استعمال
کرے — لیکن کوئی واضح لائحہ عمل سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ اور پھر اس کے

ذہن میں یہ آیا کہ اگر اس کی جگہ عمران ہوتا تو کیا کرتا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار مسکرا دی ___ ظاہر ہے اس کا ایک ہی جواب تھا۔ کہ عمران بذاتِ خود وہاں جاتا اور اپنے ہی زور پر اس جگہ کی اصل حیثیت کو چیک کرتا۔ یہ خیال آتے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ خود میک اپ کر کے اس جگہ جائے گی ___ اور پھر بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ یہ سوچ کر وہ نئے میک اپ کے لئے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی بڑی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ترمذی نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اور پھر دروازے میں موجود ایک لمبے تڑنگے نوجوان کو دیکھ کر اس نے اُسے اندر آنے کی اجازت دینے کے لئے سر ہلا دیا۔

"باس ___ زیرو پوائنٹ جہاں آج دوپہر ہمارے چار افراد کو ہلاک کیا گیا تھا۔ ایک لڑکی کو پکڑا گیا ہے۔ وہ غیر مسلح تھی لیکن وہاں مشکوک انداز میں گھوم رہی تھی" ___ اندر آنے والے نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

"وہی لڑکی جو صبح ہمارے آدمی مار کر فرار ہو گئی تھی" ___ ترمذی نے چونک کر پوچھا۔

"وہ تو غیر ملکی لڑکی تھی یہ مقامی ہے پہاڑیوں میں گھوم پھر رہی تھی کہ اسے پکڑ لیا گیا" ___ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ چکر کیا ہے۔ آخر کسی کو ہماری یہاں موجودگی کا شک کیسے ہو گیا۔
کہ پے در پے ایسے واقعات ہونا شروع ہو گئے ہیں" ——— ترمذی
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کرخت لہجے میں کہا۔

"باس ——— مائیکل اور لافٹن آج صبح تفریح کرنے کی غرض سے
شہر گئے تھے۔ ان کی واپسی کے بعد ہی یہ واقعات پیش آئے ہیں"
نوجوان نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب سب کو میرا یہ حکم پہنچا
دو۔ کہ تاحکم ثانی کوئی آدمی کسی بھی صورت لیبارٹری سے باہر نہیں جائے
گا" ——— ترمذی نے سخت لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس باس" ——— نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آؤ ذرا اس لڑکی کو بھی دیکھ لیں" ——— ترمذی نے کہا اور پھر وہ
کمرے سے باہر نکل کر ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک بڑے
ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں چار مسلح افراد پہلے سے موجود تھے اور
ایک نوجوان مقامی لڑکی کرسی سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ ترمذی ——— اسے
چند لمحے غور سے دیکھتا رہا۔

"اس کا میک اپ چیک کیا گیا ہے" ——— ترمذی نے مڑ کر
اپنے پیچھے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میک اپ ——— اوہ باس ہمیں تو اس کا خیال بھی نہیں آیا"
نوجوان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کا میک اپ چیک کرو۔ مجھے یہ وہی غیر ملکی لڑکی لگتی ہے جو
صبح کے واقعے میں ملوث ہے۔ اس کا قدوقامت اور جسم وہی ہے"

ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

لڑکی کی آنکھیں بند تھیں اور اس کی گردن کرسی کے کنارے پر
ڈھلکی ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش تھی۔ نوجوان ترمذی کی بات سنتے ہی بجلی
کی سی تیزی سے کمرے سے باہر گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس
آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ تھا ——— جس کے ساتھ ایک
ہلمٹ بھی منسلک تھا۔ نوجوان نے جلدی سے ہلمٹ کو اس لڑکی
کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس کے بٹن بند کر دیئے اور پھر اس
نے بیگ کھولا تو اس میں ایک عجیب قسم کی چھوٹی سی مشین موجود تھی۔
اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ——— تو مشین
میں زندگی سی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے ہلمٹ کے سامنے لگے
ہوئے شیشے میں سفید رنگ کی گیس بھر گئی۔ مشین چند لمحوں بعد بند
ہو گئی ——— اور نوجوان نے مشین کے بٹن آف کئے اور پھر اٹھ کر ہلمٹ
کے بٹن کھول کر جب اسے اتارا تو ہال میں موجود سب افراد بری طرح
چونک پڑے کیونکہ اب کرسی پر مقامی کی بجائے غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی
وہ بدستور بے ہوش تھی ——— ترمذی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"باس ——— آپ واقعی انتہائی دوراندیش ہیں" ——— نوجوان
نے کہا۔

"ڈکٹر ——— اس پیشے میں آنکھیں ہمیشہ کھلی رکھنی چاہئیں۔ یہ وہی
لڑکی ہے۔ میں نے اس کے فوٹو دیکھے تھے۔ اسے ہوش میں لے
آؤ" ——— ترمذی نے کہا۔

اور ڈکٹر نے آگے بڑھ کر جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور

اس میں موجود محلول کے چند قطرے لڑکی کی ناک دونوں نتھنوں میں ٹپکا دیئے اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

لڑکی کو چند لمحوں بعد ایک زوردار چھینک آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں میک اپ کر کے یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی محترمہ" ترمذی نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"میک اپ — کیا مطلب —" لڑکی نے بُری طرح چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا میک اپ صاف کر دیا گیا ہے۔ تم نے صبح اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ہمارے چار افراد کو قتل کر دیا تھا۔ ہم تو تمہاری تلاش میں تھے" — ترمذی نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم لوگ کون ہو۔ اور میں کہاں ہوں" — لڑکی نے یک لخت لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

"سنو لڑکی — جو میں پوچھوں سچ سچ بتا دو۔ ورنہ میں اور میرے ساتھی لڑکیوں پر غیر انسانی تشدد کرنے کے ماہر ہیں" — ترمذی کا لہجہ مزید کرخت ہو گیا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" — لڑکی نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے اور تمہارا تعلق کس سے ہے" — ترمذی نے پوچھا۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے۔ اور میں یہاں کی سیکرٹ سروس کی چیف ہوں۔ سمجھے۔ اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا نام یقیناً ترمذی ہے۔

تمہارا تعلق پاور لینڈ سے ہے اور تم یہاں کوئی خفیہ لیبارٹری بنا رہے ہو۔ ریڈ پاور کی لیبارٹری۔ سیکرٹ سروس کے پاس مکمل اطلاعات پہنچ چکی ہیں — تم نے اس سلسلے میں وزارت صنعت سے ایک کیمیکل لیبارٹری کا پرمٹ حاصل کیا لیکن تم سے یہ حماقت ہوئی کہ تم نے اس لیبارٹری کا لائسنس براہِ راست اپنے اصل نام پر لیا" — جولیا کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔ وہ عمران کے سٹائل میں مدمقابل کو نفسیاتی شکست دینا چاہتی تھی۔

"اوہ — تو تم لوگ یہاں تک پہنچ چکے ہو۔ ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ سب کچھ بتا دیا۔ اب تم اپنے ساتھیوں کے متعلق بھی تفصیلات بتاؤ گی تاکہ میں ان کا بھی خاتمہ کر سکوں" — ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھیوں نے یہ سارا علاقہ گھیر رکھا ہے۔ اور میں یہاں بیٹھے بیٹھے جیسے ہی ایک مخصوص اشارہ کروں گی تم سب اپنی لیبارٹری سمیت سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں ہو گے" — جولیا نے کہا۔

"مس جولیا — تم یا تو ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو یا پھر محض احمق۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تم جہاں موجود ہو وہ کیسی جگہ ہے۔ یہاں ایسے آلات موجود ہیں کہ آرگن پہاڑی کے علاقے میں داخل ہونے والا پرندہ بھی باقاعدہ چیک ہوتا ہے — صبح تم اچانک اپنے ساتھی سمیت یہاں آئے۔ تو ہم نے تمہیں چیک کیا۔ لیکن ہم اس لئے خاموش رہے۔ کہ شاید تم ادھر بھول کر آ گئے ہو۔ اور واپس چلے جاؤ گے یا پھر تمہارا تعلق کسی سرکاری دفتر سے ہو گا اور تم کیمیکل فیکٹری کی طرف چلے

جاؤ گے۔ لیکن جب تم ہمارے ایک مخصوص پوائنٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ تو میں نے تمہیں چیک کرنے کا حکم دے دیا۔ ہمارے آدمی تمہیں چیک کرنے کے لئے گئے تو تم انہیں ہلاک کر کے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ——— اور اب بھی جس لمحے تم آرگن پہاڑی کے علاقے میں داخل ہوئی تھیں تمہیں باقاعدہ چیک کیا جا رہا تھا۔ اگر یہاں تمہارے ساتھی ہوتے تو ظاہر ہے چیک کر لئے جاتے" ترمذی نے کہا۔

"اگر اس طرح چیک کر لئے جاتے تو پھر وہ سیکرٹ سروس کے ارکان تو نہ ہوئے گھامڑ ہو گئے" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن اُسے خود اپنے کھوکھلے پن کا احساس ہو گیا۔ اس نے عمران کے سٹائل میں کام کرنا چاہا تھا لیکن بات بنی نہ تھی۔ اس ذہن میں بات کرتے وقت یہ خیال نہ آیا تھا کہ پاور لینڈ جیسی خوفناک اور جدید سائنسی طاقت والے اگر کوئی خفیہ لیبارٹری بنا سکتے ہیں تو پھر ظاہر ہے انہوں نے اس کی حفاظت کے بھی جدید انتظامات کئے ہوں گے۔

"دیکھو لڑکی ——— تمہارا جسم بے حد خوب صورت ہے اور تم نوجوان ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارا یہ جسم ہمیشہ کے لئے ٹوٹ پھوٹ جائے اور تمہارا یہ خوب صورت چہرہ بُری طرح مسخ کر دیا جائے اس لئے اپنے ساتھیوں کے نام اور پتے بتا دو" ——— ترمذی لہجہ یک لخت بے حد سرد ہو گیا۔

"جو میں نے بتا دیا ہے وہ کافی ہے" ——— جولیا نے بھی لہجے

سخت بناتے ہوئے کہا۔

"وکٹر ——— تیزاب کی بوتل لے آؤ" ——— ترمذی نے مڑ کر وکٹر سے کہا۔ اور وکٹر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا۔ ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ ایک اور آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔

"باس ——— مادام ایشلے کی کال ہے سا جان سنٹر سے" آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— اچھا ٹھہرو وکٹر۔ مجھے شاید زیادہ وقت لگ جائے۔ تم اسے ٹارچنگ سیکشن کے حوالے کر دو۔ وہ اس سے پوری تفصیلات خود ہی معلوم کر لیں گے" ——— ترمذی نے وکٹر سے کہا۔ اور وکٹر کے سر ہلانے پر وہ خود تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

وکٹر نے آگے بڑھ کر بندھی ہوئی جولیا کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بھی کمرے سے باہر نکل گیا۔

چوہان نے فلیٹ میں جاتے ہی سب سے پہلے خاور کو فون کیا۔

"یس خاور سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

"خاور ـــــ میں چوہان بول رہا ہوں۔ تم باقی ساتھیوں کو ساتھ لے کر فوراً میرے فلیٹ پہنچو۔ ایک اہم بات ہے جلدی آؤ"

چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ خاور کچھ اور پوچھتا اس نے رسیور رکھ دیا۔ دراصل جس انداز میں جولیا نے آرگن پہاڑی سے اُسے واپس بھیجا تھا ـــــ جولیا کا وہ انداز چوہان کو کھٹک گیا تھا اور اس کے انداز سے ہی چوہان سمجھ گیا تھا کہ اب جولیا خود اکیلے ہی اس لیبارٹری کو چیک کرنے کی کوشش کرے گی۔ اُسے چونکہ جولیا کے ساتھ کام کرتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا تھا۔ اس لئے وہ اس

کے ہر انداز کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اور اس نے جان بوجھ کر ان چاروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ کیونکہ اُسے یہ اندازہ نہ تھا کہ وہ اس طرح وہاں گھیر لئے جائیں گے ـــــ جس انداز میں وہ لوگ سامنے آئے تھے۔ اس سے محسوس ہوتا تھا کہ وہاں ان کے کافی انتظامات ہیں اور چوہان کو احساس تھا کہ اگر جولیا اکیلی وہاں گئی تو پھر شاید صورت حال زیادہ خراب ہو جائے لیکن چونکہ جولیا اب لیڈر تھی اور ایکسٹو کی سیٹ پر کام کر رہی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے وہ اُسے اس کی مرضی کے خلاف بھی چلنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا ـــــ ورنہ اگر ایکسٹو ہوتا تو وہ یقیناً اپنے احساسات ایکسٹو تک پہنچا دیتا۔ اور اس کے بعد ایکسٹو کے حکم کی سرتابی جولیا کے لئے ناممکن ہو جاتی۔ اس لئے اس نے بہتر یہی سمجھا کہ ساتھیوں کے ساتھ اس سلسلے میں مشورہ کر کے کوئی باقاعدہ لائحہ عمل طے کر لیا جائے اس لئے اس نے خاور کو فون کیا تھا ـــــ باقی ساتھی بھی چونکہ اُسی بلڈنگ میں رہتے تھے جہاں خاور کا فلیٹ تھا۔ اس لئے فرداً فرداً سب کو فون کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بجی تو چوہان نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو خاور صدیقی اور نعمانی ایک دوسرے کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔

"کیا بات ہے چوہان ـــــ تم نے کچھ بتایا ہی نہیں۔ ہم تو پریشان ہو گئے تھے" ـــــ صدیقی اور خاور نے بیک آواز کہا۔

"بیٹھو ـــــ بتاتا ہوں" ـــــ چوہان نے کہا۔ اور پھر اس نے ہوٹل آرگنزا سے لے کر آرگن پہاڑی پر جانے اور پھر وہاں چار افراد کی ہلاکت سے واپسی تک سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔ اور ساتھ ہی

اپنایہ تاثر بھی کہ اب جولیا ذاتی طور پر اس کی تحقیق کرنے کی کوشش کرے گی۔

” تو یہ سلسلہ پاور لینڈ کا ہے۔ اُسی پاور لینڈ کا جس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے لئے عمران اور باقی ساتھی گئے ہوئے ہیں “ ——— خاور نے کہا۔

” ہاں بالکل ——— اور اسی بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تنظیم کس قدر جدید وسائل کی حامل اور خوف ناک ہے “ ——— چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

” تو تم کیا چاہتے ہو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ جولیا اس وقت ایکسٹو کی سیٹ پر کام کر رہی ہے ۔ اس لئے ظاہر ہے وہ کوئی جذباتی قدم تو نہ اٹھا سکتی ——— سوچ سمجھ کر ہی قدم اٹھائے گی اور اُسے حکومت کا مکمل تعاون بھی حاصل ہو گا “ ——— صدیقی نے کہا۔

” مجھے جولیا کی ذہنی کیفیت کا علم ہے ۔ وہ ایکسٹو کی سیٹ سنبھالنے کے بعد عجیب و غریب جذباتی کیفیات سے گزر رہی ہے ۔ کبھی وہ بالکل ایکسٹو کی طرح سرد مہر ہو جاتی ہے اور کبھی دوبارہ پہلے جیسی جولیا بن جاتی ہے ——— اس کے ساتھ ساتھ وہ ایکسٹو کو اپنی صلاحیتیں دکھلانے کے لئے بے چین ہے ۔ جس انداز میں جولیا نے مجھے واپس بھیجا ہے ۔ میں اس سے یہی سمجھا ہوں کہ اب جولیا مجھے یا ہم میں سے کسی کو ساتھ لئے بغیر اپنے طور پر وہاں تحقیقات کرے گی ——— اور مجھے خدشہ ہے کہ اگر اکیلی جولیا وہاں گئی تو ہو سکتا ہے اس کی جان کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں “ ——— چوہان نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

” چوہان کا تجربہ بالکل درست ہے ۔ ہمیں اس سلسلے میں جولیا سے بات کرنی چاہیئے “ ——— نعمانی نے کہا۔

” بجائے اس سے بات کرنے کے کیوں نہ ہم خفیہ طور پر اس جگہ کی نگرانی کریں “ ——— خاور نے کہا۔

” نہیں ——— یہ غلط ہو گا۔ ہو سکتا ہے جولیا کا ایسا پروگرام نہ ہو اور ہم وہاں پہنچ جائیں اور جولیا کسی اور پروگرام کے تحت ہمیں کال کرے ۔ اور ہم دستیاب ہی نہ ہو سکیں “ ——— صدیقی نے کہا۔

” تو ٹھیک ہے مس جولیا سے میں بات کرتا ہوں “ ——— نعمانی نے کہا اور اس نے جلدی سے قریب پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

” یس ——— جولیا سپیکنگ “ ——— پہلی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے رسیور اٹھا لیا تھا۔

” میں نعمانی بول رہا ہوں مس جولیا “ ——— نعمانی نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

” ہاں ——— کیا بات ہے “ ——— جولیا کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

” مس جولیا ——— ہم سب ساتھی اس وقت چوہان کے فلیٹ میں موجود ہیں ۔ ہم کام نہ ہونے کی وجہ سے بور ہو رہے تھے ۔ اس لئے کوئی تفریحی پروگرام بنانے کے لئے چوہان کے فلیٹ میں آئے تو چوہان نے ہمیں ریڈ پاور والے کیس کے متعلق بتایا ہے ۔ میں نے

سوچا کہ اس سلسلے میں آپ سے بات کر لی جائے تاکہ اس کیس کو حل کیا جا سکے" ـــــ نعمانی نے جان بوجھ کر بات کو بدلتے ہوئے کہا تاکہ جولیا چوہان پر ناراض نہ ہو جائے کہ اس نے کیوں یہ میٹنگ کال کی ہے۔

"آپ لوگ صرف میری ہدایات کا انتظار کریں جیسے ہی آپ کی ضرورت ہو گی آپ کو کال کر لیا جائے گا" ـــــ جولیا کا لہجہ خاصا سرد تھا۔

"مس جولیا ـــــ میرے خیال میں صاف بات کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ہم سب آپ کے ساتھی ہیں اور ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ ایکسٹو کی عدم موجودگی میں پاور لینڈ کا یہ کیس خاصا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے ـــــ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم سب مل کر کام کریں" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"اوہ ـــــ تو تمہارا مطلب ہے کہ میں تم لوگوں سے کام نہیں لینا چاہتی۔ یہ بات نہیں ہے۔ ہم سب ایک ہی ٹیم ہیں۔ ہم سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ میری اکیلے تو کوئی صلاحیتیں نہیں ہیں۔ ہم سب کی ہیں" ـــــ جولیا نے نرم لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے اس کیس کے سلسلہ میں کیا لائحہ عمل طے کیا ہے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"سوری ـــــ یہ تمہیں پوچھنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیا تم ایکسٹو سے یہ پوچھ سکتے ہو۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں اس وقت ایکسٹو کی سیٹ پر کام کر رہی ہوں۔ تم لوگوں کی جب اور جس وقت

بھی ضرورت پڑے گی۔ تمہیں نہ صرف کال کر لیا جائے گا بلکہ تمہیں بریف بھی کر دیا جائے گا" ـــــ جولیا کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ چوہان کا تجزیہ درست ہے کہ آپ اکیلے آرگن پہاڑی جا کر تحقیقات کرنا چاہتی ہیں" ـــــ نعمانی نے آخر وہ بات کر ہی دی جو وہ اب تک نہ کر پا رہا تھا۔

"ضروری نہیں کہ میں وہی کچھ کروں جو آپ لوگ سوچ رہے ہیں۔ اور نہ ہی آپ کو ایسا سوچنے کی اجازت ہے۔ اگر آپ نے میرے معاملات میں بے جا مداخلت کی تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں بحیثیت ایکسٹو آپ کو اس بارے میں کوئی سرزنش کرنے پر مجبور ہو جاؤں ـــــ اس لئے آپ مجھ پر اعتماد رکھیں اور اپنے اپنے فلیٹس میں میری کال کا انتظار کریں" ـــــ جولیا کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"جولیا تو سچ مچ کی ایکسٹو بن گئی ہے۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس کے احکامات کے پابند ہیں" ـــــ نعمانی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ شاید اسے جولیا سے اس قسم کے رویے کی توقع ہی نہ تھی۔

"اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے اپنے طور پر ایک کوشش کر لی ہے۔ اب ہم بری الذمہ ہیں بہرحال ایکسٹو نے جولیا کو اختیارات کچھ سوچ کر ہی دیئے ہوں گے" ـــــ خاور نے کہا اور باقی سب نے سر ہلا دیئے۔

"تو ٹھیک ہے ہم سب اپنے اپنے فلیٹس چلتے ہیں جب جولیا کی طرف سے کوئی کال آئے گی تو حکم کی تعمیل کریں گے" ــــ نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ واقعی آف ہو چکا تھا۔ اور پھر باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چوہان سے مصافحہ کر کے وہ ایک ایک کر کے باہر چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد چوہان کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ جولیا اور بعد میں ایکسٹو چاہے اُسے سزا ہی کیوں نہ دے دے ــــ اُسے اپنے طور پر جولیا کا خیال رکھنا پڑے گا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ اٹھا اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو وہ میک اپ اور لباس کے لحاظ سے مکمل طور پر بدل چکا تھا ــــ اب وہ کوئی مقامی سیلز مین لگ رہا تھا۔ اس نے ایک الماری کھول کر اس میں مخصوص قسم کا اسلحہ نکال کر جیبوں میں منتقل کیا اور پھر فلیٹ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا ــــ اور اب وہ آرگن پہاڑی کی طرف جانے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس بار اس نے کار کی بجائے موٹر سائیکل گیراج سے باہر نکالا اور چند لمحوں بعد اس کا موٹر سائیکل آرگن پہاڑی والے علاقے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

ڈاکٹر جولیا کو کاندھے پر اٹھائے ایک راہداری سے گزر کر ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے میں چار قوی ہیکل افراد ایک میز کے گرد کرسیاں بچھائے تاش کھیلنے میں مصروف تھے۔ ان سب کے چہروں پر سفاکی اور درندگی نمایاں تھی ــــ دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی ان چاروں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر ڈاکٹر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ چاروں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اوہ باس ڈاکٹر ــــ یہ آپ کسے اٹھا لائے ــــ" ان میں سے ایک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"رابرٹ ــــ یہ یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کی چیف ہے اس کا نام جولیا ہے۔ چیف باس نے حکم دیا ہے کہ اس سے اس کے ساتھیوں کے نام و پتے معلوم کرنے ہیں ــــ" ڈاکٹر نے ایک

طرف رکھی ہوئی لوہے کی کرسی پر بندھی ہوئی جولیا کو بٹھا کر مڑتے دانت نکوستے ہوئے کہا۔
ہوتے کہا۔ اور ڈاکٹر کاندھے جھٹکتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس
" اوہ چیف باس زندہ باد —— ہمارے ہاتھ کافی عرصے سے کے باہر جانے کے بعد ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر
کھجلا رہے تھے۔ اور پھر اس قدر خوب صورت اور نوجوان لڑکی۔ دیا —— اور پھر وہ واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ جو اب
واہ لطف آجائے گا اس سے پوچھ گچھ کرتے " —— رابرٹ نے کھڑے اس طرح جولیا کو دیکھ رہے تھے جیسے قصائی ذبح ہونے والے
بھوکے درندے کی طرح ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ جانور کا جائزہ لیتا ہے۔
" جوجی میں آئے کرو۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اگر یہ لڑکی مرگئی اور تم " کیا خیال ہے ماکی۔ پہلے اسے روند نہ ڈالا جائے۔ اس کے بعد
اس سے معلومات حاصل نہ کر سکے تو پھر ہو سکتا ہے تمہاری قبروں معلومات بھی حاصل کر لی جائیں گی " —— رابرٹ نے ساتھ کھڑے
کے بھی منہ کھل جائیں " —— ڈاکٹر نے سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر ہوئے ایک پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
جولیا کی طرف مڑ گیا۔ " باس —— میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا۔ خاصی پرشباب لڑکی ہے۔
" مس جولیا —— رابرٹ اور اس کے ساتھی خوف ناک بھیڑیے اور ہمیں یہاں آئے ہوئے دو ہفتے ہو گئے ہیں ابھی تک کسی لڑکی کی
ہیں۔ انتہائی خوف ناک حد تک سفاک لوگ ہیں۔ اس لئے بہتر یہ شکل بھی نہ دیکھی تھی " —— ماکی نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔
ہے کہ میرے ہوتے ہوئے تم سب کچھ بتا دو۔ ورنہ میرے یہاں " ٹھیک ہے۔ پھر اسے اٹھاؤ اور نیچے فرش پر لٹا دو تاکہ کارروائی
سے جانے کے بعد یہ تمہاری ہڈیوں میں سے گودا بھی نکال لیں گے کا آغاز کیا جائے " —— رابرٹ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور
ڈاکٹر نے کہا۔ ماکی جھومتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا خاموش بیٹھی انہیں دیکھ رہی
" ہمدردی کا شکریہ مسٹر ڈاکٹر —— لیکن میں نے جو کچھ بتانا تھا تھی۔ اس کے چہرے پر بلا کا اعتماد تھا۔ جیسے وہ اس قدر خوفناک
پہلے ہی بتا چکی ہوں اور باقی رہے یہ لوگ تو یہ بھیڑیئے نہیں بلکہ بھیڑیے لوگوں کی بجائے اپنے دوستوں کے درمیان موجود ہو۔
کی کھال میں بھیڑیں ہیں " —— جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے " آؤ میری سنہری چڑیا۔ آؤ فرش پر آرام کرو " —— ماکی نے
میں جواب دیا۔ قریب پہنچ کر جولیا کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر یوں اوپر اٹھاتے
" اوہ —— بڑی جاندار چیز لے آئے ہو باس۔ اب تو اور بھی ہوئے کہا۔ جیسے کوئی بچہ پلاسٹک کے کھلونے کو اٹھاتا ہے۔ لیکن
زیادہ لطف آئے گا " —— رابرٹ نے بڑے سفاکانہ انداز میں دوسرے لمحے جولیا کی ٹانگیں پوری قوت سے اس کے سینے پر پڑیں۔

اور ماکی جو بڑے ڈھیلے ڈھالے انداز میں کھڑا تھا یک لخت چیختا ہ
نہ صرف پیچھے ہٹتا گیا بلکہ جولیا پر اس کی گرفت بھی ختم ہو گئی - اور
جولیا پیروں کے بل نیچے گری —— اور اس کے ساتھ ہی اس کا
جسم کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے سر ک
بھرپور ٹکر پیچھے ہٹتے ہوئے ماکی کے سینے پر پوری قوت سے پڑی
اور اس بار ماکی چیختا ہوا اچھل کر پیچھے کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں سے
ٹکرایا جو حیرت بھرے انداز میں یہ تماشا دیکھ رہے تھے —— شاید
انہیں خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ ایک بندھی ہوئی لڑکی کی طرف سے
اس طرح کا ردعمل بھی ہو سکتا ہے -

ماکی کے اچانک ٹکرانے سے وہ سب جو اکٹھے کھڑے تھے
یک لخت نیچے گرے - ادھر جولیا ٹکر مار کر نیچے گرتے ہوئے یکلخت
قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہوئی —— اور اس بار اس کے باز
کسی بازی گر کی طرح سمٹے اور دوسرے لمحے اس کے بازو رسیو
کی گرفت سے باہر تھے - اُسے باندھنے والوں نے شاید اُسے لڑ
سمجھ کر بڑے سادہ اور ڈھیلے انداز میں اس کے جسم کے گرد رسی
لپیٹ دی تھیں —— اور جولیا نے قلابازی کھاتے ہوئے اپ
بازوؤں کو اس انداز میں سمیٹا تھا کہ رسیاں کافی نیچے کھسک گ
تھیں - اس لئے وہ آسانی سے بازو سمیٹ کر اپنے اوپری جسم
ان رسیوں کی گرفت سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی -

"تمہاری یہ جرأت —— میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا"
یک لخت رابرٹ نے اٹھ کر چیختے ہوئے کہا - اور وہ بجلی کی سی تیز

سے جولیا کی طرف لپکا - لیکن جولیا تو جیسے بجلی بن گئی تھی - اس کی دونوں
ٹانگیں ابھی تک رسیوں کی گرفت میں تھیں - لیکن وہ یک لخت اچھلی
اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے اپنی طرف
لپکتے ہوئے رابرٹ کے جبڑے پر پڑے —— اور رابرٹ بُری
طرح ڈکارتا ہوا بے اختیار گھوم کر چند قدم پیچھے ہٹتا گیا - جولیا اس بار
سر کے بل نیچے گری تھی - اس نے بازو فرش پر رکھے اور پھر اس کا
جسم یک لخت فضا میں نیم دائرے کی طرح گھومتا ہوا جب سیدھا
ہوا تو وہ ان سے کافی فاصلے پر کمرے کے آخری کونے میں جا کھڑی
ہوئی تھی —— اور پھر جب تک وہ سب اس کے پاس پہنچتے وہ اپنا
نچلا جسم بھی رسیوں سے آزاد کرا چکی تھی -

"آؤ آؤ —— اب میں دیکھتی ہوں تم میں کتنا دم خم ہے بھیڑ کے
بچو" —— جولیا نے زہر خند لہجے میں کہا - اور اس بار اس نے
یک لخت ہائی جمپ کے انداز میں چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے
وہ اپنی طرف لپکتے ہوئے ان چاروں کے سروں کے اوپر سے کسی
پرندے کی طرح اڑتی ہوئی ان کی پشت کی طرف جا کھڑی ہوئی - اور پھر
اس سے پہلے کہ وہ چاروں تیزی سے مڑتے —— جولیا نے
لوہے کی بنی ہوئی ایک کرسی اٹھائی اور دوسرے لمحے ایک آدمی
کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا - پوری قوت سے پڑنے
والی کرسی کی ضرب نے اس کی کھوپڑی میں ایک لمبا کریک ڈال دیا تھا -
اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح نیچے گرا اور تڑپنے لگا -

البتہ باقی تین اب پوری طرح سنبھل گئے تھے اور وہ نیم دائرے

کی صورت میں پھیلتے گئے۔ انہیں شاید اب پوری طرح احساس ہو
گیا تھا کہ جسے وہ ایک عام سی لڑکی سمجھ رہے ہیں وہ عام لڑکی
نہیں ہے۔

"اب تم بچ کر نہیں جا سکتی لڑکی۔ اب تمہاری ہڈیاں یہیں ٹوٹیں
گی" ___ رابرٹ نے بُری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

لیکن اُسی لمحے جولیا نے ایک عجیب حرکت کی اس نے ہاتھ میں
پکڑی ہوئی کرسی یک لخت زمین پر رکھی اور پھر اچھل کر اس کے
اوپر چڑھ گئی ___ اُسی لمحے ایک آدمی وحشیوں کے سے انداز
میں چیختا ہوا جولیا کی طرف لپکا۔ لیکن اُسی لمحے جولیا کا جسم کمان کی طرح
مخالف سمت میں جھکا اور پھر جیسے ہی اس کے دونوں ہاتھ زمین سے
لگے ___ اس کا نچلا جسم ایک جھٹکے سے سمٹا اور کرسی جس کے کنارے
پر اب اس کے پیر تھے۔ بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح مخالف
سمت میں اڑتی ہوئی پوری قوت سے جولیا کی طرف لپکنے والے آدمی
کے چہرے پر اس قدر قوت سے پڑی کہ وہ نہ صرف اچھل کر پشت
کے بل گرا بلکہ اس کے حلق سے لرزا دینے والی چیخ نکلی ___ گولی
کی طرح اڑ کر لگنے والی لوہے کی کرسی نے اس کے چہرے کا بھرتہ
بنا دیا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح ابلنے لگا۔

اُسی لمحے باقی بچ جانے والے رابرٹ اور ماکی سانڈوں کی طرح
اچھل کر جولیا پر آئے لیکن جولیا نے فرش پر ہاتھ لگاتے ہی ہوا میں
دو الٹی قلابازیاں کھائیں ___ اور وہ اب ان کی پشت پر جا کھڑی ہوئی
اور وہ دونوں ہی بُری طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیختے ہوئے

فرش پر جا گرے۔ جولیا نے واقعی اپنی بے پناہ پھرتی اور ذہانت سے
ان چاروں دیو ہیکل افراد کو تگنی کا ناچ نچا دیا تھا۔ ان میں سے دو تو
بے کار ہو چکے تھے ___ جب کہ باقی دو ایک دوسرے سے ٹکرا کر
تیزی سے اُٹھنے لگے اور ایک بار پھر ایک دوسرے سے ٹکرا کر
نیچے گر گئے۔ اُسی لمحے جولیا نے ایک بار پھر ایک طرف پڑی ہوئی
کرسی اٹھائی اور سر پر سے گھما کر پوری قوت سے اٹھنے کی
کوشش کرتے ہوئے ماکی کے سر پر مار دی ___ اور ماکی بھی
اپنے دو ساتھیوں کی طرح چیختا ہوا فرش پر گر گیا۔ لیکن اس بار
رابرٹ کا داؤ چل گیا۔ جیسے ہی جولیا نے ماکی کے سر پر کرسی ماری
رابرٹ یک لخت بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس بار وہ جولیا
کو اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا فرش پر جا گرا۔

نیچے گرتے ہی رابرٹ نے پوری قوت سے جولیا کے چہرے
پر سر کی زوردار ٹکر مارنی چاہی لیکن جولیا کسی چکنی مچھلی کی طرح تیزی سے
عین آخری لمحے میں سر کو ہٹا لینے میں کامیاب ہو گئی اور رابرٹ کا
چہرہ پوری قوت سے پختہ فرش پر لگا ___ اور اس کے حلق سے
بھی ایک زوردار چیخ نکلی اُسی لمحے جولیا نے دونوں گھٹنے سمیٹ
کر اسے پہلو کے بل اچھال دیا۔ اور خود اس طرح اٹھ کھڑی ہوئی جیسے
اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ رابرٹ
اب دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو پکڑے ہوئے کراہ کر اٹھ
رہا تھا کہ جولیا بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک بار پھر کرسی کی
طرف بڑھی ___ اور جب وہ کرسی اٹھا کر پلٹی تو رابرٹ اٹھ کر کھڑا ہو

رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹا لئے تھے۔ اس کا چہرہ خون آلود تھا۔ آنکھوں سے وحشت ابل رہی تھی۔ اس کی ناک پچک گئی تھی اور اس سے خون نکل رہا تھا — پیشانی بھی پھٹ گئی تھی اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جولیا نے پوری قوت سے کرسی اس کے سر پر جما دی تھی اور رابرٹ چیختا ہوا فرش پر گرا۔ جولیا نے دوسرا وار کیا اور پھر جیسے جولیا پر دورہ سا پڑ گیا — وہ مسلسل کرسی اس کے سر پر مارتی رہی۔ رابرٹ چند لمحے بُری طرح پھڑکتا رہا پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

اس کے ساکت ہوتے ہی جولیا پیچھے ہٹی۔ اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔ وہ اب خود بھی حیرت بھری نظروں سے فرش پر پڑے ہوئے ان چار قوی ہیکل افراد کو دیکھ رہی تھی — اُسے شاید خود بھی یقین نہ آ رہا تھا کہ اس نے بغیر کسی اسلحے کے صرف اپنی جیتی اُد پھرتی کی مدد سے ان چار خوف ناک افراد کو فرش چاٹنے پر مجبور کر دیا ہے۔

چند لمحے سانس برابر کرنے کے بعد وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔ کیونکہ بہرحال ان چار کے خلاتمے کے باوجود وہ دشمنوں کے گڑھ میں تھی — اور کسی بھی وقت کوئی آ سکتا تھا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ تو راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے باہر آئی اور پھر پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی اُسی طرف کو بڑھ گئی جدھر سے اُسے لایا گیا تھا — جلد ہی وہ اس ہال نما کمرے میں پہنچ گئی۔ یہاں سے اُسے الماری سے ایک مشین گن مل گئی اب

مسئلہ تھا یہاں سے نکلنے کا۔ اُسے جب پکڑا گیا تھا تو بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے ایک پہاڑی چٹان کو ایک طرف ہٹتے ہوئے دیکھا تھا — اس سے ظاہر تھا کہ یہ سارا اڈہ زیرِ زمین بنایا گیا ہے۔ اس نے یہ پروگرام ہی بنایا تھا کہ وہ میک اپ میں ان پہاڑیوں میں گھومے گی۔ اور ظاہر ہے اُسے پکڑ کر کسی اڈے پر لے جایا جائے گا تو عمران کے انداز میں وہ وہاں سے نکل آئے گی — اس طرح اُسے اڈے کی صحیح اندرونی صورت حال کا علم ہو جائے گا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس پر پوری قوت سے ریڈ کر کے اس کا خاتمہ کر دے گی — لیکن ہوا اس کی توقع کے خلاف کہ وہ جیسے ہی ایک چٹان کو اپنی جگہ سے ہٹتے دیکھ کر ٹھٹھکی کسی گیس کا بھبکا سا اس کی ناک سے ٹکرایا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ اس کے بعد اُسے ہوش اسی ہال نما کمرے میں آیا تھا جہاں ترمذی اور اس کے ساتھی موجود تھے — ترمذی کو اس نے اس لئے پہچان لیا تھا کہ ایک بار پہلے وہ عمران کے ساتھ کام کرتے ہوئے لیڈی ایشلے اور ترمذی کو اکٹھے دیکھ چکی تھی۔ اس نے تو اپنی ہمت اور جرأت سے چار خوف ناک افراد کو فرش چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا — لیکن اب مسئلہ تھا یہاں سے نکلنے کا۔ مشین گن اٹھا کر وہ جیسے ہی پلٹی اس کی نظر ہال کے ایک کونے میں موجود دروازے پر پڑی۔ یہ دروازہ کسی لفٹ کے دروازے کی طرح تھا — وہ جلدی سے اس دروازے کی طرف بڑھی۔ وہ واقعی کسی لفٹ کا دروازہ تھا اس میں داخل ہو کر اس نے جیسے ہی دروازہ بند کیا۔ لفٹ خود بخود اوپر

کو جھٹکا لگنے لگی۔ جولیا ہاتھ میں مشین گن اٹھائے خاموش کھڑی تھی۔ اس کا دل
تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور جولیا نے جیسے ہی
ذرا سا دروازہ کھولا ـــــ اس نے دیکھا کہ سامنے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا
جس کے وسط میں ایک مشین کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس
نوجوان کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔ جولیا نے یک لخت دروازہ
کھولا اور اچھل کر کمرے میں داخل ہوئی ـــــ اسے اچانک لفٹ سے
نکلتے دیکھ کر نوجوان اس بری طرح چونکا کہ کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گرا
اور جولیا ہرن کی طرح قلانچیں بھرتی ہوئی اس کے سر پر پہنچ گئی۔

"خبردار اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ" ـــــ جولیا نے غراتے ہوئے
کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔ نوجوان
کانپتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ اور آنکھوں سے خوف جھلکنے
لگا تھا۔

"مم ـــ مم ـــ مجھے مت مارو" ـــــ نوجوان نے ہکلاتے
ہوئے کہا۔

"چلو مجھے اس اڈے سے باہر لے چلو۔ جلدی کرو" ـــــ جولیا
غراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ـــ مارو نہیں" ـــــ نوجوان نے کہا۔ اور اس نے مشین
طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ٹھہرو ـــ پہلے مجھے بتاؤ کہ تم کون سا بٹن دبا رہے ہو" ـــــ جو
نے مشین گن پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

"باہر کا راستہ کھولنے والے بٹن پر۔ اس پر ایگزٹ لکھا ہوا ہے تم خو

دیکھ لو" ـــــ نوجوان نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور جولیا نے دیکھا کہ واقعی مشین پر ایک سرخ رنگ کے بٹن کے اوپر
ایگزٹ کا لفظ لکھا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے اسے دباؤ جلدی" ـــــ جولیا نے کہا اور نوجوان نے
جلدی سے ہاتھ بڑھا کر وہ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کی ایک
دیوار میں خلا سا پیدا ہوا اور ایک سرنگ دور جاتی دکھائی دی۔

"یہ سرنگ کہاں جاتی ہے" ـــــ جولیا نے پوچھا۔

"یہ بیرونی دروازے تک جاتی ہے۔ وہاں ہمارا ایک اور مرکز ہے"
نوجوان نے کانپتے ہوئے کہا۔

"چلو آگے چلو ـــ جلدی کرو۔ ورنہ میں ڈھیر کر دوں گی" ـــــ جولیا
نے کہا۔ اور نوجوان کو سرنگ کی طرف دھکیل دیا۔ وہ دونوں آگے پیچھے
چلتے ہوئے سرنگ میں داخل ہوئے تو پیچھے کمرے کی دیوار برابر ہو گئی۔
لیکن سرنگ میں خاصی روشنی تھی ـــــ تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ کے
اختتام پر پہنچ گئے۔ یہاں پھر دیوار تھی جس کی سائیڈ میں ایک ہینڈل سا
لگا ہوا تھا۔

"راستہ کھولو ـــ اور سنو۔ کتنے آدمی ہیں دوسری طرف"
جولیا نے پوچھا۔

"میری طرح ایک ہے" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔ اور جولیا
کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے ہینڈل کو پکڑ کر زور سے کھینچا تو
دیوار درمیان سے کھل گئی۔ اور جولیا نے آگے بڑھ کر زور سے نوجوان
کو دھکا دیا ـــــ اور وہ تقریباً دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ بھی اسی طرز کا

ایک چھوٹا کمرہ تھا۔ جس میں ویسی ہی مشین رکھی ہوئی تھی۔ اور ایک نوجوان اس مشین کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ نوجوان اور اس کے پیچھے آتی ہوئی جولیا کو دیکھ کر اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا ــــــ اور ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں کے ساتھ ہی وہ نوجوان بری طرح چیختا ہوا نیچے جا گرا۔

"مم ــــ مم ــــ مجھے مت مارو" ــــ جولیا کے ساتھ آنے والے نوجوان نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیرونی دروازہ کھولو جلدی" ــــ جولیا نے چیخ کر کہا۔ اور نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین کا بٹن دبایا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی نہ صرف سامنے کی دیوار کھلی بلکہ باہر جاتا ہوا راستہ نظر آنے لگا ــــ باہر سے آسمان نظر آرہا تھا۔ یہ کوئی چٹان کھلی تھی۔ اُسی لمحے جولیا نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور بٹن دبانے والا نوجوان چیختا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوم کر فرش پر گرا تو جولیا اچھل کر اس راستے میں دوڑتی ہوئی باہر کو لپکی ــــ اور چند لمحوں بعد وہ پہاڑی ٹیلوں پر پہنچ گئی۔ اُسی لمحے چٹان کا وہ کھلا ہوا حصہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

باہر نکلتے ہی جولیا نے ادھر ادھر دیکھا وہ شاید اندازہ لگا رہی تھی کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے کہ اچانک کسی نے اس پر چھلانگ لگا دی اور جولیا کو ساتھ لئے زمین پر گرا ــــ اور جولیا کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔ جولیا نے نیچے گرتے ہی تڑپ کر اٹھنا چاہا لیکن اُسی لمحے دو اور افراد اس کے سر پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے اپنی مشین گنوں کی نالیں فرش سے اٹھتی ہوئی جولیا کے جسم کے ساتھ

لگا دیں۔

"تم باہر کیسے آگئیں۔ تم تو ٹارچنگ سیکشن میں تھیں۔ فریڈ جلدی کرو باس سے بات کرو" ــــ ایک نوجوان نے چیختے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ نوجوان کوئی حرکت کرتا اچانک ایک اور چٹان کے پیچھے سے تڑتڑاہٹ کی آوازیں بلند ہوئیں اور وہ تینوں افراد بری طرح چیختے ہوئے چٹانوں پر ڈھیر ہو گئے۔ جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"مس جولیا ــــ جلدی کریں نکل چلیں" ــــ دوسرے لمحے چوہان کی تیز آواز ابھری۔ اور پھر سامنے والی چٹان کی اوٹ سے ایک نوجوان باہر آگیا۔

اور جولیا نے اس کی آواز سنتے ہی اس طرف دوڑ لگا دی۔ حالانکہ اس نوجوان کا چہرہ چوہان کا نہ تھا لیکن جولیا اس کی آواز پہچانتی تھی اس لئے وہ سمجھ گئی کہ چوہان میک اپ میں ہے ــــ وہ دوڑتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔

"جلدی آیئے۔ یہاں ہر طرف یہی لوگ پھیلے ہوئے ہیں"

چوہان نے کہا اور پھر وہ ٹیلوں کی آڑ لے کر ایک طرف کو دوڑنے لگا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔

یک لخت چوہان دوڑتے دوڑتے ٹھٹھک گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے رک گئی۔

"ادھر" ــــ چوہان نے دبے لہجے میں کہا۔ اور پھر جولیا کا ہاتھ

پکڑ کر اس نے یک لخت ایک چٹان کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔
لمحے گولیوں کی بوچھاڑ سی ہوئی لیکن وہ دونوں اس کی زد میں آنے
بچ نکلے ـــــ اور پھر جوہان کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے شعلہ اگلا
ایک ٹیلے کی سائیڈ سے چیخ بلند ہوئی۔

"آیئے" ـــــ جوہان نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے دو
چند ہی لمحوں بعد وہ ایک بڑے ٹیلے کے پیچھے پہنچ گئے۔ یہاں ایک
موٹر سائیکل موجود تھا۔ جوہان اچھل کر اس کی سیٹ پر بیٹھا تو جولیا
پچھلی نشست پر چھلانگ لگا دی۔

دوسرے لمحے موٹر سائیکل کا انجن سٹارٹ ہوا اور وہ تیزی
آگے دوڑنے لگا۔ جوہان مختلف ٹیلوں کے پیچھے سے دوڑاتا ہوا
دیر بعد ایک کچی سڑک پر پہنچ گیا ـــــ یہاں پہنچتے ہی موٹر سائیکل
بے حد تیز ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ شہر کی طرف جانے والی
سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ اور جوہان اور جولیا دونوں نے پختہ سڑک
ہی اطمینان کا سانس لیا ـــــ اب موٹر سائیکل ہموار سپیڈ سے
بڑھ رہی تھی۔

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے جوہان" ـــــ جولیا نے پوچھا۔
"مجھے یقین تھا مس جولیا کہ آپ اکیلی وہاں جائیں گی۔ اس لئے
کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لئے وہاں گیا۔ وہاں جا کر میں
محسوس کیا کہ وہاں بظاہر ہر طرف خاموشی ہے ـــــ لیکن کافی
مختلف ٹیلوں کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں۔ آپ مجھے کہیں نظر نہ آ
میں ایک ٹیلے کے پیچھے چھپ کر ان کی پہرہ داری کے نظام کا

لینے لگا۔ مجھے ان کے خفیہ اڈے کے کسی دروازے کی تلاش تھی۔
لیکن پھر اچانک میں نے ایک چٹان کو کھسکتے اور اس میں سے آپ کو
باہر نکلتے دیکھا ـــــ اُسی لمحے تین افراد نے آپ کو چھاپ لیا۔ میں
نکہ بالکل ہی قریب تھا۔ اس لئے میں نے ان پر فائر کھول دیا۔ اس
کے بعد کے حالات آپ جانتی ہیں۔ ویسے آپ اندر کیسے پہنچ گئیں"
ہان نے موٹر سائیکل چلاتے ہوئے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میں نے سوچا کہ پہلے اندر کا حال اکیلی چیک کر لوں کیونکہ زیادہ
فراد بعض اوقات وہ کام نہیں کر سکتے جو اکیلا فرد کر گزرتا ہے۔ عمران
کی کامیابی کا بھی راز یہی ہے کہ وہ زیادہ تر کام اکیلے ہی سرانجام دیتا
ہے ـــــ بہرحال یہ تجربہ کامیاب رہا ہے۔ میں نے ان کا اندرونی
ڈہ دیکھ لیا ہے۔ اب ہم اس پر باقاعدہ منصوبہ بندی سے حملہ کر سکتے
ہیں" ـــــ جولیا نے جواب دیا اور جوہان نے سر ہلا دیا۔
"لیکن اس کے لئے کوئی خاص ہی طریقہ کار اختیار کرنا ہو گا۔ ورنہ
س طرح دو چار افراد اس اڈے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے" ـــــ جوہان
نے کہا۔

"ہاں ـــــ میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ یہ لوگ بے حد طاقتور اور منظم
ہیں" ـــــ جولیا نے کہا۔ اور جوہان نے موٹر سائیکل کا رخ اس سڑک
کی طرف موڑ دیا۔ جس پر جولیا کا فلیٹ تھا۔

وکٹر دو افراد کے ساتھ سر جھکائے خاموش کھڑا
وہ اس وقت چیف باس ترمذی کے خاص کمرے میں موجود
ترمذی کی حالت دیکھنے والی تھی ـــ وہ زخمی شیر کی طرح کمرے
ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا
نے اُسے اس لڑکی کے نکل جانے اور نو افراد کے مارے جا
تفصیلات بتائی تھیں۔

" اب یہ حالت رہ گئی ہے پاور لینڈ کی۔ کہ ایک عورت اڈ
میں داخل ہوتی ہے۔ چار قوی ہیکل افراد کو نہتے ہاتھوں ختم کرتی
دو افراد کو اور مارتی ہے اور باہر نکل جاتی ہے ـــ اور وہاں ت
افراد مارے جاتے ہیں اور پھر اس کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں گئی
جب کہ وہ بندھی ہوئی تھی۔ یہ ہے کارکردگی۔ لعنت ہے اس کا
پر" ـــ ترمذی نے ان کی طرف مڑتے ہوئے چیخ کر کہا۔

" باس ـــ ہمیں ایک فیصد کی بھی امید نہ تھی کہ وہ بندھی ہوئی لڑکی ٹارچنگ سیکشن کے رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح مار کر نکل جائے گی" ـــ وکٹر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہیں امید نہ تھی تو پھر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ اب یہ ہمارا خفیہ اڈہ سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ گیا۔ اب وہ پوری قوت سے اس پر جھپٹیں گے ـــ ہو سکتا ہے وہ یہاں ملٹری ایکشن کر دیں پھر کیا ہو گا۔ ابھی لیبارٹری کا کام ہی مکمل نہیں ہوا" ترمذی نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

وکٹر نے اس بار کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش ہو رہا۔ ظاہر ہے وہ کہہ بھی کیا سکتا تھا۔

" سنو ـــ اب ہم سب مین سیکشن میں شفٹ ہو جائیں گے۔ زیرو پوائنٹ کو مکمل طور پر تباہ کر دو۔ مکمل طور پر۔ ہر راستہ بند کر دو۔ ہر مشین کو مین سیکشن میں تبدیل کر دو۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں میں یہ تبدیلی مکمل ہو جانی چاہیئے" ـــ ترمذی نے دوبارہ میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" یس باس ـــ حکم کی تعمیل ہو گی" ـــ وکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اور سنو ـــ تم خود چار افراد کو لے کر شہر میں پھیل جاؤ۔ اور کوشش کرو کہ اس لڑکی جولیا کی رہائش گاہ کا پتہ چل جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں وہیں شہر میں ہی الجھا دیا جائے"

ترمذی نے کہا۔

" مجھے ایک آدمی سے اس موٹر سائیکل کے نمبر کے متعلق اطلا
مل گئی ہے میں نے اس کے نمبر کے ذریعے کام کو آگے بڑھا
ہے ---- مجھے یقین ہے کہ اس طرح میں مطلوبہ افراد تک پہنچ
گا۔ ایک بار مجھے ان مطلوبہ افراد کا علم ہو جائے تو میں انہیں
پاتال سے بھی گھسیٹ لاؤں گا " ---- وکٹر نے کہا۔

" اوکے ---- جاؤ۔ میں جلد از جلد کامیابی کی خبر سننا چاہتا
ہوں " ---- ترمذی نے کہا۔

اور وکٹر سر ہلاتا ہوا ان دو افراد سمیت مڑ کر کمرے سے با
آ گیا۔ اس نے ان دونوں افراد کو زیرو پوائنٹ کو خالی کرنے ا
تباہ کرنے کے متعلق ہدایات دیں ---- اور خود تیز تیز قدم اٹھا
ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک لفٹ تک پہنچا۔ چند لمحو
بعد لفٹ نے اسے اوپر کیمیکل فیکٹری کے ایک مخصوص کمر
میں پہنچا دیا ---- وکٹر اس کیمیکل فیکٹری کا انچارج تھا۔ یہاں ا
کا میک اپ دوسرا تھا۔ ریڈیاور کی لیبارٹری اس کیمیکل فیکٹ
سے کافی دور زیر زمین بنائی جا رہی تھی۔ ترمذی نے خاصی ذہان
سے کام لیا تھا ---- مشینری اور ہنر مند افراد کو یہاں سے آ
اور ان کی موجودگی کا جواز پیدا کرنے کے لئے اس نے پہلے ای
کیمیکل فیکٹری کی تنصیب کا پرمٹ حاصل کیا۔ اور پھر زمین
اوپر تو کیمیکل فیکٹری کا کام سست روی سے شروع ہو گیا
وہاں سے کافی دور ہٹ کر جدید ترین مشینوں کی مدد سے زیر ز

ریڈیاور کی جدید ترین لیبارٹری کی تکمیل کا کام شروع کر دیا گیا۔
ٹارچنگ کے لئے دو اور سیکشن بنائے گئے تھے۔ ایک کیمیکل
فیکٹری کے بالکل مخالف سمت میں آرگن پہاڑی کے نچلے علاقے
میں ایک چھوٹا سا سیکشن زیرو پوائنٹ تعمیر کیا گیا تھا تاکہ اگر یہاں
کی سیکرٹ سروس کو کوئی شک و شبہ بھی ہو۔ تو وہ اسی سیکشن میں
سر پٹختے پھریں ---- کیمیکل فیکٹری کے نیچے زیرو پوائنٹ سے
بالکل ہٹ کر زمین سیکشن تعمیر کیا گیا تھا۔ لیکن اس سیکشن کا بھی
ریڈیاور لیبارٹری سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا۔ ریڈیاور لیبارٹری
ان سب سے علیحدہ تھی ---- اور کہاں تھی اور کیسی تھی اس کا علم
وکٹر کو بھی نہ تھا۔ کیونکہ اس لیبارٹری کے گرد انتہائی جدید ترین سائنسی
حفاظتی نظام قائم کیا گیا تھا۔ اور اس پوری لیبارٹری کی تعمیر مشینی
انسان کر رہے تھے ---- صرف چند مخصوص انسان جو صرف
سائنسدان تھے۔ وہ اندر موجود تھے۔ اور وہ بھی جب سے لیبارٹری
سرکل کے اندر گئے تھے اس کے بعد باہر نہ آئے تھے۔ صرف
چیف باس ترمذی وہاں جاتا اور آتا تھا ---- کس طرح جاتا تھا اس
کا علم کسی کو نہ تھا۔ چیف باس ترمذی کے خاص کمرے کے باہر
ایک بلب جلتا رہتا تھا۔ اگر بلب سرخ رنگ کا ہو تو اس کا مطلب تھا
کہ چیف باس موجود نہیں ہے ---- اور جب چیف باس موجود
ہوتا تو یہ بلب سبز رنگ کا ہو جاتا۔

وکٹر نے اپنے خاص کمرے میں پہنچتے ہی سب سے پہلے الماری
میں سے ایک ماسک نکال کر پہنا اور پھر اُسے دونوں ہاتھوں سے

تھپتھپا کر ایڈجسٹ کیا۔ اس طرح اس کا چہرہ اور بالوں کے رنگ کا انداز سب ہی کچھ بدل گیا۔ صرف قد وقامت اور لباس وہی رہ گیا تھا۔

کمرے میں موجود میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سگار باکس نکال کر باہر رکھا ۔۔۔ اور پھر اس سگار باکس کو الٹا کر کے جب اس نے اس کے ایک کونے سے دبایا تو سگار باکس کی سائیڈ سے ایک ایریل سا باہر نکل آیا۔ اور اس کی سطح پر چھوٹے چھوٹے کئی بٹن نظر آنے لگے۔ ڈکٹر نے ایریل کھینچ کر اونچا کیا اور پھر دو تین بٹن دبا دیئے ۔۔۔ سگار باکس سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز ٹوں ٹوں نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ڈی ۔ ون کالنگ اوور"۔۔۔ ڈکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ بی ۔ ون اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"موٹر سائیکل کے بارے میں رپورٹ دو اوور"۔۔۔ ڈکٹر نے پوچھا۔

"باس ۔۔۔ موٹر سائیکل کی نمبر پلیٹ جعلی تھی۔ اس نمبر کی کوئی رجسٹریشن موجود نہیں ہے۔ البتہ میرے گروپ کے ایک آدمی نے اس موٹر سائیکل کا کھوج نکال لیا ہے۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ موٹر سائیکل ایک رہائشی اسکوائر ملٹن اسکوائر کی پارکنگ میں موجود ہے ۔۔۔ لیکن یہ پارکنگ بہت وسیع ہے یہاں

کم از کم ایک سو کے قریب موٹر سائیکل اور دوسری گاڑیاں موجود ہیں اس لئے میں نے گروپ کو نگرانی کا حکم دے دیا ہے۔ تاکہ اس موٹر سائیکل کا مالک جیسے ہی اسے باہر لے آئے گا ہم اسے گھیر لیں گے اوور"۔۔۔ بی ۔ ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ اسے اغوا کر کے پوائنٹ الیون پر لے آؤ۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔ اب ہمارا اڈہ ہی پوائنٹ الیون ہو گا۔ زیرو پوائنٹ کو مکمل طور پر کلوز کر دیا گیا ہے اوور"۔۔۔ ڈکٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈکٹر نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن دوبارہ دبائے اور پھر ایریل کو واپس باکس کے اندر کر کے اس نے باکس کو اٹھا کر جیب میں ڈالا ۔۔۔ اور پھر میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اپنے اسسٹنٹ مارٹی کو تفصیلی ہدایات دینی شروع کر دیں۔ کیونکہ اس نے خود شہر میں اس وقت تک منتقل ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا ۔۔۔ جب تک وہ اس سیکرٹ سروس گروپ کا خاتمہ نہ کر لیتا۔

ہدایات دینے کے بعد وہ اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیمیکل فیکٹری کے گیٹ سے اس کی پرائیویٹ کار باہر نکل آئی۔ یہ کار اس کے ایک اور نام سے رجسٹرڈ تھی ۔۔۔ شہر کے قریب پہنچنے پر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر اس نے عقب نما آئینے میں دیکھتے ہوئے ماسک کو مختلف انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹائے تو اس کے نقوش یکسر بدل چکے تھے۔ وہ واقعی میک اپ کا ماہر تھا۔ اس نے ایک نظر آئینے میں ڈالی ——— اور پھر اطمینان سے کار آگے بڑھا دی۔ اب وہ ایک غیر ملکی تاجر اسمتھ جانسن کے روپ میں آ چکا تھا۔ اسمتھ جانسن اینڈ کمپنی کا منیجنگ ڈائریکٹر جو چائے کی درآمد کرنے والی مشہور کمپنی تھی ——— اور جس کا دفتر انصاف پلازہ میں تھا اور رہائش گاہ ماڈل کالونی میں تھی۔ اس کی کار اب تیزی سے ماڈل کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

چوہان نے جولیا کو جب اس کے فلیٹ کے سامنے اتارا تو جولیا نے اُسے بتایا کہ وہ سر سلطان سے بات چیت کرنے کے بعد اپنے تمام ساتھیوں کو کال کر کے ایک متفقہ لائحہ عمل طے کرنے کے لئے میٹنگ بلائے گی اس لئے وہ اپنے فلیٹ میں ہی رہے۔

"آپ ایسا کریں کہ مجھے بتا دیں کہ یہ میٹنگ کہاں ہو گی تاکہ میں باقی ساتھیوں کو وہاں اکٹھا کر لوں۔ اس دوران آپ سر سلطان سے ضروری بات چیت کر لیں۔ اس طرح وقت ضائع نہیں ہو گا" ——— چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ایسا کرو کہ سب کو اپنے فلیٹ میں بلا لو۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گی" ——— جولیا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

چوہان موٹر سائیکل دوڑاتا اپنے فلیٹ کے سامنے پہنچا اور اس نے موٹر سائیکل اسکوائر کی پارکنگ میں کھڑی کر دی۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اب وہ کار کی بجائے آئندہ بھی موٹر سائیکل استعمال کرے گا ــــ اور خود وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر موجود اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔

وہ فلیٹ کا دروازہ کھول کر ابھی اندر داخل ہی ہوا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ چوہان نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ چوہان نے مختصر لفظ بولتے ہوئے کہا۔

"چوہان ــــ میں صدیقی بول رہا ہوں۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ میں کئی بار ٹرائی کر چکا ہوں" ــــ صدیقی نے کہا۔

"اوہ ــــ مشن پہ گیا تھا۔ میری توقع کے عین مطابق مس جولیا اکیلی وہاں پہنچ گئیں۔ لیکن وہ شاید مجھ سے پہلے وہاں پہنچی تھی۔ اس لئے گرفتار کر کے اڈے کے اندر لے جایا گیا۔ میں بعد میں وہاں پہنچا اور اسے تلاش کرتا رہا ــــ وہاں کافی مسلح لوگ مختلف ٹیلوں کی آڑ میں پہرہ دے رہے تھے۔ پھر اچانک ایک چٹان ہٹی اور اس میں سے جولیا باہر آ گئی۔ لیکن اس پر تین افراد جھپٹ گئے۔ میں قریب ہی موجود تھا ــــ میں نے ان تینوں کو ختم کر کے مس جولیا کو وہاں سے نکال لایا۔ اور اب مس جولیا نے حکم دیا ہے کہ سب ساتھی میرے فلیٹ پر پہنچ جائیں۔ وہ سر سلطان سے کوئی ضروری باتیں کر کے خود بھی یہاں آئے گی ــــ اور اس کے بعد سب مل کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گے" ــــ چوہان نے صدیقی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا نے اندر کیا دیکھا تھا اور وہ کس طرح باہر آ گئیں" ــــ صدیقی نے پوچھا۔

"اب اس کی تفصیلات تو مس جولیا خود ہی بتائیں گی۔ بہر حال تم باقی ساتھیوں کو لے کر میرے فلیٹ پہنچ جاؤ" ــــ چوہان نے کہا۔ اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

پھر باتھ روم میں جا کر اس نے اپنا میک اپ صاف کیا۔ اور واپس کمرے میں آ گیا۔ اس نے الیکٹرک کیتلی میں پانی بھر کر اس کا پلگ لگا دیا تا کہ ساتھیوں کے لئے چائے تیار کر سکے۔

تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی فلیٹ پر پہنچ گئے۔

"سنا ہے کوئی معرکہ مار آئے ہو" ــــ خاور نے اندر آتے ہی ہنستے ہوئے کہا۔

"معرکہ کیا مارنا ہے بس ابھی تو ہاتھ پیر مار رہا ہوں" چوہان نے ہنستے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"یار ویسے ایک بات ہے۔ عمران اور ایکسٹو کے بغیر تو ہم بیکار قسم کی چیز بن گئے ہیں۔ کسی چیز کا کوئی سر پیر ہی سمجھ میں نہیں آتا" خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل ــــ میں خود عمران کی کمی شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔ اب

دیکھو۔ ایک ٹارگٹ ہمارے سامنے ہے۔ مجرم بھی سامنے ہیں۔ لیکن کوئی لئے کہ اس اڈے کے اندر داخل ہونے سے لے کر آخر تک میں نے
طریقہ کار سمجھ میں نہیں آرہا۔ مس جولیا بھی بے چاری کٹی پتنگ کی طرح ادھر اپنے آپ کو ذہنی طور پر عمران کا روپ سمجھ لیا تھا۔ اور یقین کر دا ایک
ادھر ڈولتی پھر رہی ہے۔ اور ہم بھی "۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور باقی سب عجیب سی خود اعتمادی میرے اندر وجود میں آگئی تھی" ۔۔۔۔ جولیا
نے سر ہلا دیئے۔ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب نے بے اختیار اثبات میں سر

اُسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔ اور چوہان نے اٹھ کر دروازہ ہلا دیا۔
کھول دیا۔ دروازے پر جولیا موجود تھی۔ "اب آپ نے اڈہ بھی دیکھ لیا۔ اب کیا پروگرام ہے۔ اس اڈے

"آؤ مس جولیا ۔۔۔۔ ابھی ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ ایکسٹو اور اس کا خاتمہ کیسے کیا جائے" ۔۔۔۔ صدیقی نے پوچھا۔
کے بغیر ہم خالی خالی سے لگ رہے ہیں" ۔۔۔۔ چوہان نے ہنستے ہوئے "میں نے سر سلطان سے بات کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس
کہا۔ سلسلہ میں فوج کو استعمال کیا جائے تاکہ مجرم فرار نہ ہو سکیں۔ لیکن میں

"ہاں واقعی۔ مجھے خود یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہمارے سروں سے انہیں فی الحال منع کر دیا ہے کیونکہ میرا خیال ہے۔ پہلے آپ
چھت ہٹ گئی ہو۔ مطلب ہے جیسے ہم غیر محفوظ ہو گئے ہوں" ۔۔۔۔ لوگوں سے مشورہ کر لوں" ۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا ۔۔۔۔ آپ بطور ایکسٹو کام کر رہی ہیں۔ اور ایکسٹو ایسے
نے کہا۔

"بالکل بالکل۔ یہ بہترین ترجمانی ہے ہم سب کے احساسات کی" تنویر نے معاملات خود نمٹاتا ہے۔ اس نے کبھی فوج کا سہارا نہیں لیا۔ اب اگر آپ
سب نے ہنستے ہوئے کہا اور جولیا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ فوج کا سہارا لیں گے تو ہو سکتا ہے کل ایکسٹو اس بات پر ناراض ہو

چوہان نے چائے کی پیالیاں ان سب کے سامنے رکھ دیں۔ "چلئے" ۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

پھر جولیا نے اڈے کے اندر جانے سے باہر آنے تک تمام تفصیل "تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب ہم چند افراد اس اڈے کو
ساتھیوں کو سنا دیں۔ کیسے تباہ کریں۔ ایک تو صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم سب اندر جائیں

"اوہ ۔۔۔۔ بے حد خطرناک سچوئیشن میں پھنس گئی تھیں آپ" ۔۔۔۔ سب اور خود اسے تباہ کر کے آ جائیں۔ لیکن اڈے کو جس جدید انداز میں
ساتھیوں نے ٹارچنگ سیکشن کے چار قوی ہیکل افراد کے بارے میں بنایا گیا ہے ۔۔۔۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اتنی آسانی سے نہیں
سنتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ہو گا" ۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔۔ لیکن تمہیں پتہ ہے کہ مجھے اس قدر پریشانی نہ ہوئی۔ "میری ایک اور تجویز ہے مس جولیا ۔۔۔۔ ہم اس کیمیکل فیکٹری

کو چیک کریں۔ میرا خیال ہے۔ اس کے ذریعے ہم اس اڈے کے اصل اڈ
تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور اب مس جویب کے اندر جاکر باہر آنے کے بعد
ایسی صورت میں جب کہ مس جولیا انہیں بتا چکی ہے ـــــ اب وہ لوگ
احمق ہی ہوں گے کہ ابھی تک اس اڈے میں بیٹھے رہیں" ـــــ نعمانی
نے کہا۔

"اوہ ـــــ تمہاری بات دل کو لگتی ہے۔ واقعی وہ لوگ وہاں سے ا
تک نکل گئے ہوں گے۔ اور ہو سکتا ہے انہوں نے اندرونی طور پر اس
اڈے کا ہی خاتمہ کر دیا ہو" ـــــ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
"تو پھر ایسی صورت میں تو فوج وہاں جا کر کیا کرے گی" ـــــ صدیقی
نے کہا۔

"لیکن ایک بات ہے کہ وہ لوگ کوئی سائنس لیبارٹری تیار کر رہے
ہیں۔ اب یہ لیبارٹری تو وہ ختم نہیں کر سکتے" ـــــ خاور نے کہا۔

"ہاں ـــــ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ لیبارٹری وہاں نہیں ہو گی جہ
مس جولیا گئی ہیں۔ یہ لیبارٹری لازماً اس کیمیکل فیکٹری کے نیچے تہ
جا رہی ہو گی" ـــــ چوہان نے کہا۔

"اب کوئی بات طے بھی کی جائے تاکہ کام کو آگے بڑھایا جائے"
جولیا نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہے مس جولیا کہ ہم دو گرویوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک
گروپ کیمیکل فیکٹری کا جائزہ لے۔ اور دوسرا گروپ ان کے اس
اڈے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرے۔ اس کے بعد
کوئی صحیح اور مثبت نتیجہ نکل سکتا ہے" ـــــ چوہان نے کہا۔

"او۔ کے ـــــ یہ ٹھیک ہے۔ تو پھر یہ گروپ کس طرح بنائے جائیں"
جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ کسی گروپ میں شامل نہ ہوں۔ آپ ایکسٹو کی طرح
صرف معلومات وصول کریں اور پھر ان کے مطابق ہدایات دیں۔ کیونکہ
آپ کی طرف سے وہ مشکوک ہو چکے ہیں ـــــ اب کسی بھی جگہ وہ عورت کو
دیکھتے ہی چونک پڑیں گے۔ اس لئے میں ایسا کہہ رہا ہوں" ـــــ خاور
نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے مس جولیا صرف کمان کریں گی۔ ورک ہم کریں گے"
نعمان نے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ چوہان اور صدیقی اڈے کے متعلق مزید معلومات حاصل
کریں۔ خاور اور نعمانی کیمیکل فیکٹری کے متعلق چھان بین کریں گے۔ اور
دونوں گروپ فون کی بجائے بی۔ ٹو ٹرانسمیٹر استعمال کریں گے"
جولیا نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے ـــــ میں اب چلتی ہوں تم لوگ آپس میں بیٹھ کر مزید طریقہ کار
طے کر لو۔ میں سر سلطان کو ملٹری ایکشن سے منع کرتی ہوں۔ وہ اس پر
بضد ہیں" ـــــ جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ
تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

کار پارکنگ میں آتے ہی ایک طرف کھڑا کر دیا۔ غیر ملکی نوجوان
چونک پڑا۔ اس کی تیز نظریں کار میں سے اترنے والی غیر ملکی لڑکی پر جمی
تھیں ـــــ غیر ملکی لڑکی کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتی اسکوائر کے
کی طرف بڑھ گئی۔ چونکہ اسکوائر کے نچلے حصے میں شورومز وغیرہ بنے
تھے۔ اس لئے مین گیٹ میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا۔
غیر ملکی نوجوان جو شکل صورت سے کوئی سیاح لگ رہا تھا۔ تیز
قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی متلاشی نظریں کار سے
والی غیر ملکی لڑکی کو تلاش کر رہی تھیں ـــــ لیکن نچلے حصے میں پوٹا
بنے ہوئے شورومز کے سامنے موجود گاہکوں کی کثیر تعداد میں اُسے
وہ غیر ملکی لڑکی نظر نہ آئی تو وہ ایک کونے میں بنے ہوئے باتھ روم
طرف بڑھ گیا ـــــ اس نے ایک باتھ روم میں داخل ہو کر دروازہ
اندر سے بند کیا اور پھر واش بیسن کی ٹونٹی کو پوری طرح کھول دیا

پانی کا شور باتھ روم میں گونجتا رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب
سے ایک چھوٹا سا چپٹا سا باکس نکالا اور اس کے کونے میں لگے ہوئے
بٹن کو دبایا تو باکس کے اوپر موجود ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے
لگا ـــــ غیر ملکی نوجوان نے واش بیسن کی پوری رفتار سے بہتی ہوئی ٹونٹی
کے ساتھ باکس کو رکھ کر اس پر چہرہ جھکا لیا۔
"ہیلو ہیلو ـــــ فریڈی کالنگ باس اوور" ـــــ وہ بار بار اور
مسلسل یہ فقرہ دہراتے چلا جا رہا تھا۔
"یس ـــــ ڈی دن اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری
طرف سے بھاری آواز گونجی اور مسلسل جلتا بجھتا ہوا بلب اب مسلسل جلنے
لگا۔
"باس ـــــ میں ملٹن اسکوائر میں موٹر سائیکل کی نگرانی کر رہا ہوں۔ ابھی
ابھی ایک کار آ کر رکی ہے۔ اس میں سے وہی لڑکی نکل کر اوپر رہائشی علاقے
میں گئی ہے۔ جو زیرو پوائنٹ سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھی میں
اسے پہچانتا ہوں اوور" ـــــ فریڈی نے تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ ـــــ وہ کہاں گئی ہے۔ کیا اس کا ٹھکانہ معلوم کیا ہے اوور"
دوسری طرف سے تیز لہجے میں پوچھا گیا۔
"وہ سر اوپر کہیں رہائشی فلیٹ میں گئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال
ہے۔ وہ اسی موٹر سائیکل والے کے پاس گئی ہو گی۔ کیونکہ وہ دونوں ساتھی
ہیں اوور" ـــــ فریڈی نے جواب دیا۔
"اوہ ـــــ ویری گڈ۔ واقعی ایسا ہو گا۔ تم وہاں اکیلے ہو یا اور کوئی ساتھی
ہے اوور" ـــــ ڈی ـ دن نے جو دراصل ڈکٹر تھا پوچھا۔

"ہومز موجود ہے وہ ایک طرف کھڑی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا
ہے تاکہ بروقت تعاقب کیا جا سکے اوور" ——— فریڈی نے جواب
دیا۔

"او۔ کے ——— اگر یہ دونوں اکٹھے نکلیں تو تم دونوں ان کی نگرانی کرو
گے۔ اور اگر علیحدہ علیحدہ ہوں تو علیحدہ علیحدہ نگرانی کرو گے اور پھر
کی رہائش گاہوں کا پتہ کر کے مجھے کال کرو گے۔ نگرانی اور تعاقب
انتہائی احتیاط سے کرنا۔ یہ خاصے خبردار اور چوکنا لوگ ہیں اوور"
دی۔ ون نے کہا۔

"یس باس ——— ایسا ہی ہو گا اوور" ——— فریڈی نے سر ہلاتے
ہوئے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور فریڈی نے بٹن آف کر کے باکس کو واپس جیب میں ڈالا
ٹونٹی بند کر کے وہ باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اسی لمحے
خیال آیا کہ کہیں اس دوران وہ دونوں چلے نہ گئے ہوں ——— لیکن با
میں پہنچ کر اس نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ موٹر سائیکل اور کار
ہی موجود تھے۔

فریڈی تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ سے باہر نکل کر اس طرف کو بڑھا
ہومز کی کار موجود تھی۔ ہومز ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔ فریڈی نے
اس غیر ملکی لڑکی کی کار اور اس غیر ملکی لڑکی کے متعلق تفصیلات بتا کر
کی ہدایات بتائیں۔

"لیکن فریڈی میں اگر اس لڑکی کے پیچھے گیا۔ تو تم اس موٹر سائیکل

کا تعاقب کس طرح کرو گے تمہارے پاس تو سواری نہیں ہے"
ہومز نے کہا۔

"میں نے ایک موٹر سائیکل تاڑ لیا ہے۔ وہ لاک نہیں کیا گیا۔ میں
اسے اٹھا لوں گا۔ تم بہرحال اس لڑکی کا تعاقب انتہائی احتیاط سے
کرنا" ——— فریڈی نے کہا۔ اور ہومز کے سر ہلانے پر وہ واپس
پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔

ابھی وہ پارکنگ میں داخل ہی ہوا تھا کہ اس نے اس غیر ملکی لڑکی کو
کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ اور چند لمحوں بعد اس لڑکی کی کار پارکنگ سے
باہر نکل کر سڑک پر مڑ گئی ——— فریڈی نے ہاتھ لہرا کر ہومز کو اشارہ کیا۔
اور ہومز کی کار بھی ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور لڑکی کی کار کے پیچھے چلتی
ہوئی ٹریفک کے اژدہام میں شامل ہو گئی۔

فریڈی واپس مڑا اور اس موٹر سائیکل کے قریب جا کر رک گیا جسے
وہ بوقت ضرورت استعمال کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ اس کی نظریں البتہ
اس موٹر سائیکل پر جمی ہوئی تھیں جس کے مالک کا اسے ابھی تک علم
نہ تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد اس نے ایک لمبے تڑنگے نوجوان کو اس
موٹر سائیکل کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ نوجوان اس
موٹر سائیکل پر بیٹھا ——— اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل بیرونی گیٹ
کراس کر کے دائیں طرف کو مڑ گئی۔

فریڈی ——— اس کے باہر نکلتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنی تاڑی
ہوئی موٹر سائیکل کی طرف لپکا۔ بڑی پھرتی سے جیب سے ایک تار سا

نکال کر اس کے سوئچ میں لگا کر گھمایا تو نیوٹرل کی بتی جل اٹھی - اور پھر ایک
ہی کک سے انجن جاگ اٹھا - اور فریڈی موٹر سائیکل کو ایک جھٹکے سے
دوڑاتا ہوا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔۔ وہ بڑے با اعتماد انداز
میں موٹر سائیکل پر بیٹھا تھا تاکہ پارکنگ کے پاس کھڑا ہوا چوکیدار
مشتبہ نہ ہو سکے - ویسے بھی چوکیدار اس وقت کسی آدمی سے باتوں
میں مصروف تھا ۔۔۔۔ اس لئے وہ فریڈی کی طرف متوجہ ہی نہ ہوا۔
فریڈی مین گیٹ سے نکل کر اس طرف کو مڑ گیا جدھر پہلا موٹر سائیکل
گیا تھا - اور تھوڑی دیر بعد اس نے آگے جاتا ہوا موٹر سائیکل چیک
کر لیا -

مختلف چوکوں سے مڑنے کے بعد آگے چلنے والا موٹر سائیکل
ایک کیفے کے سامنے رکا اور پھر نوجوان نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا
کیفے کے اندر داخل ہو گیا ۔۔۔۔ نوجوان نے موٹر سائیکل جس انداز
سے سٹینڈ کیا تھا - اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جلد ہی واپس آئے گا
اس لئے فریڈی نے موٹر سائیکل ایک سائیڈ پر روکی لیکن وہ نیچے نہ اترا
اور پھر اس کی توقع کے عین مطابق نوجوان کیفے سے باہر آیا ۔۔۔۔ اور
موٹر سائیکل پر بیٹھ کر ایک بار پھر آگے بڑھ گیا - فریڈی نے بھی موٹر سائیکل
آگے بڑھا دیا - لیکن تھوڑی دیر بعد اُسے الجھن سی محسوس ہونے لگی
کیونکہ آگے جانے والا نوجوان خواہ مخواہ مختلف سڑکوں پر موٹر سائیکل
دوڑائے چلا جا رہا تھا ۔۔۔۔ اس کے انداز سے محسوس ہونے لگا کہ
جیسے اس کی کوئی منزل مقصود ہی نہ ہو اور وہ صرف آوارہ گردی کر تا
رہا ہو - فریڈی کو احساس ہونے لگا کہ شاید آگے جانے والا نوجوان اس

سے باخبر ہو گیا ہے - لیکن آگے جانے والے کا انداز قطعاً ایسا نہ تھا -
کہ جس سے ذرہ برابر بھی پتہ چلتا کہ وہ واقعی تعاقب کا احساس کرنے
لگا ہے ۔۔۔۔ یہ نتیجہ تو فریڈی نے اس کے خواہ مخواہ سڑکوں پر چکرانے
کی وجہ سے نکالا تھا -

اُسی لمحے نوجوان کا موٹر سائیکل ایک ایسی سڑک پر مڑ گیا جس پر
ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی - فریڈی نے سوچا کہ اس سڑک پر اگر
اس نوجوان کو روک کر اغوا کر لیا جائے تو کم از کم اس آوارہ گردی سے
تو نجات مل سکتی ہے ۔۔۔۔ چنانچہ اس نے یک لخت موٹر سائیکل کی
رفتار تیز کر دی - لیکن ابھی وہ آگے جانے والے موٹر سائیکل کے
قریب نہ پہنچا تھا کہ اچانک گولی چلنے کا دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے
فریڈی کو یوں محسوس ہوا جیسے موٹر سائیکل اس کے نیچے سے نکل گیا ہو -
اور وہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح فضا میں لہراتا پھر رہا ہو ۔۔۔۔ یہ احساس
صرف چند لمحوں کے لئے ہوا - اس کے بعد وہ ایک زوردار دھماکے
سے سڑک کی سائیڈ پر گرا اور اس کے ذہن پر ایک لمحے کے لئے ہر
رنگ کے ستارے نا چے اور پھر گھپ اندھیرا چھا گیا -

پھر جسم میں پھیلنے والی تکلیف کی تیز لہر کی وجہ سے اس کی آنکھیں
خود بخود کھل گئیں اور اس نے کراہ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر اُسے
احساس ہوا کہ اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور ہے - ایک لمحے کیلئے
تو اس کی آنکھوں کے سامنے گہری دھند سی چھائی رہی ۔۔۔۔ پھر آہستہ
آہستہ منظر صاف ہوتا گیا - اُسے ایک بڑا کمرہ نظر آیا جس میں وہ ایک بنچ
پر لیٹا ہوا تھا - اور اس کا جسم چمڑے کی پٹیوں سے جو بنچ کے ساتھ

منسلک تھیں۔ بندھا ہوا تھا۔ صرف اس کا سر اور گردن حرکت کر سکتا "ہم دشمنوں کی قید میں ہیں۔ ہمارے جسم بندھے ہوئے ہیں۔
تھے۔ اس نے تیزی سے نظریں گھمائیں اور دوسرے لمحے اس یہیں کیسے ٹریپ کیا گیا ہے" ـــــ فریڈی نے پوچھا۔
حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا ـــــ کیونکہ اس کے ساتھ ہی "مجھے ـــــ اوہ اب مجھے یاد آرہا ہے کہ میں اس لڑکی کی کار کا
اور بیچ پر ہومز اسی طرح بندھا ہوا پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں تعاقب کرتا ہوا جا رہا تھا کہ لڑکی کی کار اچانک ایک تنگ گلی میں مڑ
"ہونہہ ـــــ تو ہومز بھی قابو آگیا۔ اس کا مطلب ہے یہ واقعی گئی۔ پھر میں نے جیسے ہی اس تنگ گلی میں کار موڑی تو ن آگے
ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار ثابت ہوئے ہیں" ـــــ فریڈی رکی تھی ـــــ مجھے کار روکنی پڑی تو دو قوی ہیکل حبشیوں نے مجھے
نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن کافی جدوجہد کے باکی سی تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے کھینچا اور اس کے ساتھ ہی
باوجود اس کا جسم ذرا سا بھی حرکت نہ کر سکا تو اس نے یہ جدوجہد میرے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور تب سے آنکھیں اب کھلی ہیں"
ترک کر دی ـــــ ہومز اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے ہومز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل کراہ بھی ساتھ
خون جما ہوا تھا اور ایک گومڑ سا ابھرا ہوا صاف نظر آرہا تھا۔ تھ رہا تھا۔
کمرے میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ "حبشی ـــــ یہاں حبشی کہاں سے آگئے" ـــــ فریڈی نے
"ہومز ـــــ ہومز ـــــ ہوش میں آؤ" ـــــ فریڈی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
کمرے کو خالی دیکھتے ہوئے چیخ چیخ کر ہومز کو پکارنا شروع کر دیا "معلوم نہیں وہ تو پورے کالے دیو تھے" ـــــ ہومز نے کہا۔
اور پھر چند لمحوں بعد ہی ہومز کی بند آنکھوں میں تھرتھراہٹ سی پھر اس سے پہلے کہ فریڈی کچھ کہتا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا۔
ہوئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ وہی غیر ملکی لڑکی اور اس کے پیچھے وہی موٹر سائیکل والا نوجوان اندر
"ہومز ـــــ ہوش میں آؤ۔ میں فریڈی ہوں" ـــــ فریڈی نے داخل ہوئے ـــــ ان کے پیچھے آنے والے واقعی دو خوفناک
اُسے ایک بار پھر پکار کر کہا۔ تھے۔ قوت اور توانائی کے پہاڑ۔ ان دونوں کے چہروں پر
اور ہومز نے کراہتے ہوئے اپنا سر فریڈی کی طرف گھمایا اس کے سفاکی تھی کہ فریڈی انہیں دیکھ کر بے اختیار ہونٹوں پر زبان
چہرے پر تکلیف کے آثار موجود تھے۔ پھیرنے لگا۔
"اوہ فریڈی۔ ہم کہاں ہیں۔ یہ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا "تو تمہارا نام فریڈی اور اس کا ہومز ہے۔ یقیناً تم دونوں کا تعلق
ہومز نے ٹوٹے الفاظ میں رک رک کر کہا۔ انگلینڈ سے ہوگا۔ لیکن تمہاری پنڈلیوں میں ٹرانسمٹ فیوز موجود

نہیں ہیں اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ تمہارا تعلق پاور لینڈ کے پڑتے گئے۔ جیسے وہ کاغذ کے بنے ہوئے ہوں۔
سے نہیں ہے "۔۔۔ غیر ملکی لڑکی نے آگے بڑھ کر فریڈی اور ہو۔ اسی لمحے ہومز کے حلق سے ایسی ہی چیخ نکلی اور اس کا جسم بھی بُری
سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں تحکم اور سختی نمایاں تھی۔ پھڑکنے لگا کیونکہ جوزف نے انگلی کا ہک بنا کر اس کے جبڑے پہ
"نہ معلوم تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیسا پاور لینڈ۔ ہم تو یہاں کے عام پر مکہ جڑ دیا تھا ۔۔۔ اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہومز کا جبڑا ابھی
لوگ ہیں "۔۔۔ فریڈی نے اپنے لہجے کو سپاٹ رکھنے کی کوشش اور ساتھ ہی اس کی چیخ بھی نکل گئی۔
ہوئے کہا۔ "ب ۔۔ ب ۔۔ بتاتا ہوں ۔۔ ب ۔۔ ب ۔۔ بتاتا ہوں"
"جوانا اور جوزف تم دونوں ایک ایک کو سنبھال لو۔ تاکہ یہ دونوں نے واقعی ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولنا شروع کر دیا۔ ان دونوں
سکیں کہ ان کا چیف کون ہے۔ ان کا شہر میں اڈہ کہاں ہے۔ اور ہم بید مجنوں کی طرح لرز رہے تھے۔ اور چہرہ نہ صرف مسخ ہو گیا تھا بلکہ
پہاڑی میں ان کے زیر زمین اڈے کی کیا تفصیلات ہیں "۔۔۔ ہی کی ناک سے اور ہومز کے منہ سے خون بہہ کر اسے مزید کریہہ
مڑ کر سخت لہجے میں قوی ہیکل حبشیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ یا تھا۔
"اوکے مادام جولیا ۔۔۔ یہ ابھی ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولے "بس ۔۔ ابھی سے چیں بول گئے۔ ابھی تو میں نے کارروائی ہی کوئی
ہو جائیں گے "۔۔۔ جوانا نے سفاکانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا کی۔ یہ تو میں سٹارٹ پکڑ رہا تھا "۔۔۔ جوانا نے بُرا سا منہ بناتے
اور پھر تیزی سے وہ فریڈی کی طرف بڑھ گیا۔ ئے کہا۔
"یہ بے چارہ تو طوطے کی طرح ابھی بول پڑے گا "۔۔۔ جو "ٹھہرو ۔۔ اگر یہ بول پڑتے ہیں تو ان پر تشدد کی ضرورت نہیں ہے۔
ہومز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ہو سکتا ہے کہ سچ بولنے کے انعام میں انہیں آزاد بھی کر دیا جائے۔
"سنو سنو ۔۔۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ یقین کرو مجھے... فریڈی تم بولو۔ یہ یاد رکھنا کہ اب اگر تم نے آئیں بائیں شائیں کرنے
فریڈی نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہنا شروع کیا ہی تھا کہ جوانا نے کوشش کی تو پھر ان کے ہاتھ نہیں رکیں گے "۔۔۔ جولیا نے
اس کے منہ پر رکھ دیا۔ اور دوسرے لمحے فریڈی کے حلق سے سپاٹ اور سرد لہجے میں کہا۔
چیخ نکلی ۔۔۔ اور وہ اس بُری طرح پھڑکنے لگا کہ جیسے اس کا "م ۔۔ م ۔۔ بتاتا ہوں۔ ان حبشیوں کو دور کر دو۔ ورنہ میرا دل
ہزاروں وولٹیج کا کرنٹ گزرنے لگا ہو۔ جوانا نے صرف انگلیاں ٹ جائے گا "۔۔۔ فریڈی نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے
کے نتھنوں میں ڈال کر ایک زوردار جھٹکا دیا تھا اور فریڈی کے کہا۔ اور جولیا کے اشارے پر جوزف اور جوانا پیچھے ہٹ گئے۔

سامنے ایک بڑی عمارت کے اندر گئے ہیں ۔ اور تم نے چیک کر لیا ہے
کہ عمارت میں اور کوئی نہیں ہے ۔ سمجھ لیا تم نے " ۔۔۔۔ جولیا نے
سپاٹ لہجے میں کہا ۔

" مس جولیا ۔ اس طرح بات نہیں بنے گی ۔ اگر آپ ان کے چیف کو
ٹریس کرنا چاہتی ہیں تو پھر عمارت بتانے کی بجائے کسی ویران جگہ کا
دیں " ۔۔۔۔ جوہان نے کہا ۔

" تم خاموش رہو جوہان " ۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور ایک
بار پھر فریڈی کی طرف مخاطب ہو گئی ۔

" تم نے سمجھ لیا " ۔۔۔۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا ۔

" ہاں میں نے سمجھ لیا ہے " ۔۔۔۔ فریڈی نے سر ہلاتے ہوئے کہا

" اور سنو ۔۔۔ اگر تم نے کوئی اشارہ دینے یا اُسے ہوشیار کرنے کی
کوشش کی تو دوسرے لمحے تمہاری گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی ہوگی "
جولیا نے تیز لہجے میں کہا ۔

اور فریڈی کے سر ہلاتے ہی اس نے بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے
باکس پر موجود بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا ۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔ فریڈی کالنگ باس اوور " ۔۔۔۔ بٹن دبتے ہی
فریڈی نے بولنا شروع کر دیا ۔

" یس ۔۔۔ ڈی ۔ ون اٹنڈنگ اوور " ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد باکس
میں سے ایک آواز ابھری اور بلب مسلسل جلنے لگا ۔

" باس ۔۔۔ میں نے اور ہومز نے اس غیر ملکی لڑکی اور اس موٹر سائیکل
والے نوجوان کا ٹھکانہ ڈھونڈھ لیا ہے اوور " ۔۔۔۔ فریڈی پورا پورا

تعاون کر رہا تھا کیونکہ جولیا کے اشارے پر جوانا آگے بڑھ کر اس کے
سامنے آکھڑا ہوا تھا ۔ اور بات کرتے ہوئے فریڈی سہمی ہوئی نظروں
سے جوانا کو دیکھ رہا تھا ۔

" تفصیل بتاؤ اوور " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا ۔

دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز جولیا پہلے ہی پہچان چکی تھی ۔
وہ ڈکٹر تھا جس نے اُسے ٹارچنگ سیکشن میں پہنچایا تھا ۔ اور فریڈی نے
جواب میں جولیا کی بتائی ہوئی سچوئیشن تفصیل سے بتا دی ۔

" وہ قلعہ نما عمارت جس پر سانا ہاؤس کی پلیٹ لگی ہوئی ہے اوور "
ڈکٹر نے پوچھا ۔

اور جولیا کے اشارے پر فریڈی نے اثبات میں جواب دے دیا ۔

" تم نے اس عمارت کا اندرونی جائزہ لیا ہے اوور " ۔۔۔۔ ڈکٹر نے
پوچھا ۔

" یس باس ۔۔۔ وہاں یہ دونوں اکیلے ہیں ۔ میں نے چیک کر لیا ہے
اوور " ۔۔۔۔ فریڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تم دونوں اس وقت کہاں ہو اوور " ۔۔۔۔ ڈکٹر نے پوچھا ۔

" ہم اس عمارت کے سامنے موجود ہیں اوور " ۔۔۔۔ فریڈی نے
جواب دیا ۔

" ٹھیک ہے ۔ تم وہیں رکو ۔ میں بی ۔ ون کو دوسرے ممبران کے
ساتھ بھیج رہا ہوں ۔ تم نے انہیں اغوا کر کے لے آنا ہے ۔ اس عمارت
کی بھی مکمل تلاشی لینی ہوگی ۔۔۔۔ بی ۔ ون تمہیں لیڈ کرے گا ۔ اوور اینڈ
آل " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور جولیا نے جلدی سے بٹن آف

کر دیا۔

"بی۔ دن کا حلیہ اور قد و قامت بتاؤ"۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں پوچھا اور فریڈی نے حلیہ بتا دیا۔

"چوہان تمہاری قد و قامت اس ہومز سے ملتی جلتی ہے۔ تم فوراً اس کا لباس اتار کر پہنو اور میک اپ کر کے سامنے پہنچ جاؤ۔ پھاٹک کھول دینا۔۔۔۔ بی۔ دن جب اپنے ساتھیوں سمیت وہاں آئے تو تم نے انہیں بتانا ہے کہ فریڈی نے اندر داخل ہو کر دونوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اس لئے اب عمارت میں کوئی خطرہ نہیں۔ تم انہیں لے کر اندر آجانا۔ یہاں ہم انہیں کور کر لیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اُسی لمحے جوزف کا بازو ایک بار پھر لہرایا اور ہومز کی کنپٹی پر زوردار مکہ پڑا اور ہومز ایک بار پھر بے ہوشی کی وادی میں داخل ہو گیا۔

"میں اس کا میک اپ کرتا ہوں۔ تم اس کا لباس اتار کر ڈریسنگ روم میں لے آؤ تاکہ کام جلدی ہو سکے"۔۔۔۔ چوہان نے جوزف سے کہا اور خود تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوزف نے جلدی سے بے ہوش ہومز کے جسم کے گرد بندھی ہوئی بیلٹس کھولنی شروع کر دیں۔

"تم ہمارا کیا کرو گی"۔۔۔۔ فریڈی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔۔۔۔ اس طرح تم فائدے میں رہو گے"۔۔۔۔ جولیا نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ اور فریڈی ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

جوزف ہومز کا لباس اتار کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جوانا۔۔۔۔ تم اور جوزف بڑی گیلری میں ریوالور لے کر ٹھہرو گے میں سیڑھیوں میں رہوں گی۔ ہم نے صرف اس آدمی کو زندہ پکڑنا ہے جس کا حلیہ اس فریڈی نے بتایا ہے۔ باقی افراد کا خاتمہ ضروری ہے سمجھ گئے"۔ جولیا نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔۔ جوانا نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل جولیا کی فطرت کا یہ رخ اپنی طبیعت کے عین مطابق محسوس ہو رہا تھا کہ وہ انسانوں کے قتل کا بے دریغ اور انتہائی سرد انداز میں حکم دے رہی تھی۔۔۔۔ ورنہ عمران کی تو حتی الوسع کوشش یہی ہوتی تھی کہ کم سے کم انسان مریں۔

اُسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا اور جولیا نے اُسے بھی پروگرام سمجھا دیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے۔ کہیں یہ عین موقع پر نہ چیخ پڑے"۔۔۔۔ جوزف نے فریڈی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔۔۔۔ میں خاموش رہوں گا۔ بالکل نہیں بولوں گا"۔ فریڈی نے خوف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اس لئے فی الحال اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور جوزف سر ہلاتا ہوا فریڈی کی طرف بڑھ گیا۔

اُسی لمحے چوہان اندر داخل ہوا۔ وہ نہ صرف ہومز کا لباس پہن چکا تھا بلکہ اس نے واقعی انتہائی جلدی میں ہومز کا خاصا اچھا میک اپ بھی کر لیا تھا۔

"میرا میک اپ ٹھیک ہے۔ اور میں انہیں کہاں لے کر آؤں"
چوہان نے ہومز کے لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے بڑے کمرے میں لے آنا۔ میں نے جوزف اور جوانا کو بتا دیا ہے صرف بی۔ ون کو زندہ رکھا جائے گا۔ باقی کو ختم کر دیا جائے گا ____ جوزف اور جوانا بڑی گیلری میں ہوں گے اور میں سیڑھیوں میں۔ اور سنو۔ تمہاری اداکاری بے داغ ہونی چاہیئے"
جولیا نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"مجھے فریڈی کی آواز میں عجیب سا کھوکھلا پن محسوس ہوا ہے" ____ وکٹر نے میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ایک بھاری جسم کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"کیا مطلب باس ____ کیسا کھوکھلا پن" ____ بھاری جسم والے نے چونک کر پوچھا۔
"اس احساس کی کوئی بظاہر توجیہہ تو نہیں کی جا سکتی۔ بس احساس ہی ہے۔ بہرحال تم چھ آدمیوں کو لے کر وہاں جاؤ اور ان کو نہ صرف اٹھا کر یہاں لے آؤ بلکہ تم نے اس عمارت کی مکمل تلاشی بھی لینی ہے"
وکٹر نے کہا۔
"یس باس" ____ بھاری جسم والے نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"بس انتہائی ہوشیار رہنا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی

گڑبڑ کہیں نہ کہیں ضرور ہے" ۔۔۔ وکٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ۔۔۔ بی۔ دن ہر قسم کی گڑبڑ سنبھالنے کی طاقت رکھتا ہے" ۔۔۔ بھاری جسم والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

وکٹر بھی اس کے پیچھے اٹھ کر باہر آ گیا۔ یہ خاصی وسیع و عریض کوٹھی تھی۔ ایک طرف تین گیراج بنے ہوئے تھے جس کے سامنے موجود دو کاروں میں بی۔ دن سمیت چھ افراد سوار ہو رہے تھے۔ اور پھر وکٹر کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ گیٹ سے باہر نکل گئے۔

ان کے جانے کے بعد وکٹر تیزی سے ایک گیراج کی طرف بڑھا۔ جس میں سرخ رنگ کی سپورٹس ماڈل کار کھڑی تھی۔ اس نے اس کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ۔۔۔ اس نے دروازہ بند کیا اور کار کو باہر نکال لایا۔ گیٹ پر موجود ایک نوجوان نے کار کو باہر آتے دیکھ کر گیٹ کھول دیا اور وکٹر نے کار باہر نکالی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔۔۔ بٹن دبتے ہی ڈیش بورڈ میں موجود ایک چھوٹا سا خانہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ اور اس سکرین پر بی۔ دن اور اس کے ساتھیوں کی کاریں سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آنے لگیں۔

وکٹر خاموشی سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رانا ہاؤس کی عمارت دیکھی ہوئی تھی۔ ایک بار وہاں سے گزرتے ہوئے وہ اس کی عجیب و غریب طرز تعمیر پر حیران ہوا تھا ۔۔۔ اسی لئے یہ عمارت اس کے ذہن میں رہ گئی تھی۔

کار چلاتا ہوا وہ تقریباً دس منٹ بعد اس عمارت کے قریب پہنچ گیا۔ اس سے چند لمحے پہلے بی۔ دن اور اس کے ساتھیوں کی کاریں وہاں پہنچی تھیں ۔۔۔ وکٹر نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو بی۔ دن کی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہومز تم ۔۔۔ فریڈی کہاں ہے" ۔۔۔ بی۔ دن کی آواز سنائی دی۔ اور سکرین پر اس نے ہومز کو بی۔ دن کی کار کے قریب پہنچتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

"باس ۔۔۔ فریڈی اور میں نے اندر جا کر ان دونوں پر قابو پا لیا ہے۔ فریڈی اندر ہے" ۔۔۔ ہومز کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"اچھا ۔۔۔ کمال ہے۔ چلو اچھا ہے۔ آؤ میرے ساتھ" بی۔ دن نے تیز لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر وہ کار سے باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی کاروں سے باہر آ گئے۔

" وکٹر نے کار آگے بڑھائی اور پھر اسے وہ قلعہ نما عمارت نظر آنے لگی۔ اس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اور بی۔ دن اور اس کے ساتھی ہومز کے ساتھ چلتے ہوئے سڑک کراس کر کے اس عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے۔

وکٹر کو یہ سب کچھ غیر متعلق لگ رہا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور پھر اس نے سکرین کے بٹن آف کئے اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا ۔۔۔ اس کے اوور کوٹ کے اندر بغل میں سب مشین گن لٹکی ہوئی

تھی۔ وہ باہر نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا سٹرک کراس کر کے دوسری طرف
آگیا۔ اس دوران بی۔ دن اور اس کے چھ ساتھی کھلے ہوئے پھاٹک
کے اندر داخل ہو چکے تھے۔

وکٹر تیز تیز قدم اٹھاتا اس عمارت کی طرف بڑھتا گیا۔ اور پھر جیسے
ہی وہ کھلے ہوئے پھاٹک کے قریب پہنچا اُسے دور سے ہلکے
دھماکوں اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ بُری طرح اچھل پڑا
اس کے ذہن میں کھنکھجورے سے رینگنے لگے ___ وہ تیزی سے
پھاٹک کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ذرا سا سر اندر کر کے
جھانکا تو وسیع و عریض عمارت کا لان خالی پڑا ہوا تھا۔ برآمدے میں
بھی کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا ___ پھاٹک کے ساتھ ہی ایک کوٹھڑی
سی بنی ہوئی تھی۔ وہ اچھل کر آگے بڑھا اور پھاٹک کراس کر کے
اس کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ ہلکی سی چیخوں اور فائرنگ کی آوازیں ایک
بار پھر اُسے سنائی دیں تو وہ کوٹھڑی سے نکلا اور دیوار کے ساتھ
تیزی سے دوڑتا ہوا عمارت کی سائیڈ میں پہنچ کر رک گیا۔

"اب اندر خاموشی تھی۔ اُسی لمحے اُسے بی۔ دن کی خوفناک چیخ سنائی
دی۔ اس کی چیخ ایسی تھی جیسے اُسے ذبح کیا جا رہا ہو۔ اور وکٹر کے
جسم میں سردی کی لہر سی دوڑ گئی ___ اس نے بجلی کی سی تیزی سے
تسمہ کھینچ کر سب مشین گن بغل سے نکالی اور پھر محتاط انداز میں
ہوا اس راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ جہاں سے یہ آوازیں سنائی
دے رہی تھیں۔

" بولو ___ کہاں ہے تمہارا ہیڈ کوارٹر" ___ ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بی۔ دن کے حلق سے ایک زوردار
چیخ نکلی۔ وکٹر اب تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کے سرے پر پہنچ چکا
تھا ___ آوازیں اس راہداری کے آخری سرے پر ایک کمرے
میں سے سنائی دے رہی تھیں۔

وکٹر نے ایک لمحے کے لئے عمارت کا جائزہ لیا۔ اور پھر وہ
تیزی سے برآمدے میں موجود سیڑھیوں پر چڑھتا گیا۔ اس کا
سیڑھیاں چڑھنے کا انداز بالکل بلی جیسا تھا ___ وہ پنجوں کے بل
اچھل اچھل کر اوپر چڑھتا گیا۔ اور پھر پہلی منزل کے برآمدے میں
گھس کر وہ ایک گھومتی ہوئی راہداری میں پہنچ گیا۔ اس راہداری میں
نیچے کمروں کے روشندان موجود تھے۔

اب اُسے آوازیں صاف سنائی دینے لگیں۔ وہ ایک کھلے
ہوئے روشندان کے قریب سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر اس نے
سر آگے کر کے کھلے ہوئے روشندان سے نیچے جھانکا ___ یہ
ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں اس کے چھ ساتھیوں کی لاشیں بکھری
پڑی تھیں۔ جب کہ بی۔ دن کو ایک ستون سے باندھا گیا تھا۔ اور
اس کے سامنے ایک قوی ہیکل حبشی خنجر ہاتھ میں اٹھائے کھڑا تھا۔
ایک طرف وہ لڑکی جولیا کھڑی تھی ___ اس کے ساتھ ایک اور
حبشی تھا اور ساتھ ہی ایک مقامی نوجوان بڑے اطمینان بھرے
انداز میں کھڑا تھا۔

"جلدی بتاؤ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ ورنہ اس بار خنجر آنکھ میں
گھونپ دوں گا" ___ اس قوی ہیکل حبشی نے درندگی سے بھرپور

آواز میں کہا۔

"مم ___ مم ___ مجھے نہیں معلوم" ___ بی۔ ون کی آواز سنا
دی۔ اور دوسرے لمحے بی۔ ون کے حلق سے نکلنے والی خوفناک
اور دردناک چیخ سنتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ اس حبشی
واقعی بی۔ ون کی بائیں آنکھ میں خنجر کی نوک گھونپ دی تھی ___
کے بے اختیار اچھلنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں موجود گن
نال دیوار سے ٹکرا گئی۔ اور ہلکا سا چھناکا ہوا۔ لیکن وکٹر نے بجلی
سی تیزی سے گن کی نال روشندان میں رکھی ___ لیکن اس
سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا اس کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا
گن الٹ کر اس کے چہرے سے ٹکرائی اور وہ گن سمیت پیچھے
طرف الٹ گیا ___ ٹریگر دب جانے کی وجہ سے گولیاں چلیں
ضرور۔ لیکن وہ راہداری کی چھت سے ٹکرا کر رہ گئیں۔

نیچے گرتے ہی وکٹر نے اچھل کر سیدھا ہونا چاہا۔ لیکن اُس
لمحے اس راہداری کا فرش یکلخت اس کے جسم کے نیچے سے غا
ہو گیا ___ اور وہ قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے گہرائی میں گرتا چلا گیا
دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکے سے وہ پختہ فرش پر گرا۔ ا
اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر پھیلتی چلی گئی۔ تاریکی کی چادر پھیلنے
قبل آخری احساس اُسے جسم میں دوڑنے والی تکلیف کی شدید تر
لہر کا ہی ہوا تھا۔ شاید پختہ فرش پر بلندی سے گرنے کی وجہ
اس کا جسم ٹوٹ پھوٹ گیا تھا۔

روشندان کی طرف سے لوہے کی دیوار سے ٹکرانے کا
چھناکا سنتے ہی کمرے میں موجود جولیا اور اس کے ساتھیوں کی نظریں
یکلخت اوپر روشندان کی طرف اٹھیں ___ اور پھر چوہان نے
واقعی بے انتہا پھرتی کا مظاہرہ کیا۔ کیونکہ پلک جھپکنے میں اس نے
نہ صرف گولی چلا دی بلکہ اس کی گولی اس طرح نشانے پر لگی کہ روشندان
سے نمودار ہونے والی مشین گن کی نال کے نچلے حصے پر پڑی۔ اور
گن پیچھے کی طرف الٹی ___ اور اس کے ساتھ ہی مشین گن چلنے کی
آواز سنائی دی۔ اُسی لمحے جوزف کا جسم بھی حرکت میں آیا۔ اور اس
نے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ پر موجود بے شمار بٹنوں
میں سے ایک بٹن دبا دیا ___ بٹن دبتے ہی سرر کی تیز آواز سنائی
دی اور پھر کسی کی گہرائی میں ڈوبتی ہوئی چیخ بھی سنائی دی۔

"یہ کون ہو سکتا ہے" ___ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"انہی کا کوئی ساتھی ہو گا" ــــ جوہان نے کہا۔
جب کہ جوزف اور جوانا دونوں اس دوران بھاگتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے تھے۔
"تو تم نے نگرانی کا خیال نہ رکھا تھا۔ اگر تمہارا نشانہ درست نہ پڑتا تو یہ مشین گن ہم سب کو بھون کر رکھ دیتی" ــــ جولیا کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔
"میں کس طرح خیال رکھتا میں تو ان کے ساتھ تھا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو یہ مشکوک ہو جاتے۔ پھر میں میک اپ اتارنے چلا گیا۔ تم جوزف کو کہہ دیتیں" ــــ جوہان نے کہا۔
اُسی لمحے جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے۔ جوانا نے ایک آدمی کو کاندھے پر لادا ہوا تھا۔ وہ آدمی بے ہوش تھا۔ جب کہ جوزف کے ہاتھ میں اس آدمی کی مشین گن تھی۔
"جوانا ــــ تم اسے دوسرے ستون سے باندھ دو" جولیا نے کہا۔
اور جوانا نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نئے آدمی کو ستون کے ساتھ باندھ دیا۔
پہلا آدمی بھی آنکھ میں خنجر گھونپے جانے کے بعد اب تک بے ہوش تھا۔
"اب ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ" ــــ جولیا نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
اور جوزف اور جوانا دونوں نے ان کے چہروں پر تھپڑ مارنے

شروع کر دیئے۔ اور چند لمحوں بعد کراہوں کے ساتھ وہ دونوں ہی ہوش میں آ گئے۔
"یہ ماسک میک اپ میں ہے" ــــ اچانک جوزف نے کہا۔ جو دوسرے آدمی کے چہرے پر تھپڑ مار رہا تھا۔ اور پھر اس نے بڑی پھرتی سے اس کے چہرے اور سر سے باریک ماسک کھینچ کر اتار لیا۔
"ارے ــــ یہ تو وکٹر ہے۔ بہت خوب۔ تو بڑی مچھلی آخر کار قابو آ ہی گئی" ــــ جولیا نے چونک کر پُرمسرت لہجے میں کہا۔
وکٹر نے اب آنکھیں کھول دی تھیں۔ لیکن اس کے حلق سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے خاصا بگڑا ہوا تھا۔
"مسٹر وکٹر ــــ تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنے اڈے میں مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں ورنہ تمہارے یہ ٹارچنگ سیکشن کے افراد خوف ناک بھیڑیئے ہیں۔ انتہائی خوف ناک حد تک سفاک لوگ ہیں ــــ اور اگر میں نے تمہیں کچھ نہ بتایا تو یہ ہڈیوں سے گودا بھی نکال لیں گے۔ تمہارے بھیڑیئے تو واقعی بھیڑیں ثابت ہوئیں جو ایک نہتی اور بندھی ہوئی عورت کے مقابلے میں ڈھیر ہو گئے۔ لیکن میرے یہ ساتھی واقعی ہڈیوں سے گودا نکال لینے کے ماہر ہیں ــــ اس لئے میں بھی تمہیں ہی آفر کرتی ہوں کہ مجھے سب کچھ بتا دو" ــــ جولیا نے فاتحانہ انداز میں کہا۔
"تم کیا پوچھنا چاہتی ہو" ــــ وکٹر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔
"ریڈیا در کی خفیہ لیبارٹری کے متعلق پوری تفصیلات بتاؤ۔ مکمل اور

مفصل رپورٹ چاہیئے مجھے" ـــــ جولیانے جواب دیا۔

"سنو مس جولیا ـــــ اگر تم یقین کر سکو تو یقین کر لو کہ ریڈ پاور کی لیبارٹری کے متعلق ہم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ صرف گرینڈ چیف باس کو اس کا علم ہے۔ اس لیئے ـــــ باس کے علاوہ اور کوئی بھی آدمی تمہیں کوئی تفصیلات نہ بتا سکے گا ـــــ اور جہاں تک اس اڈے کا تعلق ہے جہاں سے تم فرار ہوگئی تھیں تو یہ بھی سن لو کہ اُسے تباہ کر دیا گیا ہے۔ اب تمہیں وہاں کچھ نہیں ملے گا" ـــــ وکٹر نے جواب دیا۔

"تمہارا باس ترمذی کہاں ہے" ـــــ جولیانے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ لیبارٹری میں ہوگا۔ پہلے اس اڈے میں رہتا تھا۔ اس کے ختم ہونے کے بعد وہ لیبارٹری میں چلا گیا ہے اور ہمیں تمہاری گرفتاری کے لیئے شہر بھیج دیا گیا ہے" ـــــ وکٹر نے جواب دیا۔

"سنو وکٹر ـــــ تم اس سے رابطہ قائم کرو گے اور اُسے کسی نہ کسی طرح یہاں بلاؤ گے" ـــــ جولیانے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اب وہ لیبارٹری سے باہر اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک لیبارٹری مکمل نہیں ہو جاتی اور اس دوران اس سے رابطہ قائم ہونے کی کوئی بھی صورت نہیں" ـــــ وکٹر نے جواب دیا۔

"جوانا" ـــــ جولیانے وکٹر کو کوئی جواب دینے کی بجائے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس" ـــــ جوانا نے جواب دیا۔

"مسٹر وکٹر کو بتایا جائے کہ میرے حکم کی تعمیل ضروری ہوتی ہے" جولیانے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"بالکل ہوتی ہے" ـــــ جوانا نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وکٹر کچھ کہتا کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا کا تھپڑ اس قدر بھرپور تھا کہ وکٹر کے منہ سے کئی دانت پھلجھڑی کی طرح نکل کر باہر فرش پر گرے اور وکٹر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا ـــــ جوانا نے اس کے پہلو میں مکہ جما دیا اور وکٹر چیختا ہوا دوبارہ ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔

"تم بے وقوف ہو۔ احمق ہو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سچ کہہ رہا ہوں" وکٹر نے ہوش میں آتے ہی بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

لیکن جوانا نے اس بار اس کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور پھر وکٹر کی آنکھیں جیسے ابل کر باہر نکل آئیں۔ اس کے چہرے کی رنگت تیزی سے سیاہ ہونے لگی ـــــ اور وہ بندھے ہونے کے باوجود بری طرح پھڑکنے لگا جیسے وہ جانکنی کے عالم میں ہو۔

"ب ـــ ب ـــ بتاتا ہوں" ـــــ دوسرے لمحے وکٹر کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر لفظ نکلے اور جوانا نے ہاتھ کھینچ لیا۔

"پانی ـــ پپ ـــ پانی" ـــــ وکٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ ـــ ترمذی کہاں ہے" ـــــ جولیانے سخت لہجے میں کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وکٹر کچھ کہتا وکٹر کا جسم یک لخت بُری طرح تڑپا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں ایسے آگ بھڑک اٹھی جیسے کسی نے اس کے جسم پر پٹرول ڈال کر شعلہ دکھا دیا ہو۔

"فادریز" ــــــ اچانک ساتھ والے ستون سے بندھے ہوئے دوسرے آدمی کی چیخ سنائی دی۔ اور پھر اس کی بھی وہی حالت ہوئی اس کا جسم بھی یک لخت تڑپا اور اس کے بعد یک لخت اس کا جسم سوکھی لکڑی کی طرح دھڑا دھڑ جلنے لگا۔

"یہ کیا ہو گیا ــــــ کیسے ہو گیا" ــــــ جولیا نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اُس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ان دونوں کے جلتے ہوئے جسموں میں سے تیز روشنی کا دھارا سا ایک لمحے کے لئے پھوٹا ــــــ اور پھر تو کمرے میں جیسے چیخوں کا طوفان امڈ آیا۔ جولیا۔ چوہان۔ جوزف اور جوانا چاروں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلیں اور وہ اس طرح فرش پر گر کر تڑپنے لگے جیسے کسی نادیدہ شکنجے نے ان کے جسموں کو جکڑ کر بُری طرح نچوڑا جا رہا ہو ــــــ صرف چند لمحوں تک ان کی یہ حالت ہوئی اس کے بعد ان کے جسم ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ بیہوش ہو چکے تھے۔

اب کمرے میں صرف وکٹر اور اس کے ساتھی کے جسم ــــــ جل جانے کی وجہ سے فرش پر گر کر مسلسل جل رہے تھے۔ اور کمرے میں انسانی گوشت جلنے کی تیز سرانڈ پھیل گئی تھی۔

ترمذی کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں وہ لیبارٹری کے ایک حصے میں بنے ہوئے اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا ہوا تھا ــــــ ابھی چند لمحے پہلے ہنری نے سپیشل کال پر اُسے عمران کے ہاتھوں لیڈی ایشلے کے قتل کی خبر دی تھی۔ اور یہ خبر سنتے ہی ترمذی کے تن بدن میں جیسے انگارے سے بھڑکتے گئے اس کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے اور مٹھیاں بند تھیں۔

"میں اس پورے ملک کو تباہ کر دوں گا۔ جلا کر راکھ کر دوں گا" ترمذی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اور پھر بے اختیار سامنے رکھی ہوئی میز پر زور زور سے مکے برسانے لگا۔ اُس کے دل میں لاوا سا ابل رہا تھا ــــــ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ لیڈی ایشلے کا انتقام لینے میں ایک لمحہ بھی دیر نہ کرے۔ لیکن مجبوری یہ تھی کہ لیبارٹری ابھی مکمل نہ ہوئی تھی۔

اُسی لمحے میز پر رکھے ہوتے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ ترمذی چند لمحے انٹرکام کو اس طرح دیکھتا رہا جیسے گھنٹی کی آواز اس انٹرکام کی بجائے کہیں دور سے آ رہی ہو ــــــ اس کا ذہن واقعی ماؤف ہو چکا تھا گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اور پھر اس کے جسم نے جھٹکا سا کھایا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"زیمودون بول رہا ہوں باس۔ تھرڈی سکس پوائنٹ زیمود کی مشین میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ اُسے ہینڈل غلط کیا گیا تھا" ــــــ دوسری طرف سے ایک سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا بک رہے ہو" ــــــ ترمذی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا کیونکہ یہ مشین پوری لیبارٹری میں سب سے اہم مشین تھی۔

"مشین کے چیکنگ سسٹم میں خرابی ہو گئی ہے باس ــــــ ہمارے پاس اس کی مرمت کا آٹومیٹک یونٹ موجود ہے۔ البتہ وقت ضرور لگ جائے گا لیکن مشین ٹھیک ہو جائے گی" ــــــ زیمودون نے اُسے شاید ٹھنڈا کرنے کی غرض سے فوراً ہی کہا۔

"کس نے ہینڈل کیا تھا اسے" ــــــ ترمذی کا لہجہ پھاڑ کھانے والا تھا۔

"ایون تھرڈی نے باس ــــــ ہک اچانک نکل گیا تھا" زیمودون نے مزید سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں ــــــ مشین کو فوراً مرمت کراؤ۔ اور ایون تھرڈی کو میرے پاس بھیج دو۔ تاکہ میں اسے بتاؤں کہ ہینڈلنگ کیسے کی جاتی ہے فوراً بھیجو" ــــــ ترمذی نے بھنچے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــــ دوسری طرف سے زیمودون نے کہا۔ اور ترمذی نے رسیور پٹخ دیا۔ مشین کے اس طرح خراب ہونے سے اس کا موڈ اور زیادہ بگڑ گیا تھا۔ کیونکہ مشین کی مرمت میں کافی دن لگ جاتے تھے ــــــ اس طرح لیڈی ایشلے کی موت کا انتقام لینے میں مزید وقت آگے بڑھ گیا تھا حالانکہ وہ تو چاہ رہا تھا کہ ایک لمحہ بھی نہ گزرے اور وہ پورے پاکیشیا کو جلا کر راکھ کر دے۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان سہمے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ یہ ایون تھرڈی تھا۔

"یس باس" ــــــ نوجوان نے اندر آ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ترمذی کی سرخ آنکھیں ایون تھرڈی پر جیسے گڑ سی گئیں۔ اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے۔

"تم نے مشین خراب کی ہے ایون تھرڈی" ــــــ ترمذی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ باوجود شدید ترین غصے کے اس کا لہجہ خاصا نرم تھا۔

"بب ــــ بب ــــ باس ــــ ہک اچانک نکل گیا تھا۔ باس میرا قصور نہ تھا" ــــــ ایون تھرڈی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو میرا قصور تھا۔ یہی کہنا چاہتے ہو" ــــــ ترمذی نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بب ــــ بب ــــ باس" ــــــ ایون تھرڈی نے کچھ کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے ترمذی اس پر اس طرح جھپٹا جیسے عقاب چڑیا پر جھپٹتا ہے۔

"میرا قصور تھا۔ تم اُلو کے پٹھے۔ تم نے میری بیوی کا انتقام لیٹ

کرادیا "۔۔۔۔ ترمذی نے اس کی گردن دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اُسے
ایک جھٹکے سے نیچے فرش پر گراتے ہوئے کہا۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ باس۔ رحم کرو۔ معاف کردو" ۔۔۔ ایون تھ
نے بُری طرح پھڑکتے ہوئے کہا۔

"معاف کردوں تم کو ۔۔۔ رحم کروں تم پہ" ۔۔۔ ترمذی نے دانت
پیستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں کو زور
حرکت دی اور ایون تھرڈی کے حلق سے دردناک چیخ نکلی اور وہ بُری طر
پھڑکنے لگا۔

"میں تمہیں کتے کی موت ماردوں گا۔ تم نے میرا انتقام لیٹ کرا
ہے" ۔۔۔ ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہ
اور دوسرے لمحے اس نے ایون تھرڈی کی گردن سے ہاتھ اٹھائے ا
پوری قوت سے اچھل کر وہ دونوں گھٹنے جوڑ کر ایون تھرڈی کے پھڑ
ہوئے جسم پر گرا ۔۔۔ اور ایون تھرڈی اس بُری طرح چیخنے لگا جیسے اس
ہڈیاں توڑی جارہی ہوں۔ ترمذی پر تو واقعی پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا
وہ کسی گیند کی طرح اچھل اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر ایون تھرڈی کے پھڑ
ہوئے جسم پر مسلسل کود رہا تھا ۔۔۔ ایون تھرڈی کی چیخیں مدھم ہوتے
اب بالکل ختم ہو چکی تھیں اور اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ ترمذی کے اس
طرح کودنے کی وجہ سے اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ آنتیں باہر نکل آ
تھیں ۔۔۔ اور ترمذی کے فل بوٹ بھی خون آلود مواد میں لتھڑ
تھے۔ گو ایون تھرڈی ختم ہو چکا تھا لیکن ترمذی اُسی طرح جنون کے
میں ابھی تک اس کے پھٹے ہوئے پیٹ پر مسلسل کودتا چلا جا رہا تھا

اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ بال بکھر گئے تھے اور چہرے کے عضلات
پتھر کی طرح سخت ہو چکے تھے۔

پھر ٹیلی فون کی گھنٹی یک لخت بج اٹھی اور گھنٹی کی اس آواز نے ترمذی
کے اعصاب کو جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس نے ایک جھرجھری لی۔ اور
پھر وہ رک کر حیرت بھرے انداز میں فرش پر پڑی ہوئی ایون تھرڈی کی
لاش کو دیکھنے لگا ۔۔۔ وہ کبھی اپنے پیروں کو دیکھتا اور کبھی ایون تھرڈی
کے پھٹے ہوئے پیٹ کو۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسے تھا جیسے یہ سب
کچھ اس نے نہ کیا ہو۔ اور وہ پہلی بار ہوش میں آیا ہو۔

"اوہ ۔۔۔ واقعی میں پاگل ہو گیا تھا" ۔۔۔ ترمذی نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اب نارمل ہو چکا تھا۔ اور سب سے بڑی
بات یہ تھی کہ اس کے دل میں پیدا ہونے والا کھولاؤ اب واقعی ختم ہو
چکا تھا ۔۔۔ وہ اب اپنے آپ کو قطعی نارمل محسوس کر رہا تھا۔ شاید اس
جنون اور ایون تھرڈی کے اس طرح کی موت نے اس کے انتقام کی
حس کو تسکین دے دی تھی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ ترمذی
آگے بڑھا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ ترمذی کا لہجہ نارمل تھا۔

"ہیڈ کوارٹر سے باس ہنری کی کال ہے۔ اسٹنڈ کریں" ۔۔۔ دوسری
طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

اور پھر ہنری نے اُسے بتایا کہ ساجان سنٹر اور اسلحہ فیکٹری تو تباہ
ہو چکی ہے۔ لیکن اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہیلی کاپٹر
کو فضا میں میزائل سے تباہ کر کے ان کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ اور

لیڈی ایشلے کا انتقام لے لیا ہے۔ اس کے بعد ہنری نے اُسے سمجھ
کہ وہ اپنے انتقام کو صرف پاکیشیا کے دارالحکومت تک ہی محدو
رکھے ——— اس کا دائرہ کار سارے پاکیشیا تک نہ پھیلائے ہنر
کی زبان سے لیڈی ایشلے کی موت کا سن کر ترمذی کے دل میں ایک با
پھر کھولاؤ کی لہر سی اٹھنے لگی۔ اور اس نے ضد کی کہ وہ پورے پاکیش
کو راکھ کا ڈھیر بنا دے گا ——— لیکن بہرحال اس کھولاؤ میں وہ پہلے
جیسی شدت نہ تھی۔ اور پھر جب ہنری نے اُسے سمجھایا کہ اس طرح
ترمذی کو یہاں بہت سا وقت لگ جائے گا۔ اور یا ورلینڈ کے اہم
ترین منصوبے نامکمل رہ جائیں گے تو ترمذی مان گیا کہ وہ صرف
ریڈیا رکو پاکیشیا کے دارالحکومت تک ہی محدود رکھے گا۔ اس کے
بعد واپس آجائے گا ——— اس کے ساتھ ہی اُس نے اُسے بتایا کہ
مشین کی خرابی کی وجہ سے اب اُسے کچھ دن مزید لگ جائیں گے۔
ہنری نے اُسے جلد از جلد واپس آنے کا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو ترمذ
بھی سر ہلاتا ہوا رسیور رکھ کر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھا ——— کیونکہ
اب اُسے اپنے خون آلود مواد سے لتھڑے ہوئے پیروں سے گھن
سی آنے لگی تھی۔ باتھ روم میں جا کر اس نے غسل کیا اور لباس تبدیل
کر کے باہر آیا ——— غسل کرنے سے پہلے چونکہ اس نے باتھ روم کے
ایمرجنسی فون سے ہی اپنے کمرے میں موجود الیون تھرٹی کی لاش ہٹا
اور کمرے کی صفائی کا حکم دے دیا تھا۔ اس لئے جب وہ باتھ روم
سے باہر نکلا تو کمرہ صاف ہو چکا تھا۔
"وکٹر آخر کیا کر رہا ہے۔ ابھی تک اس نے اس سیکرٹ سروس کے

بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی" ——— باتھ روم سے نکلتے ہوئے
اچانک ترمذی کے ذہن میں وکٹر کا خیال آگیا۔ کیونکہ ہنری نے
اُسے جلد از جلد واپس آنے کے لئے کہا تھا۔ اس لئے اُسے
خیال آیا کہ اس سیکرٹ سروس کے بچے کھچے گروپ کا بھی خاتمہ ہو
جانا چاہیے۔

وہ تیزی سے آگے بڑھتا ہوا میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھا اور اس
نے میز کی دراز کھول کر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ اور اس کے کئی
بٹن دبا دیئے۔

"ہیلو ہیلو ——— گرینڈ باس کالنگ وی۔ ون اوور" ——— ترمذی نے
سخت لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس باس ——— بی الیون اٹنڈنگ یور کال اوور" ——— چند لمحوں بعد
ایک سہمی ہوئی مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔ کیونکہ بی۔ الیون کا درجہ بہت کم تھا
اور اس کو شاید زندگی میں کبھی بھی گرینڈ چیف سے بات کرنے کا موقعہ ہی میسر
نہ آیا تھا۔

"بی۔ ون اور وی۔ ون کہاں ہیں۔ انہوں نے میری کال کیوں اٹنڈ نہیں
کی اوور" ——— ترمذی کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی سختی
تھی۔

"ب ——— باس۔ وی۔ ون نے باس بی۔ ون کو حکم دیا کہ ساتھیوں
کے ساتھ وہ کسی قلعہ نما عمارت پر چھاپہ ماریں۔ اور وہاں موجود ایک غیر ملکی
لڑکی اور اس کے ساتھی کو اغوا کر کے لے آئیں۔ اور بعد وہ خود بھی ایک
مخصوص کار میں باہر چلے گئے ہیں ——— اور باس بہت دیر ہو چکی ہے۔ ابھی

تک وہ واپس نہیں آئے۔ میں نے زیرو تھری پر بی۔ ون باس کو کال کرنے کی کوشش کی۔ لیکن زیرو تھری خاموش ہے اوور"۔۔۔۔ بی۔ الیون نے پہلے اٹک اٹک کر اور پھر روانی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیرو تھری پر جواب نہیں ملا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے اوور"۔۔۔۔ ترمذی نے چونکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ زیرو تھری ایسا ٹرانسمیٹر تھا جو بی۔ ون اور دی۔ ون کے کانوں کے اور جسم میں نصب تھا۔ یہ انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر تھا جس کا رابطہ براہِ راست ذہن سے تھا۔ اس ٹرانسمیٹر پر جواب دینے کے لئے بولنے کی ضرورت نہ تھی۔ صرف سوچنے سے جواب مل جاتا تھا لیکن اس پر جواب نہ آنے کے تو دو مطلب ہو سکتے تھے کہ یا تو وہ بیہوش ہو چکے تھے یا مر چکے تھے۔ تیسری تو کوئی صورت نہ تھی۔

"مم۔۔۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں باس اوور"۔۔۔۔ بی۔ الیون نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔۔۔ میں خود چیک کرتا ہوں اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے واپس دراز میں رکھا اور خود اٹھ کر تیزی سے شمالی دیوار میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ دروازے کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن کو دباتے ہی دروازہ کسی شیٹ کی طرح کھسک کر ایک سائیڈ میں غائب ہو گیا اور ترمذی اس خلا میں سے دوسری طرف پہنچ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ بہت بڑی مشین نصب تھی۔ ترمذی تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا۔۔۔ اس نے اس کے سامنے رکھا ہوا سٹول کھینچ کر آگے کیا اور اس پر بیٹھ کر مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

مشین میں زندگی سی جاگ اٹھی۔ اور پھر مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین کے نصف حصے میں پاکیشیا کے دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ سا ابھر آیا۔۔۔ ترمذی نے ایک بٹن دبایا تو نقشہ پر پھیلی ہوئی گنجان اور باریک لکیروں میں ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اس نقطے کے جلنے کا مطلب تھا کہ بی۔ ون اس جگہ موجود ہے۔ اس مشین کے ذریعے اس جدید زیرو تھری ٹرانسمیٹر سے رابطہ قائم کیا جا سکتا تھا۔۔۔ چاہے جس جسم میں وہ زیرو تھری ٹرانسمیٹر موجود ہو وہ مردہ ہی کیوں نہ ہو چکا ہو۔ اور مشین نے اس جگہ کی نشاندہی کر دی تھی۔ جہاں زیرو تھری ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

ترمذی نے اس نقطے کے نمودار ہوتے ہی تیزی سے مختلف نابیں گھمانی شروع کر دیں۔ سکرین پر تیزی سے مختلف سڑکوں اور عمارتوں کے منظر تبدیل ہوتے گئے۔۔۔ نقطہ مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ ترمذی نابیں گھماتا رہا۔ اور پھر جیسے ہی سکرین پر ایک عمارت کا منظر ابھرا۔ نقطہ مسلسل جلنے لگا۔ ترمذی نے ہاتھ روک لیا۔ سکرین پر کوئی بڑی سی عمارت کا لان نظر آ رہا تھا جو خالی تھا ترمذی نے جلدی سے مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک ناب کو آہستہ سے گھمانے لگا۔ سکرین پر اس لان کا پہلے کلوز اپ آیا۔۔۔ اس کے بعد جیسے کیمرہ حرکت کرتا ہے اس طرح منظر اندرونی برآمدے اور پھر راہداری کا ابھرا اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ ایک کمرے کا منظر ابھرا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔۔۔ اور ترمذی نے چونک کر ہاتھ ہٹا لیا۔ کمرے کا منظر دیکھتے ہی اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا۔ وہ ناقابل یقین انداز میں سکرین کو گھور رہا تھا۔ کمرے میں ستونوں کے ساتھ

بی۔ دن اور وکٹر رسیوں سے بندھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ جب کہ ادھر بی۔ دن کے گروپ کے چھ افراد کی ٹیڑھے میڑھے انداز میں لاشیں پڑی ہوئی تھیں ـــــ اور کمرے میں وہ غیر ملکی لڑکی جس نے اپنا نام جو بتایا تھا۔ ایک نوجوان اور دو قوی ہیکل حبشیوں کے ساتھ کھڑی ہوئی بی۔ دن کی ایک آنکھ میں خوف ناک سا گڑھا نظر آرہا تھا۔ اور اس کا چہرہ خون آلود تھا۔ یہی حالت وکٹر کی تھی ـــــ ایک قوی ہیکل حبشی نے اس کے دیکھتے ہی دیکھتے آگے بڑھ کر وکٹر کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارا۔ اور اس کے منہ سے دانت پھلجھڑی کی طرح باہر جا گرے۔ اور وکٹر کی گردن ڈھلک گئی ـــــ ترمذی یک لخت جیسے سکتے کے عالم میں سے باہر آگیا ہو اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ میں لگے ہوئے دو بٹن دبائے مشین میں سے یک لخت کمرے کی آوازیں بھی نکلنے لگیں۔ یہ سب کچھ اسی زیرو تھری ٹرانسمیٹر کی وجہ سے ممکن ہو رہا تھا جو بی۔ دن اور وکٹر دونوں کے کانوں میں موجود تھا ـــــ پہلے اس مشین کا رابطہ وکٹر کے ٹرانسمیٹر سے تھا۔ کیونکہ وہ زیادہ طاقتور تھی۔ اس لئے جلد پہنچ گیا تھا۔ لیکن اس کمرے کے سکرین پر نمودار ہوتے ہی دونوں سے رابطہ ہو گیا تھا ـــــ اسی لمحے اس حبشی نے وکٹر کے پہلو میں زوردار مکہ جمایا اور وکٹر ایک بار پھر ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ بُری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ وہ یقیناً زبردست تکلیف میں مبتلا تھا۔

" تم بے وقوف ہو۔ احمق ہو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سچ کہہ رہا ہوں " ـــــ وکٹر نے ہوش میں آتے ہی چیخ کر کہا۔

اُسی لمحے اس حبشی نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھا اور پھر وکٹر کی آنکھیں باہر کو ابل آئیں۔ اس کا چہرہ سیاہ پڑنے لگا۔ اور جسم بُری طرح پھڑکنے لگا۔

" ب ـــــ ب ـــــ بتاتا ہوں " ـــــ وکٹر نے پھڑپھڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

اور ترمذی سوچنے لگا کہ آخر یہ لوگ وکٹر سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ حبشی نے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔

" پانی ـــــ پ ـــــ پانی " ـــــ وکٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بتاؤ ترمذی کہاں ہے " ـــــ اس غیر ملکی لڑکی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اپنا نام سن کر جیسے ترمذی کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بے اختیار مشین کے نیچے لگے ہوئے ایک ہینڈل پر پڑا اور اس نے ہینڈل کو نیچے کھینچ دیا ـــــ ہینڈل کے نیچے ہوتے ہی مشین میں گونج سی پیدا ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر نظر آنے والے وکٹر کا جسم یک لخت بُری طرح تڑپا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی۔

" تم بتا رہے تھے۔ اس لئے اب موت تمہارا مقدر ہے "

ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" فادرینہ " ـــــ اچانک بی۔ دن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کی بات سنتے ہی ترمذی نے پہلے جیسی پھرتی کے ساتھ پہلے ہینڈل کے ساتھ ہی دوسرے کو بھی کھینچ کر نیچے کر دیا۔ اور وکٹر جیسا حشر بی۔ دن

کا بھی ہوا۔ اس کے جسم میں بھی آگ بھڑک اٹھی۔

"تم نے سیکرٹ بتا دیا۔ تم دونوں کمزور ہو"—— ترمذی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر موجود بڑے بڑے دو بٹن دبائے اور پھر تیزی سے ان کے ساتھ لگے ہوئے ایک ہینڈل کو جھٹکے سے کھینچ کر دائرے کی صورت میں گھما دیا—— دوسرے لمحے وکٹر اور بی۔ ون کے دھڑا دھڑ جلتے ہوئے جسموں میں سے تیز روشنی کا جھماکا سا نکلا اور اس کے ساتھ ہی مشین میں سے چیخیں سنائی دینے لگیں اور کمرے میں موجود حبشی غیر ملکی لڑکی اور اس کا ساتھی چاروں بُری طرح چیختے ہوئے فرش پر گر کر تڑپتے ہوئے دکھائی دینے لگے

"تم—— تم نے پاور لینڈ کو کیا سمجھ لیا تھا۔ احمقو"—— ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ غیر ملکی لڑکی اور اس کے ساتھیوں کے جسم اب ڈھیلے پڑ چکے تھے اور وہ بے ہوش تھے۔

"کاش اس مشین کے ذریعے میں تمہیں تڑپا تڑپا کر مار سکتا" ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے مشین کے مختلف بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ مشین آف کر کے وہ اٹھا اور واپس اپنے خاص کمرے میں آ گیا—— اس نے دوبارہ میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا کر کال کرنا شروع کر دیا۔

"ہیلو ہیلو—— گرینڈ چیف باس کالنگ اوور"—— ترمذی نے کہا۔

"یس باس—— بی۔ ایون کال اٹنڈ کر رہا ہوں اوور"—— چند

لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے بی سکس کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بی۔ ایون—— ہیڈ کوارٹر میں اس وقت کتنے افراد موجود ہیں۔ اوور"—— ترمذی نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"باس—— مجھ سمیت آٹھ افراد موجود ہیں"—— بی۔ ایون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں—— تمہارا اصل نام کیا ہے۔ اور تمہارا تعلق بی گروپ میں آنے سے پہلے کس تنظیم سے تھا اوور"—— ترمذی نے پوچھا کیونکہ وہ صرف بی۔ ون سے واقف تھا۔ باقی گروپ کی تفصیلات کا اسے علم نہ تھا۔

"میرا نام کولن ہے۔ اور جناب بی گروپ میں آنے سے پہلے میں ریڈ سٹار تنظیم کا سیکنڈ چیف تھا۔ ریڈ سٹار تنظیم ایک بڑے مشن میں ختم ہو گئی—— صرف میں ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اس کے بعد میں نے بی گروپ جوائن کر لیا اوور"—— بی۔ ایون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس بار اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔ شاید وہ گرینڈ چیف باس کے ان تمام سوالات کا مقصد نہ سمجھ سکا تھا۔

"او۔ کے—— تو کولن اب میری بات غور سے سن لو۔ بی۔ ون اور ڈی۔ ون دونوں نے تنظیم سے غداری کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے سزا کے طور پر میں نے ان دونوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے—— اور بی۔ ون انتظامی طور پر انتہائی نااہل ثابت ہوا تھا۔ وہ دشمنوں کی چال میں آ گیا۔ اور اپنے باقی ساتھیوں کو بھی ان کے ہاتھوں مروا بیٹھا۔ چنانچہ اب

ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کے علاوہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب تم سینیئر ہو گئے ہو۔ اور سنو۔ بی۔ ون کے خاتمے کے ساتھ ہی بی گروپ ختم کر دیا گیا ہے ـــــ اب اس کا نام تمہاری سابقہ تنظیم کے نام پر ریڈ سٹار رکھ دیا گیا ہے۔ اور تم ریڈ سٹار کے چیف ہو گے اور تمہارا نمبر ریڈ سٹار ون ہو گا جب کہ تمہارے باقی ساتھی اب ریڈ نمبر نہ اختیار کریں گے اور تمہارے بعد ترتیب سے نمبر چلیں گے۔ سمجھ گئے" اوور" ـــــ ترمذی نے کہا۔

اور دوسری طرف پہلے تو چند لمحوں تک خاموشی رہی پھر کولن کی مسرت سے کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا باس ـــــ آپ کو ریڈ سٹار سے کبھی بھی شکایت نہ ہو گی اوور" ـــــ ریڈ سٹار کا لہجہ واقعی مسرت کی زیادتی سے کپکپا رہا تھا۔

"سنو ـــــ ہمارے دشمنوں کا تعلق یہاں کی سیکرٹ سروس سے ہے۔ یہ لوگ انتہائی عیار۔ خطرناک اور ذہین ہیں اس لئے ان کے مقابلے میں تمہیں اپنی تمام صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہو گا اوور" ترمذی نے کہا۔

"یس ـــــ باس ـــــ ایسا ہی ہو گا۔ میں نے بھی کاسٹرین ملٹری انٹیلیجنس میں کچھ عرصہ کام کیا ہے۔ پھر ایک تنظیمی غلطی کی وجہ سے مجھے وہاں سے نکال دیا گیا تھا۔ میں آپ کی توقعات پر پورا اتروں گا باس اوور" کولن عرف ریڈ سٹار نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ ـــــ اگر تم نے میری توقعات کے مطابق کام کیا تو تمہارا

درجہ اور بھی بلند ہو سکتا ہے۔ اب میری ہدایات غور سے سن لو۔ شہر کے نقشے میں زیڈ بلاک کی مین روڈ پر ایک بڑی عمارت ہے جس کے گیٹ کے اوپر بڑے بڑے سیاہ رنگ کے لیمپ نصب ہیں۔ اس عمارت کے اندر وی۔ ون اور بی۔ ون کی جلی ہوئی لاشوں کے ساتھ بی ٹو سے بی سکس کی لاشیں بھی پڑی ہوئی ہیں ـــــ ان کے علاوہ وہاں ایک غیر ملکی لڑکی ایک مقامی آدمی اور دو قوی ہیکل حبشی بیہوش پڑے ہوں گے۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں جاؤ۔ ہر طرف سے محتاط ہو کر تم اندر جاؤ گے ـــــ ایک بڑی ویگن ساتھ لے جانا اور ان بے ہوش افراد کو اس پر لاد کر آرگن پہاڑی کے قریب موجود کیمیکل لیبارٹری کے گیٹ پر ریڈ سٹار کا نام لو گے تو یہ بے ہوش افراد وہاں تم سے وصول کر لئے جائیں گے ـــــ اور تم ویگن لے کر واپس ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ گے۔ اس کے بعد تم نے اس عمارت کی انتہائی محتاط انداز سے نگرانی کرنی ہے۔ اگر کوئی اور آدمی اس عمارت میں داخل ہو۔ تو تم نے اسے بھی اغوا کر کے اسی طرح کیمیکل فیکٹری پہنچا دینا ہے ـــــ مزید ہدایات اور احکامات تمہیں مجھ سے ملتے رہیں گے۔ اگر تم مجھ سے ایمرجنسی میں رابطہ قائم کرنا چاہو تو ہیڈ کوارٹر کے مین ٹرانسمیٹر پر الیون زیرو الیون تھری الیون فریکونسی پر بات کر سکتے ہو۔ لیکن انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں اوور" ـــــ ترمذی نے اُسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ـــــ احکامات کی تعمیل ہو گی اوور" ـــــ ریڈ سٹار نے جواب دیا۔

" اوور اینڈ آل "ــــــ ترمذی نے کہا - اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم کر دیا - اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات موجو
تھے - کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ساجان سنٹر میں منز
نے کر دیا ہے تو یہاں کی لیڈر اور اس کے ساتھی کو ناک ڈاؤن
دیا ہے ــــــ اس نے اس غیر ملکی لڑکی جولیا اور اس کے ساتھی کو ی
اس لئے یہاں منگوایا تھا کہ جولیا اُسے پسند آگئی تھی - اور اب جب
لیڈی ایشلے مر چکی تھی - اُسے اس کی طرف سے بھی چیکنگ کا کوئی خطر
تھا ــــــ کیونکہ لیڈی ایشلے اس معاملے میں بے حد حساس واقع ہو
تھی - گو ترمذی اپنی بدمعاشی سے باز نہ آتا تھا - لیکن پھر بھی اُسے لیڈ
ایشلے کی طرف سے خطرہ بہرحال باقی رہتا تھا - اور اب تو یہ خطرہ قطع
دور ہو چکا تھا ــــــ اس لئے اس نے یہی سوچا تھا کہ اس غیر ملکی لڑکی
جولیا کو یہاں اپنے ساتھ رکھے گا - جب کہ اس کے ساتھی کو دردناک
موت کا عذاب دے کر اپنے انتقام کو بھی تسکین دے گا - اور ساتھ
ہی اس سے سیکرٹ سروس کے بچے کھچے ممبرز کا پتہ چلا کر ان کا خا
بھی کر دے گا ــــــ اور اگر جولیا اُسے زیادہ پسند آگئی تو وہ اُسے
اپنے ساتھ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر لے جائے گا - جہاں اس کا
ذہن بدل کر اُسے ہمیشہ کے لئے اپنی کنیز بنا لے گا - بہرحال اب ا
سیکرٹ سروس سے کوئی فوری خطرہ نہ رہا تھا ــــــ اس لئے وہ
مطمئن تھا - پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر دبا کر اس نے
کیمیکل فیکٹری میں وکٹر کے نمبر ٹو مارٹی سے بات چیت شروع کر د
اس نے اُسے بتایا کہ وکٹر ایک مشن کے دوران ہلاک ہو چکا ہے -

س لئے اب مارٹی ہی کیمیکل فیکٹری کا نمبر ون ہو گا - اور اس کا کوڈ نام
ب ایم - ون ہو گا - اس کے ساتھ ہی اس نے اُسے ریڈ سٹار کی طرف
سے بے ہوش افراد کی آمد کی اطلاع دیتے ہوئے اُسے ہدایت کی
کہ جیسے یہ لوگ پہنچیں انہیں انتہائی نگرانی میں رکھا جائے ــــــ اور
اُسے فوراً اطلاع دی جائے - یہ ہدایات دینے کے بعد اس نے
نٹرکام کا رسیور رکھا اور لیبارٹری کے کام کی چیکنگ کے لئے
س کا راؤنڈ لگانے کے لئے اس کے مخصوص دروازے کی طرف بڑھ
گیا -

فریڈی کے منہ میں رومال دیا ہوا تھا - اس لئے وہ بول نہ
تھا لیکن وہ تھا ہوش میں - البتہ ہومز فرش پر عریاں حالت میں
پڑا ہوا تھا ___ اس کے جسم پر صرف ایک زیر جامہ تھا - فریڈی کی
بار بار ہومز کی طرف مڑ جاتیں - کیونکہ اگر ہومز کسی طرح ہوش میں
جاتا تو پھر ان دونوں کا آزاد ہو جانا ناممکن نہ تھا - لیکن ہومز لمبی
میں تھا ___ ٹھنڈے فرش پر عریاں حالت میں پڑے ہوئے
باوجود وہ ہوش میں نہ آ رہا تھا - فریڈی کے کان بیرونی آواز
لگے ہوئے تھے - پھر اسے کافی آدمیوں کے چلنے اور اس کے بعد
فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں ___ اور فریڈی سمجھ گیا
جولیا کی سکیم کامیاب رہی ہے - اس کے ساتھی نے ہومز
میک اپ میں باس بی - ون اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف
لیا ہے بلکہ یقیناً بی - ون کے علاوہ باقی ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا

ہے - اور پھر کچھ دیر بعد اسے دور سے باس بی - ون کی چیخوں کی آوازیں سنائی
دیں تو اس کا رواں رواں کانپ اٹھا - باس - بی - ون کی چیخیں بتا رہی تھیں -
کہ اس پر بے پناہ تشدد کیا جا رہا ہے ___ اس کے بعد پھر خاموشی سی چھا گئی -
اور کافی دیر بعد اسے ایک بار پھر دور سے چیخوں کا طوفان سا امڈتا ہوا سنائی دیا -
لیکن اس بار چیخنے والوں کی آوازیں پہلے سے مختلف تھیں اور اس کے ساتھ ہی
مکمل خاموشی طاری ہو گئی ___ فریڈی سوچنے لگا کہ آخر کیا ہوا ہے - یہ کیسی
چیخیں تھیں - کیا جولیا اور اس کے ساتھی بھی کسی طرح ہلاک ہو چکے ہیں - لیکن انہیں
کس نے ہلاک کیا ہے - کیا باس بی - ون نے - لیکن اس کی بھی بعد میں کوئی
آواز سنائی نہ دی تھی - اب عمارت پر مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی -

اسی لمحے فریڈی کو ہومز کی کراہ سنائی دی - اور اس نے چونک کر ہومز
کی طرف دیکھا جس کا جسم اب حرکت کر رہا تھا - فریڈی کے منہ میں چونکہ
رومال دبا ہوا تھا ___ اس لئے وہ بولنے سے مجبور تھا - ہومز چند لمحے کراہتا
رہا - پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا - اور اس نے ادھر ادھر دیکھا - اس کا چہرہ
خون آلود تھا - اور آنکھوں میں دہشت سی تھی - لیکن اس کے ساتھ ساتھ شعور
کی چمک بھی تھی ___ اور شعور کی اس چمک کو دیکھ کر فریڈی مطمئن ہو گیا - کہ
ہومز پوری طرح ہوش میں آ چکا ہے - ہومز کی نظریں جیسے ہی فریڈی پر پڑیں -
وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا - اور پھر شاید اسے پہلی بار اپنے عریاں ہونے کا احساس
ہوا تو ایک لمحے کے لئے وہ سمٹ سا گیا -

" فریڈی ___ یہ کیا ہوا - میرا لباس اور یہ لوگ کہاں گئے " ___ ہومز
نے فریڈی سے مخاطب ہو کر کہا -

" ارے ___ تمہارے منہ میں تو رومال دبا ہوا ہے " ___ ہومز نے

فریڈی کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور
تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فریڈی کے منہ سے رومال کھینچ لیا اور فریڈی
کے حلق سے طویل سانس نکل گیا۔

"ہومز — جلدی کرو مجھے کھولو۔ جلدی کرو" —— فریڈی نے تیز لہجے
میں کہا۔

اور ہومز نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے سٹریپ کھولنے شروع
کر دیئے۔

"یہ میرا لباس کہاں گیا۔ اور یہ لوگ ہمیں چھوڑ کر کہاں گئے ہیں"
ہومز نے سٹریپ کھولتے ہوئے پوچھا۔

اور فریڈی نے اُسے مختصر لفظوں میں اس کے بے ہوش ہونے سے
لے کر اب تک کی ساری کہانی سنا دی۔ اور پھر سٹریپ کھلتے ہی فریڈی
کرسی سے نیچے اترا —— اور اس نے جلدی جلدی ہاتھ پیر چلانے شروع کر
دیئے۔ کیونکہ مسلسل بنچ پر لیٹے لیٹے اس کا جسم تقریباً بے حس ہو چکا تھا۔
جب کہ ہومز تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن دروازہ باہر سے بند
تھا —— فریڈی نے بھی کچھ دیر ہاتھ پیر چلائے۔ اور پھر جب اس کا جسم کچھ
گرم ہو گیا تو وہ بھی دروازے کی طرف بڑھا۔

"کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں"
ہومز نے سرگوشیانہ انداز میں قریب آتے ہوئے فریڈی سے مخاطب
ہو کر کہا۔ اور فریڈی نے بھی سر ہلا دیا۔ آوازیں اس نے بھی سن لی تھیں

"اب یہ معلوم نہیں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کیا ہمارے ساتھی ہیں یا جولیا کے
ساتھی ہیں" —— فریڈی نے کہا۔

"کیا خیال ہے۔ دروازہ کھٹکھٹایا جائے" —— ہومز نے کہا۔

"کیوں موت خریدنے پر تلے ہوئے ہو۔ ہمارے پاس اسلحہ نام کی کوئی
چیز نہیں ہے۔ اور ہمیں آزاد دیکھ کر وہ لوگ گولیوں سے بھون ڈالیں گے"
فریڈی نے کہا۔ اور پھر گردن گھما کر غور سے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ لیکن
کمرے کی دیواریں ٹھوس تھیں —— ان میں کہیں بھی نہ ہی کوئی کھڑکی تھی اور
نہ کوئی روشندان۔ صرف یہی اکلوتا دروازہ تھا جو باہر سے بند تھا۔

"لیکن اصل صورت حال کا آخر ہمیں علم کیسے ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہمارے
ساتھی ہوں۔ وہ چلے جائیں اور ہم یہاں بھوکے پیاسے قید رہ جائیں"
ہومز نے کہا۔

"اور کیے —— میرے خیال میں اب اس کے سوا اور کوئی صورت بھی
نہیں" —— فریڈی نے بھی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ اور ہومز نے ہاتھ
اٹھا کر تیزی سے لوہے کے دروازے پر زور زور سے مکے برسانے شروع
کر دیئے۔

اور چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں تیزی سے اس طرف آتی سنائی دیں۔
اور وہ دونوں ہٹ کر دیواروں سے جا لگے۔ قدموں کی آوازیں دروازے
کے قریب آ کر رک گئیں۔

"کون ہے اندر" —— دوسرے لمحے باہر سے ایک چیختی ہوئی تحکمانہ
آواز سنائی دی۔

"ارے —— یہ تو کولن کی آواز ہے۔ بی ایون کی" —— فریڈی نے
یک لخت مسرت بھرے انداز میں اچھلتے ہوئے کہا۔ اور ہومز کے چہرے
پر بھی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کولن کی غیر متوقع آواز سنتے ہی اُسے ایسا محسوس

ہوا جیسے وہ کسی خوف ناک دلدل سے صحیح سلامت باہر آگیا ہو۔

"کولن دروازہ کھولو۔ میں بی۔سکس ہوں۔ میرے ساتھ بی۔تھری۔ فریڈی نے چیختے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے دروازے کی چٹخنی کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر آگیا۔ کولن تھا بی۔ایون ——— اس کے پیچھے دو اور افراد تھے جو اس کے گروہ کے ہی آدمی تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"بی۔ایون ——— تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ وہ غیر ملکی لڑکی اور اس حبشی ساتھی وہ کہاں ہیں" ——— فریڈی نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو۔ کہ اب میں بی۔ایون نہیں ہوں بلکہ اب ریڈ سٹار ون ہوں۔ اور یہ ریڈ سٹار تھری اور فائیو ہیں۔ بی۔ون اور ون۔ دونوں کو گرینڈ چیف باس نے غداری کے الزام میں جلا کر راکھ کر دیا ہے ——— اور بی۔ون کے چھ ساتھیوں کو یہاں کے لوگوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اس لئے گرینڈ چیف باس نے بی۔گروپ ختم کر دیا ہے۔ اور گروپ ریڈ سٹار قائم کیا ہے۔ جس کا میں چیف ہوں۔ اور باقی ساتھی ریڈ سٹار گروپ کے ممبر بن چکے ہیں ——— تمہارے متعلق چونکہ کوئی علم نہ تھا کہ تم کہاں ہو۔ اس لئے اب تمہارے نمبر آخری ہوں گے" کولن نے بڑے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ میں بی۔تھری اور یہ بی۔سکس موجود ہیں۔ ہماری موجودگی میں بی۔ایون کیسے گروپ لیڈر بن سکتا ہے۔ ٹھیک ہے ہم گرینڈ چیف باس سے بات کریں گے" ——— ہومز نے ناخوشگوار لہجے

میں کہا۔

"اوہ ——— میں تمہیں بات کرنے کے قابل ہی نہیں چھوڑوں گا" کولن نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فریڈی اور ہومز کچھ سمجھتے کولن نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اور کمرہ مشین گن کی فائرنگ اور ہومز کی چیخ سے گونج اٹھا ——— گولیوں کی بوچھاڑ نے ہومز بے چارے کا عریاں جسم چھلنی کر کے رکھ دیا تھا۔

"مم ——— مم ——— میں سرنڈر کرتا ہوں۔ تمہیں اپنا لیڈر مانتا ہوں" فریڈی نے یک لخت اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"سوچ لو ——— اگر تم نے کسی بھی لمحے غداری کرنے کی کوشش کی تو تمہارا حشر اس سے بھی بُرا ہو سکتا ہے" ——— کولن نے اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— میں وعدہ کرتا ہوں کبھی غداری نہیں کروں گا" فریڈی نے فوراً ہی کہا۔

"او۔کے ——— میں تمہیں ایک موقعہ دے رہا ہوں۔ ایک بار تم نے بی۔ون کی ناراضگی سے مجھے جھوٹ بول کر بچا لیا تھا۔ اس احسان کے بدلے میں تمہیں یہ موقع دیا جا رہا ہے۔ ورنہ میں یہ رسک ہرگز نہ لیتا" کولن نے مشین گن نیچے کرتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی" فریڈی نے فوراً ہی خوشامدانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"تو سن لو ——— تمہارا نمبر اب ریڈ سٹار نائن ہو گا۔ آؤ" ——— کولن

نے کہا۔ اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

فریڈی نے باہر آکر دیکھا کہ بڑے سے لان نما صحن میں ہیڈ کوارٹر کی ایک بڑی ویگن کھڑی تھی۔ اور گروپ کے افراد ایک حبشی کو مل کر اٹھائے ہوئے اس ویگن میں رکھ رہے تھے ۔۔۔ حبشی بے ہوش تھا

"کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔ کولن نے ویگن کے قریب پہنچتے ہی پوچھا

"باس ۔۔۔ چاروں بے ہوش ساتھی ویگن میں پہنچ چکے ہیں"

ایک نے مؤدبانہ آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔ اب چار ممبرز یہاں رہ کر عمارت کی نگرانی کریں گے لیکن یہ نگرانی باہر سے ہوگی۔ باقی چار افراد واپس ہیڈ کوارٹر چلے جائیں گے۔ میں ان بے ہوش افراد کو گرینڈ چیف باس کے پاس پہنچا کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا ۔۔۔ نگرانی انتہائی احتیاط سے کی جائے اور اگر کوئی آدمی اس عمارت میں داخل ہو تو اسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے" ۔۔۔ کولن نے بڑے تحکمانہ انداز میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دو افراد نے کہا۔

"ریڈ سٹار تھری سے ریڈ سٹار سکس نگرانی کریں گے۔ ریڈ سٹار سیون سے نائن سمیت واپس ہیڈ کوارٹر جائیں گے" ۔۔۔ کولن نے باقاعدہ ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا۔ اور خود وہ ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

دوسرے لمحے ویگن کا انجن سٹارٹ ہوا۔ اور ویگن تیزی سے عمارت کے کھلے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی۔ فریڈی باقی ساتھیوں کے ساتھ خاموشی سے پیدل پھاٹک کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔ اس کے ذہن

میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ اس نے صرف جان بچانے کے لئے کولن کو اپنا باس مان لیا تھا۔ لیکن اس کا ذہن کسی صورت بھی اسے لیڈر ماننے کے لئے تیار نہ تھا ۔۔۔ کیونکہ کولن بہرحال اس سے بے حد جونیئر تھا۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ اسے موقعے کی تلاش میں رہنا چاہیئے۔ اس لئے وہ فی الحال خاموشی سے بلکہ مؤدبانہ انداز میں باقی ساتھیوں کے پیچھے چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

ترمذی کے لیبارٹری کا راؤنڈ لگا کر جیسے ہی واپس اپنے کمر
میں پہنچا تو میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی - ترمذی نے
آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا ۔

”یس“ ——— ترمذی نے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

”باس ——— میں مارٹی بول رہا ہوں کیمیکل لیبارٹری سے۔ با
ریڈ سٹار ویگن میں ایک غیر ملکی لڑکی ۔ ایک مقامی نوجوان اور دو تو
ہیکل حبشیوں کو چھوڑ گیا ہے ۔ میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق ا
سپیشل سیل میں پہنچا دیا ہے ۔ ویسے وہ بے ہوش ہیں “ ——— مار
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

”ٹھیک ہے ——— تم اس غیر ملکی لڑکی کو وہاں سے لیبارٹری سیکشن
کے سپیشل سیل میں پہنچا دو ۔ میں یہاں جیکسن کو اس کے متعلق ہدایات
دے دوں گا ۔ اور باقی افراد کو اس طرح باندھ دو کہ وہ ہوش میں آ

کے بعد کسی طرح حرکت میں نہ آسکیں ۔ میں تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ
جاؤں گا ۔ اس کے بعد مزید ہدایات دوں گا “ ——— ترمذی نے
کہا ۔

”یس باس ——— حکم کی تعمیل ہو گی باس “ ——— مارٹی نے جواب
دیا ۔ اور ترمذی نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا کریڈل دبایا اور پھر ایک اور
بٹن دبا دیا ۔

”یس ——— جیکسن سپیکنگ “ ——— دوسری طرف سے ایک
بھاری آواز سنائی دی ۔

”ترمذی بول رہا ہوں “ ——— ترمذی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں
کہا

”یس باس “ ——— جیکسن کا لہجہ فوراً ہی مؤدبانہ ہو گیا ۔

”کیمیکل لیبارٹری سے مارٹی ابھی ایک غیر ملکی کو تم تک پہنچائے گا ۔
وہ لڑکی بے ہوش ہے ۔ تم اسے سپیشل سیل میں رکھو ۔ میں کیمیکل
لیبارٹری جا رہا ہوں ۔ وہاں سے واپسی پر اس کے متعلق مزید ہدایات
دوں گا “ ——— ترمذی نے کہا ۔

”یس باس “ ——— جیکسن نے کہا ۔ اور ترمذی نے رسیور رکھ
دیا ۔ اور پھر قدم بڑھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ لیبارٹری کی حدود
سے نکل کر جب وہ اپنی مخصوص کار نما گاڑی میں طویل سرنگ کے ذریعے
سفر کرتا ہوا کیمیکل لیبارٹری کی حدود میں داخل ہوا تو مارٹی وہاں اس
کے استقبال کے لئے خود موجود تھا ۔ گاڑی کے رکتے ہی ترمذی نیچے
اتر آیا ۔

"لڑکی کو پہنچا دیا جیکسن کے پاس" ——— ترمذی نے نیچے اترتے ہی مارٹی سے پوچھا ۔

"یس باس ——— اور آپ کے حکم کے مطابق باقی افراد کو اچھی طرح بے ہوش کر دیا گیا ہے" ——— مارٹی نے سر جھکاتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا ۔

"او ۔ کے ——— آؤ انہیں دیکھ لیں" ——— ترمذی نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک کمرے کے دروازے پر پہنچا ۔ دروازے پر دو مسلح افراد بڑے مستعد انداز میں کھڑے تھے ۔ انہوں نے ترمذی کو سیلوٹ کیا ۔ اور پھر ایک آدمی نے مڑ کر دروازہ کھول دیا اور ترمذی اندر داخل ہوا ——— مارٹی اس کے پیچھے تھا ۔ کمرے کے اندر بھی دو مسلح افراد موجود تھے ۔ کمرے کے درمیان میں ستونوں کے ساتھ وہ مقامی آدمی اور دونوں قوی ہیکل حبشی بندھے ہوئے تھے ——— نائیلون کی رسیوں کے ساتھ انہیں باندھا گیا تھا ۔ ان تینوں کی گردنیں لٹکی ہوئی تھیں ۔ وہ بیہوش تھے ۔

"یہ فارینز کا شکار ہیں ۔ اس لئے انہیں انٹی فارینز انجکشن لگا دو ۔ اور مجھے ایک خاردار ہنٹر لا دو ۔ میں ان کی بوٹیاں اڑانا چاہتا ہوں" ترمذی کا لہجہ یک لخت تیز ہو گیا ۔ اور مارٹی سر ہلاتا ہوا جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا ۔

ترمذی کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں ۔ خاص طور پر وہ ان حبشیوں کو دیکھ رہا تھا ۔ وہ دونوں انتہائی تنومند جسم کے مالک تھے ۔ بالکل سانڈوں کی طرح پلے ہوئے تھے ۔

"پہلے ان کی چربی نکالوں گا" ——— ترمذی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اور تھوڑی دیر بعد مارٹی اندر داخل ہوا تو اس کے ایک ہاتھ میں ایک ڈبہ اور دوسرے ہاتھ میں ایک خوفناک ہنٹر پکڑا ہوا تھا ۔ ہنٹر پر خاردار تار لپیٹی ہوئی تھی ۔

ترمذی نے ہنٹر اس کے ہاتھ سے پکڑا اور پھر اسے زور سے جھٹکا ۔ شڑاپ کی تیز آواز کمرے میں گونجی ۔ اور ترمذی کے ہونٹوں پر اس آواز کے سنتے ہی سفاک سی مسکراہٹ رینگنے لگی ——— وہ تصور میں اس خاردار ہنٹر کی ضربوں سے ان تینوں کے جسموں کی بوٹیاں اڑتے دیکھ رہا تھا ۔

جب کہ مارٹی نے ڈبہ کھول کر اس میں سے ایک سرنج اور ایک نیلے رنگ کے محلول کی شیشی نکالی اور پھر سرنج میں یہ محلول بھر کر اس نے پہلے اس محلول کی کچھ مقدار مقامی نوجوان کے بازو میں اور اس کے بعد باقی محلول نصف نصف مقدار میں دونوں حبشیوں کے بازوؤں میں انجکٹ کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا ۔

ترمذی کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں ۔ چند لمحوں بعد ان تینوں کے جسموں میں ہلکی سی تھرتھراہٹ محسوس ہونے لگی ۔ اور ترمذی نے ایک بار پھر اپنا کوڑا جھٹکا تو شاید اس کی تیز آواز کی وجہ سے ان تینوں کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں ۔

"ہوش میں آجاؤ جلدی ——— میں چاہتا ہوں کہ تمہاری چیخیں پوری قوت سے بلند ہوں" ——— ترمذی نے ایک بار پھر کوڑے کو جھٹکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا ۔

"کون ہو تم" ـــــ اچانک اس مقامی نوجوان کی آواز سنائی دی
اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"میرا نام ترمذی ہے اور میں پاور لینڈ کا ڈائریکٹر ہوں۔ سن لیا
تم نے۔ اب تم اپنا نام بتاؤ۔ اور سنو۔ جھوٹ بولنے کی ضرورت
نہیں۔ مجھے جھوٹ سے شدید نفرت ہے" ـــــ ترمذی نے سفاکانہ
انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرا نام جوہان ہے۔
اور یہ جوزف اور وہ جوانا ہے۔ ہماری ساتھی لڑکی کہاں ہے"
جوہان نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھے پسند آگئی ہے۔ اور میں نے اُسے اپنے خاص کمرے میں
پہنچا دیا ہے۔ اس لئے اب اس کا تصور بھی اپنے ذہنوں سے کھرچ
ڈالو ـــــ اب وہ زندہ واپس نہیں جا سکتی۔ یا تو وہ میری کنیز بن کر
رہے گی یا پھر اس کا جسم مٹی میں دفن ہو جائے گا۔ اور سنو تمہارے
سیکرٹ سروس کے وہ لوگ جو پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کے
لئے گئے تھے وہ سب ختم ہو چکے ہیں ـــــ اور اب میں نے یہاں
موجود باقی لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ بولو۔ تمہارے باقی ساتھی کتنے ہیں
اور کہاں ہیں" ـــــ ترمذی نے کوڑے کو جھٹکتے ہوئے جوہان کی
طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ باس کبھی نہیں مر سکتا۔ تم جیسے چوہے
باس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" ـــــ اچانک جوزف کی دھاڑ سنائی دی
اور ترمذی تیزی سے جوزف کی طرف مڑ گیا۔

"تم ـــــ تم کالے انسان۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم میری شان میں ایسی گستاخی
و" ـــــ ترمذی نے بُری طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے
ں کا بازو بجلی کی سی تیزی سے لہرایا اور شڑاپ کی تیز آواز سے خاردار کوڑا
ی قوت سے جوزف کے جسم سے ٹکرایا اور جوزف کے جسم کا وہ حصہ جس
ے کوڑا ٹکرایا تھا ادھڑتا چلا گیا ـــــ لیکن جوزف کے حلق سے ہلکی سی سسکی
ک نہ نکلی۔

"رک جاؤ احمق آدمی۔ ہاتھ روک لو۔ ورنہ تم کتے کی موت مرو گے"
ہانک جوانا نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"سنو ترمذی ـــــ اب اگر تمہارا کوڑا ہم میں سے کسی کے جسم پر پڑا۔
تمہارا انجام عبرت ناک ہو گا" ـــــ جوہان نے بھی بُری طرح دھاڑتے
ئے کہا۔

"اوہ تو یہ دم خم ہیں۔ تو پھر دیکھو تمہاری بوٹیاں کیسے اڑتی ہیں"
مذی نے سفاکانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
کا بازو ایک بار پھر فضا میں اٹھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا کوڑا ان تینوں
ں کسی کے جسم سے ٹکراتا اچانک کمرہ رسیوں کے تڑ تڑ ٹوٹنے کی آواز سے
گونج اٹھا ـــــ اور یہ آواز سنتے ہی ترمذی کا ہاتھ وہیں رک گیا۔ لیکن اس
سے پہلے کہ وہ صورت حال کو سمجھتا اچانک جوانا نے اس پر چھلانگ لگائی
اور ترمذی کسی حقیر چڑیا کی طرح اس کے بازوؤں میں جکڑا ہوا سامنے والی دیوار
تک گھسٹتا چلا گیا ـــــ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ
کمرے میں موجود مسلح افراد حرکت تک نہ کر سکے۔

"خبردار۔ اگر کسی نے فائر کھولا تو میں اس کی ہڈیاں ایک لمحے میں توڑ ڈالوں

گا" ___ جوانا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ترمذی نے ایک لمحے کے لئے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی۔ اس کا جسم جوانا کے بازوؤں میں بری طرح پھڑکنے لگا۔

"ہتھیار پھینک دو۔ اور دیواروں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ جلدی کرو۔ ورنہ میں اس کو ابھی توڑ پھوڑ کر رکھ دوں گا" ___ جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

"پھینک ___ پھینک دو" ___ ترمذی کی گھٹی گھٹی آواز سنائی دی اور کمرے میں موجود دونوں مسلح افراد نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں نیچے پھینک دیں۔ مارٹی پہلے ہی خالی ہاتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا ___ اور آنکھوں سے شدید خوف ہویدا تھا۔ کیونکہ حبشی کے اس طرح رسیاں توڑ کر حملہ کرنے میں وہ اپنی نااہلی سمجھ رہا تھا کہ اس نے مضبوط انداز میں رسیاں نہیں باندھیں۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ جوانا نائلون کی رسیاں تو کیا لوہے کی زنجیریں توڑ دینے پر قادر ہے۔ بشرطیکہ اسے غصہ آجائے ___ اور شاید جولیا کے متعلق ترمذی کا فقرہ اور پھر جوزف پر مار کے کوڑے نے اس کا دماغ الٹ دیا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے نائلون کی رسیاں ایسی حالت میں کہاں ٹھہر سکتی تھیں۔

"دیوار کی طرف منہ کر لو۔ جلدی کرو" ___ جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور مارٹی سمیت دونوں افراد دیوار کی طرف منہ کرنے لگے۔ لیکن اسی لمحے جوانا کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ کیونکہ ایک آدمی نے مڑتے ہوئے انتہائی برق رفتاری سے نجانے کہاں سے خنجر نکال کر جوانا پر کھینچ مارا تھا۔ اور یہ خنجر جوانا کی پسلیوں

میں گھستا چلا گیا تھا۔ اور جوانا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ لیکن اس کی گرفت ترمذی پر ڈھیلی نہ پڑی۔ البتہ اس نے انتہائی برق رفتاری سے ترمذی کو ان تینوں پر اچھال دیا ___ لیکن جس آدمی نے جوانا پر خنجر پھینکا تھا وہ جوانا کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا نکلا تھا۔ خنجر پھینکتے ہی اس نے اچھل کر فرش پر گری ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس طرح اچانک جھکنے کی وجہ سے وہ ترمذی کے ساتھ ہونے والے ٹکراؤ سے بھی بچ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن سیدھی کر کے فائر کھولتا ___ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہنٹر لہرایا اور شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی ہنٹر اس آدمی کے ہاتھ پر پڑا اور نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی بلکہ وہ چیختا ہوا پیچھے جا گرا ___ ادھر خنجر ابھی تک جوانا کی پسلیوں میں دستے تک دھنسا ہوا تھا۔ اور جوانا کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا لیکن اس آدمی کو گرانے کے ساتھ ہی جوانا کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا ___ اور اس بار ہنٹر پوری قوت سے مارٹی کے جسم سے ٹکرایا اور ترمذی سے ٹکرا کر نیچے تو گرا تھا لیکن سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے وہ ترمذی کے نیچے دبا نہ تھا۔ اور جب جوانا اور خنجر والے آدمی کے درمیان کشمکش ہو رہی تھی اس نے انتہائی پھرتی سے دوسری مشین گن اٹھانی چاہی تھی ___ لیکن جوانا کا ہنٹر پوری قوت سے اس کی سائیڈ پر پڑا۔ اور مارٹی خوفناک چیخیں مارتا ہوا نیچے گر کر مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ ادھر ترمذی نے نیچے گرتے ہی قلابازی کھائی اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا اس پر ہنٹر آزماتا وہ کسی پرندے کی طرح اچھل کر پچھلی دیوار کے قریب پہنچا۔ اور دوسرے لمحے پچھلی دیوار میں کھٹاک کی آواز سے دروازہ نمودار ہوا۔ اور

ترمدی بجلی کی سی تیزی سے یہ دروازہ پار کر گیا۔ جوانا مجبور تھا۔ اس کے پاس
کوئی ایسا ہتھیار نہ تھا جس سے وہ اُسے روک سکتا۔ البتہ اس نے
اندھا دھند مارٹی اور باقی دو افراد پہ ہنٹر چلانا شروع کر دیا اور کمرہ ان
تینوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

" ہمیں کھولو جوانا ـــــ جلدی " ـــــ چوہان نے چیختے ہوئے کہا۔ اور
جوانا کو جیسے ہوش آ گیا۔ اس نے اچھل کر پہلے ایک طرف پڑی ہوئی مشین
گن اٹھائی اور پھر کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھا۔ مارٹی اور
اس کے دونوں ساتھی گولیوں کا شکار ہو گئے ـــــ انہیں ڈھیر کرنے کے
بعد جوانا تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے پہلی بار ہاتھ موڑ کر پسلیوں
میں موجود خنجر ایک جھٹکے سے باہر کھینچا۔ خنجر کے باہر نکلتے ہی اس کے زخم سے
خون کسی فوارے کی طرح نکلنے لگا ـــــ لیکن جوانا نے خون اور زخم کی پروا
کئے بغیر جلدی سے اس خون آلود خنجر کی مدد سے چوہان کی رسیاں کاٹیں
تو جوزف نے اپنے زخموں کی پرواہ کئے بغیر سب سے پہلے اپنی ادھڑی
ہوئی قمیض کو بجلی کی سی تیزی سے پھاڑا ـــــ پھر قمیض کے ایک حصے کا
گولہ بنا کر اس نے جوانا کے زخم پہ رکھ کر اس پہ قمیض کے باقی حصے کی
پٹی باندھنا شروع کر دی۔

" تم خود زخمی ہو جوزف " ـــــ جوانا نے اُسے روکنے کی کوشش
کرتے ہوئے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ تمہارا زخم زیادہ خطرناک ہے " ـــــ جوزف
نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور جوانا اس کی ہمدردی پہ بے اختیا
مسکرا دیا۔

چوہان نے آزاد ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھائی اور
ی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ دروازے کی ساخت بتا
ہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ورنہ لازماً گولیوں کی آوازیں باہر ضرور
ہیں ـــــ دروازہ لاک نہ تھا صرف بند تھا اس لئے جیسے ہی چوہان
ے دروازہ کھولا باہر کھڑے ہوئے دونوں مسلح افراد چونک کر پلٹے۔
اُسی لمحے چوہان نے مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں چیختے
ے راہداری میں ہی گر گئے اور چوہان اچھل کر باہر آ گیا۔ اس کے
ی بعد جوانا اور جوزف بھی باہر آ گئے ـــــ جوانا کے ہاتھ میں بدستور
ین گن تھی جب کہ جوزف نے باہر پڑی ہوئی ایک مشین گن سنبھال
ـ اور وہ تینوں تیزی سے راہداری میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے
ہ راہداری کا موڑ مڑتے ہی جیسے وہ آگے بڑھے یک لخت فرش
ے قدموں تلے سے نکل گیا ـــــ اور وہ تینوں چیختے ہوئے فرش
ٹ جانے کی وجہ سے نیچے گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد
ہکے دھماکے کے ساتھ زمین سے ٹکرائے اور ایک بار پھر ان
وں کے حلق سے چیخیں نکل گئیں ـــــ لیکن پیرا ٹروپنگ کی تربیت
صل ہونے کی وجہ سے نیچے گرتے ہی وہ لاشعوری طور پر قلابازی کھا
ے۔ اس لئے ٹوٹ پھوٹ سے بہرحال بچ گئے۔ قلابازی کھا کر جیسے
ہ وہ سیدھے ہوتے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ جگہ روشن ہو گئی۔
ہ ان تینوں کے حلق سے ایک طویل سانس نکلا ـــــ کیونکہ انہوں نے
پنے آپ کو ایک ایسے کمرے میں کھڑے دیکھا جس کی دیواروں میں
ے ہر جگہ مشین گنوں کی نالیں نصب نظر آ رہی تھیں۔ اور کمرے کا کوئی

دروازہ نہ تھا۔

تم لوگ واقعی بے حد خطرناک ہو۔ لیکن اب دیکھ لو۔ تمہاری موت
تمہارے سامنے ہے۔ جب ہر طرف سے مشین گنوں کی گولیا
برسیں گی تو تمہارے جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے بن جائیں گے۔ ا
غیر ملکی لڑکی بھی چونکہ تمہاری لیڈر رہی ہے وہ بھی یقیناً تمہاری ہی طر
خطرناک ہو گی ــــ اس لئے اب میں نے اسے ساتھ رکھنے کا فیصلہ
دیا ہے۔ اب وہ بھی تمہارے ساتھ ہی مرے گی۔ تم یہاں سے نہ
نکل سکتے۔ اس لئے جب تک وہ لڑکی تمہارے درمیان نہیں پہنچ
فی الحال تم زندہ رہو گے۔ اس کے بعد میں تم چاروں کی عبرت ناک
کا تماشہ دیکھوں گا ــــ ترمذی کی آواز چھت میں لگی ہوئی ایک
سے نکلی۔ اور اس کے بعد یک لخت خاموشی سی چھا گئی۔ وہ تینوں
طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جیسے ایک دوسرے سے پوچھ
ہوں کہ اب یہاں سے بچ نکلنے کی کیا صورت ہو گی۔ لیکن ظاہر
کے پاس اس سوال کا جواب نہ تھا۔

ترمذی نے مائیک کا بٹن بند کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ
ٹرول روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سپیشل سیل
ے نکل آنے میں تو کامیاب ہو گیا تھا ــــ لیکن باہر آنے کے بعد اس
ے جسم نے جیسے حرکت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ یہ شاید اس کے سینے پر اس
شی جوانا کے طاقتور بازوؤں کے بے پناہ دباؤ کا نتیجہ تھا کہ اسے اپنے
ینے میں اس قدر تکلیف محسوس ہو رہی تھی جیسے اس پر دل کا دورہ پڑ گیا
ــــ پہلے تو وہ اپنی جان بچانے کی غرض سے حرکت میں آ گیا تھا۔ لیکن
پیشل سیل کے خفیہ دروازے سے باہر آنے کے بعد جیسے ہی اس
ے شعور کو محفوظ ہونے کا یقین ہوا سینے کی تکلیف نے اسے بے دم
کر دیا۔

سپیشل سیل کے اس خفیہ دروازے کی دوسری طرف بھی ایک
رہ تھا جسے سٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ خفیہ دروازہ گو

آٹو میٹک تھا لیکن دیوار کی جڑ کے ایک مخصوص حصے پر پیر مار
سے کھلتا تھا۔ جب کہ سٹور کی طرف اس کے کھولنے کے لئے ایک
ہینڈل تھا جو دیوار میں نصب تھا ـــــ ہینڈل کو ڈبل طریقے سے
کیا جاتا تھا۔ اگر اسے نیچے کر دیا جائے تو دروازہ کھلنے کا سسٹم
جاتا تھا۔ ترمذی نے سٹور میں پہنچتے ہی سب سے پہلے اس ہینڈل
کیا تھا تاکہ دشمن اس راستے کو استعمال نہ کر سکیں ـــــ اس طرح
اس کمرے میں وقتی طور پر محفوظ ہو گیا تھا۔ لیکن سینے کی بے پناہ
کی وجہ سے اس میں فوری طور پر یہ ہمت نہ رہی تھی کہ وہ دوڑ کر با
اور ان لوگوں کے خاتمے کے فوری احکامات جاری کرتا۔

وہ کچھ دیر تک سینہ پکڑے وہیں سٹور روم میں بیٹھا رہا۔ پھر آ
آہستہ درد مدھم پڑتا گیا۔ اور اس کا سانس نارمل ہونے لگا تو ا
تشویش دور ہو گئی ـــــ اور پھر جب اس کا سانس پوری طرح نار
وہ اٹھا اور تیزی سے سٹور کے بیرونی دروازے کی طرف بڑ
دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تو وہ ایک تنگ سی راہداری میں تھ
ایک سرا بند تھا اور دوسرا سرا مین کنٹرول روم میں جا کر ختم ہوتا
مین کنٹرول روم کے دروازے سے نکل کر وہ دوبارہ اس راہد
پہنچ سکتا تھا جہاں سپیشل سیل کا دروازہ تھا۔

چنانچہ باہر نکلتے ہی وہ دوڑتا ہوا مین کنٹرول روم کی طرف ب
لگا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ مین کنٹرول روم کا دروازہ کھول کر ا
ہوا۔ تو کنٹرول روم میں موجود افراد اسے اس طرح اچانک سا
کر بوکھلا کر اپنے اپنے سٹولوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس

ن چار مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔ ہر مشین کے سامنے
یک ایک آپریٹر موجود تھا۔ جب کہ ایک سائیڈ میں رکھی ہوئی میز کے
پیچھے ان کا انچارج بیٹھا ہوا تھا۔

"بب ـــ بب ـــ باس ـــ آپ" ـــــ انچارج نے بوکھلائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"سپیشل سیل کو چیک کرو جلدی" ـــــ ترمذی نے چیختے ہوئے
کہا۔ اور اس کی آواز سنتے ہی ایک مشین کے سامنے کھڑا ہوا آپریٹر
تیزی سے مڑ کر مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف ہو گیا۔ اور
ترمذی تقریباً دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھا ـــــ انچارج بھی اس کے پیچھے
اس مشین کی طرف بڑھ آیا۔

آپریٹر کے بٹن دباتے ہی سکرین پر سپیشل سیل کا اندرونی منظر
ابھرا۔ تو اس لمحے دونوں حبشی دروازے سے نکل رہے تھے۔

"راہداری کور کرو جلدی" ـــــ آپریٹر کے سر پر کھڑے ہوئے
ترمذی نے چیخ کر کہا۔

اور آپریٹر نے بجلی کی سی تیزی سے اور بٹن دبا دیئے۔ سکرین پر
جھماکا سا ہوا اور پھر راہداری کا منظر ابھر آیا۔ راہداری میں دو لاشیں
پڑی ہوئی تھیں ـــــ جب کہ وہ تینوں تیزی سے راہداری میں بائیں
طرف دوڑے چلے جا رہے تھے۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں
تھیں۔

"انہیں شوٹنگ روم میں گراؤ۔ فرش ہٹا دو۔ جلدی کرو"
ترمذی نے چیختے ہوئے کہا۔ اور آپریٹر نے تیزی سے ایک سرخ

ہنگ کے بٹن پر ہاتھ رکھا۔ اور ساتھ ہی مشین کے نیچے لگے ہوئے ہینڈل پر دوسرا ہاتھ رکھ دیا۔ راہداری میں بھاگتے ہوئے تینوں افراد جیسے ہی راہداری کا موڑ مڑ کر آگے بڑھے ——— آپریٹر نے بیک وقت سرخ بٹن دبایا اور ہینڈل کو نیچے کر دیا۔ دوسرے لمحے فرش پر دوڑتے ہوئے تینوں افراد غائب ہو گئے۔

" وہ مارا ——— اب یہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ شوٹنگ روم آن کر دو اور مجھے مائیک دو" ——— ترمذی نے مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

اور آپریٹر نے جلدی سے اور مختلف بٹن دبائے اور پھر مشین کی سائیڈ پر ہک سے لٹکا ہوا مائیک نکال کر ترمذی کی طرف بڑھا دیا۔ بٹن دبتے ہی سکرین پر دو تین جھماکے ہوئے ——— اور پھر اس پر ایک بند کمرے کی تصویر ابھر آئی۔ جس کی دیواروں میں مشین گنوں کی نالیں نصب تھیں۔ اور وہ تینوں اس کمرے میں کھڑے حیرت بھرے انداز میں کمرے کو دیکھ رہے تھے۔

" بڑے سخت جان لوگ ہیں۔ بلندی سے گرنے کے باوجود ویسے کے ویسے کھڑے ہیں" ——— ترمذی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کے سائیڈ میں موجود بٹن پریس کر دیا۔

" تم لوگ واقعی بے حد خطرناک ہو۔ لیکن اب دیکھ لو تمہاری موت تمہارے سامنے ہے۔ جب ہر طرف سے مشین گنوں کی گولیاں برسیں گی تو تمہارے جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے بن جائیں گے۔

غیر ملکی لڑکی چونکہ تمہاری ایڈ رہی ہے۔ وہ بھی یقیناً تمہاری طرح ہی خطرناک ہو گی۔ اس لئے اب میں نے اسے ساتھ رکھنے کا فیصلہ بدل دیا ہے۔ وہ بھی تمہارے ساتھ ہی مرے گی ——— تم یہاں سے نہیں نکل سکتے۔ اس لئے جب تک وہ لڑکی تمہارے درمیان نہیں پہنچ جاتی۔ بہرحال تم زندہ رہو گے۔ اس کے بعد میں تم چاروں کی عبرتناک موت کا تماشہ دیکھوں گا" ——— ترمذی نے دانت پیستے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔ اور پھر مائیک کا بٹن بند کر کے مائیک آپریٹر کی طرف بڑھایا اور خود تیزی سے مڑا اور کنٹرول روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" باس ——— ان کا کیا کرنا ہے" ——— اچانک انچارج نے پوچھا۔ اور دروازے کے قریب پہنچا ہوا ترمذی چوٹ کھائے ہوئے سانپ کی طرح پلٹا۔ اس کا چہرہ یکلخت غصے سے سرخ ہو گیا۔ آنکھوں سے جیسے شعلے سے نکلنے لگے۔

" ادھر آؤ ——— کیا تم نے سنا نہیں کہ میں نے مائیک میں کیا کہا تھا" ——— ترمذی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" س ——— س ——— سنا ہے باس۔ لیکن باس شوٹنگ روم میں نصب آٹومیٹک گنیں شوٹنگ روم کے فرش پر وزن پڑنے کے زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کے بعد خود بخود چل پڑتی ہیں۔ اس لئے ب ——— ب ——— باس۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ مزید آرڈر کریں گے" ——— انچارج نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ——— واقعی ——— اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ بہرحال

ٹھیک ہے ۔ میں یہیں سے کال کر کے اُسے منگوا لیتا ہوں "
ترمذی نے کہا ۔ اور واپس انچارج کی کرسی کی طرف بڑھ گیا ۔
اس نے انچارج کی کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز پر رکھے ہوئے ٹ
پر مخصوص فریکونسی سیٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا ۔
" ہیلو ۔۔۔ ترمذی کالنگ جیکسن اوور " ۔۔۔ ترمذی نے تیز
یں کہا ۔ اور چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہو گیا ۔
" یس باس ۔۔۔ میں جیکسن بول رہا ہوں اوور " ۔۔۔ دوسری
سے لیبارٹری کے انچارج جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔
" جیکسن ۔۔۔ وہ غیر ملکی لڑکی کس حالت میں ہے جسے مارٹی
تم تک پہنچایا تھا اوور " ۔۔۔ ترمذی نے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔
" وہ سپیشل سیل میں موجود ہے اور بے ہوش ہے اوور "
جیکسن نے جواب دیا ۔
" اوکے ۔۔۔ تم اُسے فوری طور پر کیمیکل لیبارٹری کے خف
گیٹ پر پہنچا دو ۔ جہاں سے انچارج گارنر اُسے لے لے گا ۔
اس وقت کیمیکل لیبارٹری کے مین کنٹرول روم میں موجود ہوں
ترمذی نے کہا ۔
" بہتر باس ۔۔۔ لیکن باس ۔ کیمیکل لیبارٹری کا انچارج تو ڈاکٹر
بعد مارٹی تھا ۔ گارنر تو مارٹی کا نمبر ٹو ہے اوور " ۔۔۔ جیکسن
لہجے میں حیرت تھی ۔
" مارٹی ایک جھڑپ میں مارا جا چکا ہے ۔ اور اب میں نے
کی جگہ گارنر کو کیمیکل لیبارٹری کا انچارج بنا دیا ہے ۔ تم اس لڑ

ج دو اوور اینڈ آل " ۔۔۔ ترمذی نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر
آف کر دیا ۔
" تم نے سن لیا گارنر ۔۔۔ میں نے تمہیں ترقی دے کر اب کیمیکل لیبارٹری
رج بنا دیا ہے ۔ کیونکہ تم ذہین آدمی ہو ۔ تم نے بروقت مجھے یاد دلایا
آٹومیٹک مشین گنیں پندرہ منٹ بعد کام شروع کر دیں گی "
نے قریب کھڑے انچارج سے مخاطب ہو کر کہا ۔
" یس باس ۔۔۔ آپ کی مہربانی باس ۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا
ں گا " ۔۔۔ انچارج گارنر نے باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے
۔
" تم نے اچھا کیا کہ لفظ کوشش استعمال نہیں کیا ۔ کیونکہ مجھے اس لفظ
چڑ ہے ۔ کوشش کا مطلب نااہل کا اعلان ہوتا ہے اور نااہل افراد
زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہوتا " ۔۔۔ ترمذی نے کہا ۔ اور گارنر نے
جھکا دیا ۔
" اب تم جا کر خفیہ گیٹ پر سے اس لڑکی کو وصول کر لاؤ ۔ اور واپسی
ل اے سٹور سے اینٹی فاریز انجکشن بھی لیتے آنا " ۔۔۔ ترمذی نے
کہا ۔ اور گارنر سر جھکا کر واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا ۔
" شوٹنگ روم کی کیا پوزیشن ہے " ۔۔۔ ترمذی نے آپریٹر سے
مخاطب ہو کر کہا ۔
" باس ۔۔۔ وہ کمرے میں ادھر ادھر گھوم کر جائزہ لے رہے ہیں
انہوں نے مشین گنیں چلانے کی بھی کوشش کی لیکن میکنزم جام ہونے

کی وجہ سے ان کی مشین گنیں نہیں چل سکیں"۔۔۔۔ آپریٹر نے مؤدبا
یں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اب یہ ٹھیک جگہ پہ پہنچے ہیں۔ اب یہ یہاں سے کسی صورت نہ
سکتے۔ وہ لڑکی آجائے پھر میں ان کی بے بسی دیکھوں گا"۔۔۔۔ تر
نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔
"باس۔۔۔ اگر اس لڑکی کی آمد میں دیر ہو تو میں مشین گنوں کی
منٹ بعد آٹومیٹک فائرنگ کو جام کر دوں"۔۔۔۔ آپریٹر نے ترمذ
مسکراتے دیکھ کر حوصلہ کر کے کہا۔
"اوہ۔۔۔ واقعی۔۔۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے ایسا
ترمذی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود اپنا سر دونوں ہا
سے تھام لیا۔ اب اُسے خود اپنے آپ پہ شرم آنے لگی تھی کہ وہ کر
چیف باس ہونے کے باوجود آخر اس قدر احمق کیوں ہو گیا ہے کہ
کوئی چیز یاد نہیں رہی ہے۔۔۔۔ پندرہ منٹ بعد گنوں کے آٹو
چلنے کی بات گارنر نے یاد دلائی اور اب انہیں جام کرنے کی بات
نے اُسے یاد دلائی ہے۔ حالانکہ یہ باتیں اُسے معلوم تھیں۔ آخر اس
یہی سوچا کہ پے در پے خلاف توقع واقعات پیش آنے کی وجہ سے
کا ذہن ابھی تک صحیح طور پہ کام نہیں کر رہا۔
اُسی لمحے ایک آپریٹر نے ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"بب۔۔۔ باس۔۔۔ دارالحکومت ہیڈ کوارٹر سے ریڈ سٹا
ایمرجنسی کال ہے آپ کے نام"۔۔۔۔ آپریٹر کا لہجہ خاصا سہما ہوا
"ایمرجنسی کال۔۔۔ اوہ بات کراؤ"۔۔۔۔ ترمذی نے چونک کر

پریٹر نے سر ملاتے ہوئے اپنے سامنے موجود مشین کے دو بٹن
ے تو ترمذی کے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں
نے لگیں۔ ترمذی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو ہیلو۔۔۔۔ ریڈ سٹار نمبر ون کالنگ چیف باس اوور"۔۔۔۔ بٹن
تے ہی کولن کی آواز سنائی دی۔
یس۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ ترمذی نے تحکمانہ
ں جواب دیا۔
باس۔۔۔ تین افراد اس عمارت میں داخل ہوئے ہیں وہ تینوں
ئے آئے تھے۔ میں نے ان پہ اچانک حملہ کر کے انہیں بے ہوش
ہے۔ اور انہیں اٹھا کر اب ہیڈ کوارٹر میں لے آیا ہوں۔ اب ان
متعلق کیا احکامات ہیں باس اوور"۔۔۔۔ ریڈ سٹار ون نے کہا۔
تین افراد۔۔۔ اوہ۔۔۔ وہ یقیناً سیکرٹ سروس کے ممبر ہوں گے۔
سے تم انہیں بھی کیمیکل لیبارٹری کے گیٹ پہ پہنچا دو۔ یہاں انہیں
ل کر لیا جائے گا۔ کوڈ ریڈ سٹار ہی ہو گا اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ ترمذی
اب دیا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
اسی لمحے گارنر اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پہ غیر ملکی لڑکی بیہوشی
لت میں لدی ہوئی تھی جب کہ ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا۔
"اسے انجکشن لگا کر شوٹنگ روم کے خفیہ سوراخ کے ذریعے اندر
یا دو۔ اور سنو۔ ان کے تین ساتھی دارالحکومت ہیڈ کوارٹر سے اغوا
کے لائے جا رہے ہیں۔۔۔ اس لڑکی کو شوٹنگ روم میں پہنچانے
ے بعد تم گیٹ پہ چلے جانا۔ اور ان تینوں افراد کو وہاں سے وصول کر کے

انہیں بھی شوٹنگ روم میں پہنچا دینا۔ میں اب ان سب کا اکٹھا ہی
چاہتا ہوں" ۔۔۔ ترمذی نے گارنر کو احکامات دیتے ہوئے کہا
"یس باس" ۔۔۔ گارنر نے کہا۔ اور پھر اس نے غیر ملکی لڑکی
میں انجکشن انجکٹ کر دیا۔ اور پھر لڑکی کو دوبارہ اٹھا کر وہ تقریباً دوڑتا
کمرے سے باہر چلا گیا۔ کیونکہ انجکشن لگنے کے بعد غیر ملکی لڑکی کو جلد
ہوش آجانا تھا۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ہوش آنے سے قبل ہی
شوٹنگ روم میں پہنچا دے۔

"جب یہ لڑکی شوٹنگ روم میں پہنچے مجھے بتانا" ۔۔۔ ترمذی
آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ آپریٹر نے جواب دیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد آپریٹر نے بتایا کہ لڑکی نہ صرف شوٹنگ روم
پہنچ گئی ہے بلکہ اُسے ہوش بھی آگیا ہے۔ اور شوٹنگ روم میں
باقی افراد اس کے گرد جمع ہیں۔

اور آپریٹر کی بات سن کر ترمذی اٹھ کر مشین کی طرف بڑھ گیا۔ سکرین
واقعی شوٹنگ روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور غیر ملکی لڑکی اب اٹھ کر بیٹھ
چکی تھی۔ جب کہ باقی افراد اس کے گرد جمع تھے اور اسے
کر رہے تھے۔

"ساؤنڈ آن کرو" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اور آپریٹر نے جلدی
مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"تمہیں کسی نے کچھ کہا تو نہیں مس جولیا" ۔۔۔ وہ ترمذی تو بہت
باتیں کر رہا تھا ۔۔۔ ایک حبشی پوچھ رہا تھا۔

"نہیں جوزف ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ رانا ہاؤس میں بے ہوش
ہونے کے بعد مجھے یہیں ہوش آیا ہے اور میں ٹھیک ہوں" ۔۔۔ جولیا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اب وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ یہاں تو ہر طرف مشین گنوں کی نالیں نظر آ رہی ہیں"
جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ اور ترمذی نے ابھی کہا تھا کہ تمہارے یہاں پہنچنے کے
بعد وہ ان مشین گنوں کو چلا دے گا" ۔۔۔ مقامی نوجوان نے کہا۔

"تو پھر ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہئے" ۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے
میں کہا۔

"ہم نے ہر طرح سے کوشش کر لی ہے۔ لیکن کوئی راستہ پیدا نہیں
ہوا۔ تمہاری آمد بھی اچانک فرش سے ہوئی ہے۔ ہلکا سا کھٹکا ہوا۔ اور
تم فرش پر پڑی ہوئی نظر آنے لگی" ۔۔۔ اُسی مقامی نوجوان نے جواب دیا۔

"بہرحال کوئی نہ کوئی راستہ تو ضرور ہو گا۔ ہم کوشش تو کریں۔ ورنہ اگر
واقعی یہ مشین گنیں چل پڑیں تو ہمارے جسموں کے پرزے اڑ جائیں گے"
جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم نے تو مشین گنیں چلنے سے پہلے بھی کوئی راستہ پیدا کرنے کی کوشش کی
لیکن یہاں آنے کے بعد یہ مشین گنیں بھی جام ہو چکی ہیں۔ لاکھ کوشش کے
باوجود چل ہی نہیں رہیں" ۔۔۔ مقامی نوجوان نے کہا۔

"مس جولیا ۔۔۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ تمہاری
آمد سے یہ بات تو طے ہے کہ راستہ فرش کی طرف سے ہے۔ اگر
ہم اس جگہ کو اکھاڑنے کی کوشش کریں جہاں تم نمودار ہوئی ہو تو شاید

راستہ کھل جائے" ـــــ اسی حبشی نے کہا جس نے ترمذی کی گردن دبائی تھی۔

"مائیک مجھے دو" ـــــ ترمذی نے آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے بڑی پھرتی سے مائیک ہک سے نکال کر ترمذی کو دے دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ میں ترمذی تم لوگوں سے مخاطب ہوں۔ تم کچھ بھی کر لو شوٹنگ روم سے زندہ بچ کر نہیں نکل سکتے۔ میں اب تک مشین گنیں آن کر چکا ہوتا۔ لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے تین مزید ساتھی پکڑے جا چکے ہیں ـــــ میں نے انہیں یہاں طلب کر لیا ہے۔ تاکہ تم سب کی اجتماعی قبر یہی شوٹنگ روم ہی بن جائے" ـــــ ترمذی نے تحکمانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی خیر مناؤ مسٹر ترمذی ـــــ تم سے پہلے بھی کئی لوگ یہی دعویٰ کرتے ہوئے قبروں میں پہنچ چکے ہیں" ـــــ جولیا کی جوابی آواز سنائی دی۔

"اوہو ـــــ اب تم بھی بول رہی ہو۔ پہلے میں نے فیصلہ کیا تھا کہ تمہیں اپنی کنیز بنا کر رکھوں گا۔ لیکن پھر تمہارے ساتھیوں کی کارکردگی دیکھ کر میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا۔ لیکن تم ایک خوبصورت اور جوان لڑکی ہو ـــــ اگر تم چاہو تو اب بھی تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ ہمیشہ میری کنیز بن کر رہو گی تو میں تمہیں یہاں سے زندہ نکال سکتا ہوں۔ لیکن تمہارے ساتھیوں کو بہرحال مرنا ہی پڑے گا" ترمذی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری شکل پر تھوکنے کی بھی روادار نہیں ہوں تم میرے

ملک اور قوم کے مجرم ہو۔ اور تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہوئی ہے۔ اس بات کو نوٹ کر لو۔ احمق آدمی" ـــــ جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اب تمہارے ساتھی آ جائیں پھر میں دیکھوں گا کہ تم لوگ کتنے پانی میں ہو" ـــــ ترمذی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مائیک کا بٹن آف کر کے واپس انچارج کی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ کم بخت ان کے ساتھی آ ہی نہیں رہے" ـــــ ترمذی نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کی بڑبڑاہٹ ختم بھی نہ ہوئی کہ مین کنٹرول روم کا دروازہ کھلا اور گارنر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے تین افراد اندر داخل ہوئے ـــــ ان کے کاندھوں پر تین مقامی بے ہوش افراد لدے ہوئے تھے۔

"یہ آ گئے ہیں باس" ـــــ گارنر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ انہیں بھی شوٹنگ روم میں پہنچا دو" ـــــ ترمذی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور گارنر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ جب کہ ترمذی دوبارہ آپریٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آپریٹر کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کیا اور خود مشین کے سامنے رکھے ہوئے سٹول پر بیٹھ گیا۔

"اب میں دیکھتا ہوں کہ موت میری آئی ہے یا ان کی" ـــــ ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر شوٹنگ روم میں موجود افراد اب ایک دیوار کے ساتھ پشت لگائے

کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ لیکن چونکہ ساؤنڈ آن تھا۔ اس لئے ان کی آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں۔ تمرمذی نے ہاتھ بڑھا کر ساؤنڈ کا بٹن آن کر دیا۔۔۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اچانک سکرین پر نظر آنے والے تینوں بے ہوش افراد نظر آنے لگے تھے۔ اور کمرے میں موجود تینوں افراد تیزی سے ان کی طرف لپک پڑے۔ وہ ان تینوں کو ہوش میں لانے کی کوششیں کر رہے تھے۔۔۔ تمرمذی خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی جیسے اسے یہ احساس ہو کہ وہ ان افراد کی زندگیوں کا مالک ہے کہ جب چاہے ان پر موت وارد کر دے اور جب تک چاہے انہیں زندہ رہنے دے۔ تھوڑی سی دیر بعد وہ تینوں بھی ہوش میں آ گئے۔

"مائیک مجھے دو"۔۔۔ تمرمذی نے بڑے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ آپریٹر نے کہا۔ اور مائیک ہک سے نکال کر تمرمذی کی طرف بڑھا دیا۔ تمرمذی نے مائیک کا بٹن آن کیا۔

"تمہارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔ اب میرے خیال میں سیکرٹ سروس کا بقایا بھی کچھ ہو گا جو اس وقت شوٹنگ روم میں موجود ہے کیونکہ تمہارے باقی ساتھی تو سجان سنٹر میں ختم ہو چکے ہیں۔۔۔ اور اب تم بھی اپنے آخری سانس لے لو۔ کیونکہ اب میرا ہاتھ تم پر موت وارد کرنے والے بٹن کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور پھر جیسے ہی میں بٹن دباؤں گا۔ شوٹنگ روم میں موجود سینکڑوں مشین گنیں چاروں طرف سے تم پر گولیوں کی بارش شروع کر دیں گی۔ اور تمہارے جسموں کے

چیتھڑے اڑ جائیں گے"۔۔۔ تمرمذی نے مزے لے لے کر کہنا شروع کر دیا۔ اور اس کا ہاتھ واقعی اس سرخ بٹن کی طرف بڑھنے لگا جس کے دبانے سے مشین گنیں آن ہو جاتی تھیں۔

"باس۔۔۔ سسٹم جام ہے۔ آپ یہ دونوں بٹن بیک وقت دبائیں گے تو مشین گنیں آن ہوں گی"۔۔۔ پاس کھڑے آپریٹر نے دبے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ سیکرٹ سروس کے جیالے لوگو۔ تم نے اپنی سیکرٹ سروس کو پوری دنیا کے لئے ہوا بنا رکھا تھا"۔۔۔ تمرمذی نے سکرین پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔ جہاں شوٹنگ روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور شوٹنگ روم میں موجود سب افراد ہونٹ بھینچے یوں خاموش کھڑے تھے جیسے پتھر کے بت ہوں۔

"سنو تمرمذی سنو۔۔۔ میری بات سنو۔ میں تمہاری کنیز بننے کے لئے تیار ہوں۔ میں تمہاری ہر خواہش پوری کر دوں گی۔ تمہاری دل و جان سے خدمت کروں گی۔ مجھے بچا لو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے بچا لو"۔ اچانک پتھر کی طرح ساکت کھڑی جولیا بری طرح چیخ پڑی۔ ساؤنڈ سسٹم آن ہونے کی وجہ سے اس کی آواز مشین سے نکل کر کنٹرول روم میں گونج اٹھی۔۔۔ اور موت کے بٹنوں کی طرف بڑھتا ہوا تمرمذی کا ہاتھ رک گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو جولیا۔۔۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم یہ بات کرو گی"۔۔۔ اچانک اس مقامی نوجوان کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔ جو شروع سے ہی غیر ملکی لڑکی جولیا کے ساتھ تھا۔

"میں ابھی جوان ہوں۔ میں نے ابھی دنیا کا لطف بھی نہیں اٹھایا۔ میں اس طرح حسرت ناک موت نہیں مرنا چاہتی۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں ۔۔۔ اور میں نے دیکھ لیا ہے کہ پاور لینڈ ناقابل تسخیر ہے۔ قطعی ناقابل تسخیر۔ اور اگر مجھے پاور لینڈ کے سپر باس کا سہارا مل جائے تو مجھے یقین ہے کہ دنیا کا ہر لطف میرے قدموں میں ڈھیر ہو جائے گا" ۔۔۔ جولیا نے ہذیانی انداز میں کہا۔ اس کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ رنگ بدل رہا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو مس جولیا ۔۔۔ ماسٹر عمران اسے برداشت نہیں کریں گے" ۔۔۔ اچانک جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس احمق عمران کے پیچھے اپنی زندگی ضائع نہیں کر سکتی۔ اور پھر باس ترمذی جب کہہ رہے ہیں کہ عمران مر چکا ہے تو وہ سچ ہی کہہ رہے ہوں گے ۔۔۔ اور پھر مجھے تمہاری سیکرٹ سروس نے آخر اب تک کیا دیا ہے۔ کون سی نعمت مجھے ملی ہے۔ جھڑکیاں۔ سرد لہجہ۔ بھاگ دوڑ۔ خطرات اور بس۔ اب میں بھرپور انداز میں زندہ رہنا چاہتی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے اور زیادہ اونچے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے۔ پورے خلوص کے ساتھ کہہ رہی ہے۔

"تم زندہ رہو گی مس جولیا ۔۔۔ اور تمہیں زندگی کا ہر مزہ اور ہر لطف ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ لیکن میں غداری برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری اس آفر میں کوئی منافقت کوئی غداری یا بدنیتی شامل ہے۔ تو پھر تمہارے لئے موجودہ موت زیادہ آسان ثابت ہو گی" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ میں جو کچھ کہہ رہی ہوں سوچ سمجھ کر کہہ رہی ہوں" جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ تو سمجھو کہ موت کا ہاتھ تم پر سے اٹھ گیا ہے۔ اور تم زندگی کی جنت میں داخل ہو چکی ہو" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اور مائیک کا بٹن آف کر دیا۔

"آپریٹر" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ آپریٹر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"ایستھم گیس شوٹنگ روم میں داخل کر دو۔ تاکہ یہ سب بے ہوش ہو جائیں۔ اس کے بعد اس لڑکی کو وہاں سے نکال کر واپس لیبارٹری پہنچا دو۔ اور باقی افراد کو گولیوں سے بھون ڈالو" ۔۔۔ ترمذی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ آپ ان کی موت کا نظارہ نہیں دیکھیں گے" ۔۔۔ گارنر نے ادب سے کہا۔ وہ واپس آ کر آپریٹر کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

"اوہ نہیں ۔۔۔ میں اب ان کی موت کا جشن اس لڑکی کے ساتھ مل کر مناؤں گا" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ اور گارنر نے سر ہلا دیا۔

"سنو ۔۔۔ ہر کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں" ۔۔۔ ترمذی نے گارنر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی" ۔۔۔ گارنر نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔ اور ترمذی عجیب

سے انداز میں سر ملاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں اس وقت جولیا کا خوب صورت سراپا گھوم رہا تھا۔ اور نجانے کیا بات تھی کہ جب سے جولیا نے اس سے وفاداری کا اعلان کیا تھا ترمذی کو سوائے جولیا کے باقی کسی بات سے کوئی دلچسپی ہی نہ رہی تھی ——— اس کا دل یکسر ہر چیز سے ہٹ گیا تھا۔ وہ تو بس اب اتنا چاہتا تھا کہ فوری طور پر جولیا اس کے پاس پہنچ جائے باقی افراد کے جسموں کے چیتھڑے کیسے اڑتے ہیں اور وہ کس طرح مرتے ہیں ——— اب اُسے اس سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ حالانکہ پہلے وہ بڑے شوق سے یہ نظارہ دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن اب وہ سوچ رہا تھا۔ کہ بہر حال انہوں نے تو مرنا ہی ہے۔ جب بیک وقت سینکڑوں گولیاں ان کے جسموں میں پیوست ہوں گی تو بس پلک جھپکنے میں سب کچھ ختم ہو جائے گا پھر دیکھنے کو کیا رہ جائے گا۔ اس لئے اب وہ مردہ جسموں کے ٹکڑے دیکھنے کی بجائے جیتی جاگتی اور زندگی سے بھرپور جولیا کو دیکھنا چاہتا تھا ——— حالانکہ ترمذی پوری دنیا گھوم چکا تھا اور اس کے لئے کسی بھی لڑکی یا عورت کا حصول کبھی کوئی مسئلہ نہ رہا تھا۔ لیکن نجانے کیا بات تھی کہ وہ جولیا کی شخصیت میں ایک عجیب سحر انگیز کشش محسوس کر رہا تھا ——— ایک انوکھی اور عجیب سی کشش جسے وہ صرف محسوس کر سکتا تھا الفاظ میں بیان نہ کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جولیا کے اس کی وفاداری کی حامی بھرتے ہی اس کا دل مسرت کی پُرجوش لہروں سے بھر گیا تھا اور اس کے نزدیک باقی ہر چیز کی کشش ختم ہو چکی تھی۔

"مس جولیا ——— کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم خود ہی تمہارا گلا گھونٹ دیں۔ کم از کم میں تو یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ جو کچھ تم چاہ رہی ہو" ——— جوہان نے بُری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ رہا تھا۔ اور اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"تم خاموش رہو۔ ہر شخص کو اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرنے کا حق ہے۔ تمہارا کیا مطلب ہے۔ میں یہاں گولیوں کا شکار ہو کر ختم ہو جاؤں۔ بے رنگ اور بنجر زندگی کا بے رنگ اور بنجر خاتمہ" ——— جولیا نے اُسے تقریباً جھڑکتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا ——— آخر چکر کیا ہے کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے" ——— خاور نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے تو سرے سے ہی اس چکر کی الف ب کا بھی علم نہ تھا۔ اور جوہان نے مختصر لفظوں میں ترمذی اور اس کے ارادوں کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ مس جولیا ــــ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ موت تو بہرحال آنی ہے ہم
اس بے غیرتی کی زندگی سے موت زیادہ بہتر ہے" ــــ خاور کا لہجہ یک
یک لخت سخت ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ آنے والے صدیقی اور نعمانی کی
آنکھوں میں سے بھی غصے کا اظہار ہونے لگا۔

"سنو ــــ میری بات سنو۔ اگر تم زندہ بچ جاؤ اور یہاں سے نکل
جاؤ تو عمران اور چیف باس کو میرا آخری سلام دے دینا" ــــ جولیا
نے یک لخت آگے بڑھ کر چوہان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ملتجیانہ لہجے میں کہا
چوہان نے پہلے تو ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ
چونک پڑا ــــ کیونکہ جولیا نے عجیب سے انداز میں اس کا ہاتھ دبایا تھا جیسے
وہ اسے کوئی مخصوص اشارہ کر رہی ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی جولیا کی پلکیں تیزی
سے جھپکنے لگیں۔ چوہان اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب کہ باقی ساتھی چوہان
کو حیرت سے دیکھ رہے تھے جس کا غصے سے آگ کی طرح تپا ہوا چہرہ یک لخت
نرم پڑ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے مس جولیا ــــ تمہاری مرضی۔ ہم کیا کہہ سکتے ہیں"
چوہان نے یک لخت نعمانی اور خاور کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس کی پلکیں تیزی سے جھپکنے لگیں۔ وہ آئی کوڈ میں بات کر رہا تھا
"اوکے ــــ ٹھیک ہے چوہان" ــــ نعمانی نے دھیرے سے سر ہلاتے
ہوئے جواب دیا۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔
جولیا نے انہیں بتایا تھا کہ وہ یہاں سے نکلنے اور فوری موت سے
بچنے کے لئے یہ ڈرامہ کھیل رہی ہے۔ اور چونکہ ان کی آوازیں دوسری طرف
سنی جا رہی ہیں۔ اس لئے وہ زبان سے ایسی بات نہیں کر سکتی۔

"جوزف اور جوانا دونوں ایک طرف بے تعلق سے ہو کر کھڑے تھے۔ ان
دونوں کی نظریں ان کی بجائے کمرے کی دیوار کو ٹٹول رہی تھیں لیکن کمرے
میں ہر طرف چھت سے لے کر فرش تک صرف مشین گنوں کی نالیں ہی جھانکتی
نظر آ رہی تھیں اور کچھ بھی نہ تھا۔

"سنو باس ترمذی ــــ میری بات سنو۔ مجھے یہاں سے فوراً نکالو۔
میں اب ان لوگوں سے بچ کر رہنا چاہتی ہوں" ــــ اچانک جولیا نے چیختے
ہوئے کہا۔

"باس ترمذی جا چکے ہیں۔ میں گارنر بول رہا ہوں۔ ان کا نائب۔ آپ
صرف چند لمحے ٹھہر جائیں ہم آپ کو ابھی باہر نکال لیتے ہیں" ــــ اچانک
کمرے میں ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"کیسے ــــ مجھے بتاؤ۔ اور سنو۔ میرا دل بے حد کمزور ہے۔ ایسا نہ ہو کہ
تم کوئی ایسی حرکت کرو کہ اچانک ہونے کی وجہ سے میرا ہارٹ فیل ہو جائے"
جولیا نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی ایسی بات نہیں۔ ہم صرف باس ترمذی کے احکامات کی تعمیل کر
رہے ہیں۔ ابھی چند لمحوں بعد ایشلم گیس شوٹنگ روم میں چھوڑی جائے گی۔
جس سے تم سب بے ہوش ہو جاؤ گے ــــ اس کے بعد تمہیں باہر نکال کر
باس ترمذی کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔ اور تمہارے باقی ساتھیوں کو اسی
بے ہوشی کے عالم میں شوٹ کر دیا جائے گا۔ میرا آدمی ایشلم گیس کا کیپسول
فٹ کر رہا ہے۔ بس صرف چند لمحوں کی دیر ہے" ــــ گارنر کی تیز آواز
سنائی دی۔

"ایشلم گیس ــــ اسے وہ تو اعصاب پر اثر انداز ہو جاتی ہے۔ ایسا نہ

ہو کہ میں ہوش میں آکر پاگل ہو ... ں" ___ جولیا نے کہا۔ اس کا لہ
ہی یکسر بدل گیا تھا۔ وہ گارنر سے اس لہجے میں بات کر رہی تھی جیسے گا
اس کا براہِ راست ماتحت ہو۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ بے ضرر گیس ہے اور میں اس کی معمولی مقد
چھوڑوں گا۔ صرف چند لمحوں کے لئے۔ بس اتنی دیر کے لئے آپکو بے ہوش
کرنا مقصود ہے کہ آپکو شوٹنگ روم سے باہر نکالا جا سکے"۔
گارنر نے جواب دیا۔

"اپنے سانس بند کر لینا جب یہ لوگ مجھے نکالنے کے لئے اندر آئیں
ہم ان پر پل پڑیں گے" ___ اچانک جولیا نے بڑبڑانے کے سے انداز
میں اردو میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اتنا آہستہ تھا کہ اگر گارنر
اس کا کوئی ساتھی اردو زبان سمجھتا بھی ہو گا تو آواز اس تک نہ پہنچ سکے گی
اس کی بڑبڑاہٹ سنتے ہی اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ جب
جوزف اور جوانا دونوں یک لخت چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے۔ و
شاید اب تک یہی سمجھ رہے تھے کہ جولیا بغاوت اور غداری کر رہی
اور جولیا نے ان دونوں کو اس طرح چونکتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے آنکھ
اشارہ کیا تھا ___ جوزف اور جوانا دونوں کے چہرے یک لخت کھل اٹھے
وہ جولیا کے اس فقرے سے ہی جولیا کا سارا ڈرامہ سمجھ گئے تھے۔

"جلدی کرو ___ گیس فائر کرو۔ دیر مت کرو" ___ اچانک گارنر کی آواز
کمرے میں سنائی دی۔ وہ کسی اور سے بات کر رہا تھا۔ شاید مائیک کا بٹن
آن رہ گیا تھا۔ اور گارنر اسے بند کرنا بھول گیا تھا۔
اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود سب ساتھیوں نے سانس روک

لئے۔ دوسرے لمحے کھٹکا سا ہوا اور پھر کمرے کی چھت سے جیسے نیلے
رنگ کی گیس کا غبار سا نکلا اور تیزی سے کمرے میں پھیلتا چلا گیا۔ اس کے
ساتھ ہی وہ سب اس طرح فرش پر گرنے لگے جیسے زہریلی دوا چھڑکانے
سے کیڑے مکوڑے فرش پر گرتے ہیں ___ ٹیڑھے میڑھے انداز میں
ان کے ہاتھ پیر مڑ گئے تھے۔ اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں نیلے رنگ
کی گیس کا غبار چند ہی لمحوں میں واپس سمٹ کر چھت میں غائب ہو گیا۔
اور فضا صاف ہو گئی۔

اسی لمحے ایک سائیڈ سے فرش تیزی سے ایک طرف ہٹا۔ اور دو
مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ایک سائیڈ پر
بے ہوش پڑی جولیا کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اچانک جوانا بجلی کی سی تیزی
سے اپنی جگہ سے اچھلا ___ اور ان دونوں کو بیک وقت اپنے دونوں
بازوؤں میں سمیٹتا ہوا انتہائی تیز رفتاری سے فرش کے کھلے حصے میں سے
نیچے جاتی سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ اور جوانا کے اس طرح جھپٹتے ہی باقی سب
افراد بھی اس طرح اٹھ کھڑے ہوئے جیسے اچانک چابی بھرے کھلونے
حرکت میں آجاتے ہیں۔

"جلدی نکلو یہاں سے فوراً" ___ جولیا نے یک لخت چیختے ہوئے
کہا۔

اسی لمحے جوانا کی بغل میں بے جان لوتھڑے کی طرح لٹکتے ہوئے ایک
آدمی کے حلق سے چیخ نما آواز نکلی۔

"فائر کھول دو ___ کھول دو" ___ وہ آدمی بری طرح پھڑکتے ہوئے
چیخ رہا تھا۔ لیکن جوانا اسے اسی طرح لٹکائے ہوئے انداز میں انتہائی

تیز رفتاری سے سیڑھیاں اتر گیا۔ اور باقی ساتھیوں نے بھی واقعی برق رفتاری
سے کام لیتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف چھلانگیں لگا دیں۔ سب سے آخر میں
صدیقی نیچے اترا ۔۔۔ اور پھر شاید ایک لمحے کے ہزارویں حصے کا فرق پڑا
تھا کہ پورا کمرہ مشین گنیں چلنے کی ہولناک آوازوں سے گونج اٹھا۔ لیکن وہ
سب اس خوفناک فائرنگ سے بال بال بچ گئے تھے۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک راہداری میں ہوا۔ اور اس راہداری میں پہنچتے
ہی جوانا نے اپنے دونوں بازوؤں کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس کی بغلوں میں دب کر لٹکتے ہوئے دونوں افراد کے حلق سے
کراہیں سی نکلیں ۔۔۔ اور ان کے پھڑکتے ہوئے جسم یکلخت ساکت
ہو گئے۔ جب کہ باقی ساتھی راہداری میں پہنچتے ہی بجلی کی سی تیزی سے
دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ جوانا نے بھی ان دونوں کے ساکت
ہوتے ہی بازو اوپر نیچے کئے ۔۔۔ اور وہ دونوں کٹے ہوئے شہتیروں کی
طرح نیچے فرش پر گر گئے۔ اور جوانا بھی انہیں وہیں چھوڑ کر اپنے ساتھیوں
کے پیچھے بھاگ پڑا۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا اور وہ جیسے
ہی دروازے کے قریب پہنچے اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔
اور ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے اس میں نمودار ہوا ۔۔۔ لیکن دوسرے
لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل واپس کمرے میں جا
گرا۔ سب سے آگے موجود جوزف کا مکہ پوری قوت سے اس کی ناک پر
پڑا تھا ۔۔۔ جب کہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن جوزف کے ساتھ موجود
چوہان نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ لی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی چوہان
مشین گن کا ٹریگر دباتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اور کمرے میں موجود دو

افراد تیزی سے مشینوں کی آڑ میں چھپنے ہی لگے تھے کہ چیخیں مارتے ہوئے
لٹو کی طرح گھومے اور فرش پر گر گئے۔ گولیوں نے ان کے جسموں کے
پرخچے اڑا دیئے تھے ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی چوہان نے گن کا رخ
ذرا سا نیچے کیا۔ اور فرش پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرنے والا ابھی چیختا ہوا
واپس ڈھیر ہو گیا۔ اور وہ سب اندر پہنچ گئے۔ یہ مین کنٹرول روم تھا۔
اس میں چار مشینیں نصب تھیں ۔۔۔ اور ایک مشین مسلسل چل رہی تھی
اس کی روشن سکرین پر ابھی تک شوٹنگ روم کا منظر موجود تھا۔ اور وہاں
ابھی تک مسلسل گولیاں چل رہی تھیں۔ خاور تیزی سے اس مشین کی
طرف بڑھا اور اس نے اس مشین کو چیک کرنا شروع کر دیا ۔۔۔ اور
چند لمحوں بعد وہ شوٹنگ روم والے بٹن تلاش کر کے انہیں آف
کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور سکرین پر چلتی ہوئی گولیاں پہلے غائب
ہوئیں اور پھر سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

"یہ مین کنٹرول روم لگتا ہے۔ خاور تم اس مشینری کو سمجھو ہم اس
کے ذریعے یہاں پر آسانی سے کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں"
جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ اور خاور سر ہلاتا ہوا دوبارہ مشینری پر
جھک گیا۔

"مس جولیا ۔۔۔ ہمیں فوراً یہاں سے باہر نکلنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ
ہم کو کسی اور چکر میں پھنسا لیا جائے یہ لوگ سائنسی لحاظ سے طاقتور ہیں"
چوہان نے کہا۔ اور نعمانی اور خاور نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"مس جولیا ۔۔۔ میں نے باہر کا راستہ ٹریس کر لیا ہے۔ یہ دیکھیں
اس جگہ کا نقشہ۔ یہ مین کنٹرول روم ہے ۔۔۔ اچانک صدیقی نے

ایک الماری سے نکلا ہوا بڑا سا کاغذ انہیں دکھاتے ہوئے کہا اور وہ سب اس پر جھک گئے ۔ واقعی یہ تفصیلی نقشہ تھا ۔ جس میں ایک دائرے کے اندر مین کنٹرول روم لکھا ہوا تھا ۔۔۔ اور پھر ایک بیرونی راستہ بھی ظاہر کیا گیا تھا ۔

"یہ لفٹ ہے ۔ اس لفٹ کے ذریعے ہم اوپر والے حصے میں پہنچیں گے اور پھر وہاں سے باہر ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔ آؤ" ۔۔۔ جولیا نے کہا ۔ اور ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کر کے اُسے جوزف کے ہاتھ میں پکڑا دیا ۔ کیونکہ یہ نقشہ بعد میں بھی ان کے کام آسکتا تھا ۔

"لفٹ ادھر ہے ۔۔۔ اگر اسلحہ مل جاتا تو ٹھیک تھا" ۔۔۔ چوہان نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

"اسلحہ ۔۔۔ میرے خیال میں اس الماری کے نچلے خانے میں موجود ہے ۔ کیونکہ وہ خانہ ایسے باکس کے طور پر بنا ہوا ہے جیسے اسلحہ رکھنے کا ہوتا ہے" ۔۔۔ صدیقی نے کہا ۔ اور وہ سب تیزی سے اس الماری کی طرف لپکے ۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس صندوق نما خانے کو کھولنے میں کامیاب ہو گئے ۔ واقعی اس میں ہلکی مشین گنیں اور جدید ساخت کے خاصے طاقتور بموں کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود تھا ۔

"لے لو ۔۔۔ جلدی کرو ۔ یہ تو قدرت ہماری امداد کر رہی ہے" جولیا نے ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا ۔

اور چند لمحوں میں سب نے نہ صرف مشین گنیں اٹھالیں بلکہ انہوں نے کافی مقدار میں بم اٹھا کر بھی جیبوں میں بھر لئے ۔ پھر وہ لفٹ کے دروازے کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی

ر جس کے پیچھے ایک کرسی بھی تھی پر رکھی ہوئی مشین سے ایسی آوازیں لگیں جیسے ٹرانسمیٹر کال ہو ۔

"اوہ ۔۔۔ یہ یقیناً ترمذی کی کال ہو گی ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کال کا جواب پا کر کوئی ایسی حرکت کرے کہ ہم باہر نہ نکل سکیں" ۔۔۔ جولیا نے شویش بھرے لہجے میں کہا ۔

"ٹھہریں ۔۔۔ گارنر یہاں کا انچارج ہے ۔ میں اس کے لہجے میں بات کرتا ہوں" ۔۔۔ صدیقی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے ہا ۔ اور پھر اس نے جا کر چند لمحے غور سے اس مشین کو دیکھا ۔ اور ر بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ چیف باس کالنگ اوور" ۔۔۔ اس بٹن کے دبتے ی ترمذی کی آواز اس مشین میں سے نکل کر گونجی ۔ اس کا لہجہ خاصا سخت اور برہم تھا ۔

"یس ۔۔۔ گارنر اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ صدیقی نے جلدی سے وسرا بٹن دباتے ہوئے کہا ۔

"اوہ تم ۔۔۔ کون ہو تم ۔۔۔ گارنر کہاں ہے ۔ اور تم یہاں ۔ تم تو شوٹنگ روم میں تھے" ۔۔۔ اچانک ترمذی کی چیختی ہوئی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔ کیونکہ دوسرا بٹن دبتے ہی مشین پر ایک تیز بلب روشن ہو گیا تھا ۔ اور شاید اس بلب کے روشن ہونے کی وجہ سے ترمذی کو یہاں موجود ہر شخص کی تصویر نظر آنے لگ گئی تھی ۔

"دیکھ لو ترمذی ۔۔۔ ہم زندہ ہیں ۔ اور اب ہم تم پر موت بن کر جھپٹنے والے ہیں اوور" ۔۔۔ یک لخت جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے

میں کہا ۔

" اوہ ـــــ تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ۔ اور اب میں تم لوگوں
تڑپا تڑپا کر ماروں گا " ـــــ ترمذی اتنے زور سے چیخا کہ اس کی آ
بیٹھ گئی ۔ اسی لمحے صدیقی نے بٹن آف کر دیا ۔

" اب یہاں سے فوراً نکلنا چاہیے " ـــــ صدیقی نے بٹن آف کر
ہی کہا ۔ اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے انتہائی تیزی سے لفٹ کے
دروازے کی طرف دوڑے ۔ اور پھر چند لمحوں بعد لفٹ انہیں لئے
ہوئے اوپر کو چڑھتی چلی گئی ۔

ترمذی کی حالت واقعی پاگلوں جیسی ہو رہی تھی ۔ وہ شکل سے
کسی طرح بھی ذی ہوش آدمی نہ لگ رہا تھا ۔ اور اس کے سامنے کھڑے
ہوئے دس افرادیوں سہمے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے کہ جیسے ان
پر کوئی وحشی درندہ جھپٹنے والا ہو ـــــ ترمذی اس وقت کیمیکل لیبارٹری
کے گیٹ والے حصے کے برآمدے میں کھڑا تھا ۔ سامنے مین گیٹ کا
پھاٹک ٹوٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا ۔

" تم اتنے افراد یہاں موجود ہو اور وہ سب پھر بھی یہاں سے نکل گئے ۔
بتاؤ ۔ جواب دو ۔ یہ کیسے ہوا ۔ کیوں ہوا ۔ بولو " ـــــ ترمذی نے بری
طرح فرش پر پیر پٹختے ہوئے کہا ۔

" بب ـــــ باس ـــــ یہ سب کچھ اچانک ہوا ۔ ہمیں تو کسی چیز کا
علم ہی نہ تھا ۔ ہم سب اپنے کاموں میں مصروف تھے کہ اچانک سنٹرل
ہال کا لفٹ والا دروازہ کھلا ۔ اور اس کے ساتھ ہی ہال میں گولیوں کی

بارش شروع ہوگئی ۔ ہال میں موجود چھ افراد بغیر حرکت کئے ڈھیر ہو گئے ۔ اس کے بعد خوفناک دھماکے شروع ہو گئے ۔ اور جب تک ہم باہر موجود افراد سنبھلتے وہ لوگ بھاگتے ہوئے باہر نکلے ـــــ اور برآمدے کے سامنے موجود بڑی جیپ میں سوار ہو گئے ۔ انہوں نے سوار ہوتے وقت بھی دو تین بم ادھر ادھر اچھال دیئے ۔ ان بموں کے خوفناک دھماکوں کی وجہ سے ہمارے چار افراد ختم ہو گئے ـــــ اور پھر جب ہم نے سچویشن کو سمجھ کر ان پر فائر کھولنا چاہا ۔ ان کی جیپ پھاٹک کو توڑتی ہوئی باہر نکل گئی ۔ ہم نے جیپ کے ٹائروں پر فائر کھولنا چاہا لیکن وہ مسلسل جیپ کے پچھلے کھلے حصے سے فائرنگ کر رہے تھے اور دو گارڈ اس فائرنگ سے مارے گئے اور جیپ نکل گئی ـــــ اور کوئی سواری اس وقت یہاں موجود نہ تھی ۔ جس سے ہم ان کا تعاقب کرتے" ـــــ ایک نوجوان نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"گارنر کہاں ہے ـــــ جلدی اُسے ڈھونڈھ کر لے آؤ کہیں سے" تھرمڈی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ اور واپس مڑ گیا ۔ برآمدے میں سے ہو کر وہ سنٹرل ہال میں داخل ہوا تو وہاں واقعی بے پناہ تباہی مچی ہوئی تھی ـــــ چھ افراد کی لاشیں ٹکڑوں کی صورت میں پڑی تھیں اور دیگر موجود مشینری تباہ ہو چکی تھی ۔ وہ ہال کے ایک دروازے میں سے ہوتا ہوا ایک اور چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا ۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا ـــــ تھرمڈی میز کے پیچھے موجود اونچی نشست والی ریوالونگ چیئر پر جیسے ڈھیر سا ہو گیا ۔ اس کا ذہن ماؤف ہو رہا

جولیا اور اس کے ساتھی دوسری بار اس کے چنگل میں پھنس کر جانے میں کامیاب ہو گئے تھے ۔ اور اب اُسے اپنے آپ پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا کہ آخر اس نے انہیں مارنے میں اتنی دیر کیوں ـــــ اور پھر وہ جولیا کے چکر میں کیوں پھنس گیا ۔ اب وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو احمق محسوس کر رہا تھا ۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ میرا کیا بگاڑتے ہیں ۔ اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا" ـــــ تھرمڈی نے سامنے موجود میز پر زور سے مکہ مارتے ہوئے کہا ۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا ۔ اور وہی نوجوان جس نے باہر برآمدے میں رپورٹ دی تھی اندر داخل ہوا ۔ اس کے کاندھے پر ایک اور آدمی لدا ہوا تھا ۔

"یہ شوٹنگ روم کی راہداری میں بے ہوش پڑے تھے باس" اس نے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے فرش پر لٹاتے ہوئے کہا ۔ یہ بے ہوش آدمی گارنر تھا ۔

"ہونہہ ـــــ اسے ہوش میں لے آؤ" ـــــ تھرمڈی نے دانت پیستے ہوئے کہا ۔

اور نوجوان سر ہلاتا ہوا کمرے سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا ۔ چند لمحے بعد جب وہ نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جار تھا ـــــ اس نے جار کا تمام پانی بے ہوش گارنر کے چہرے پر الٹ دیا ۔ اور دوسرے لمحے گارنر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں ۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ گارنر"۔۔۔۔ ترمذی نے اُسے ہوش میں دیکھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا۔ اور ترمذی کی آواز کا اثر گارنر پر اس طرح ہوا جیسے کسی نے اُسے خاردار کوڑا مار دیا ہو۔۔۔۔ وہ بجلی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ باس۔۔۔ وہ حبشی"۔۔۔۔ گارنر نے کھڑے ہوتے ہی بے اختیار اپنی گردن ملتے ہوئے ہکلا کر کہا۔ پہلے سے زرد چہرہ اور بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔ وہ ابھی تک اس طرح پلکیں جھپکا کر دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ اس کمرے میں کیسے پہنچ گیا ہے۔

"گارنر۔۔۔۔ جولیا اور اس کے ساتھی نہ صرف شوٹنگ روم سے نکل گئے ہیں بلکہ وہ لیبارٹری سے بھی زندہ سلامت نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور یہاں انہوں نے بے پناہ تباہی پھیلائی ہے اور یہ سب کچھ تمہاری نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے"۔۔۔۔ ترمذی کا لہجہ انتہائی سرد تھا جب کہ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ باس۔۔۔ میں نے شوٹنگ روم میں ان پر گیس چھوڑی اور وہ سب بے ہوش ہو کر گر گئے۔ گیس خارج کر کے میں ریڈ گارڈ کے ساتھ خود شوٹنگ روم میں داخل ہوا تاکہ جولیا کو وہاں سے اٹھا کر آپ کے پاس بھجوا دوں۔۔۔۔ مگر اچانک فرش پر پڑا ہوا قوی ہیکل حبشی کسی وحشی درندے کی طرح ہم دونوں پر جھپٹ پڑا۔ اور اس نے مجھے اور گارڈ کو بیک وقت اپنے بازوؤں میں

میں نے اس کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کی گرفت خدا کی پناہ۔ انتہائی سخت تھی اور پھر میرے دماغ پر اندھیرا چھا گیا۔ مجھے اب ہوش آیا ہے باس"۔۔۔۔ گارنر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو تم نے اس بات کی تسلی نہ کی تھی کہ وہ واقعی بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں۔ ۔۔۔ نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اس لئے تم پوری طرح محتاط رہنا ۔۔۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے چند لمحوں کے لئے اپنے سانس روک لئے ہوں"۔۔۔۔ ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"بب۔۔۔ باس۔ جب وہ بے ہوش ہو کر گر رہے تھے تو میں نے انہیں سکرین پر دیکھا تھا۔ ان کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور ان کے جسم ٹیڑھے ہو کر نیچے گر رہے تھے۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی بے ہوش ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ گارنر نے جواب دیا۔

"جب کہ وہ بے ہوش نہ ہوئے تھے۔ یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے تمہاری سزا موت ہے"۔۔۔۔ ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ میز کے نیچے سے اوپر آیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چھوٹے سے ریوالور سے دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی گارنر چیخ مار کر پشت کے بل زمین پر جا گرا۔۔۔۔ گولی چونکہ ٹھیک دل پر لگی تھی۔ اس لئے اس بیچارے کو تڑپنے کی بھی مہلت نہ ملی۔

"جمیز"۔۔۔۔ ترمذی نے ساتھ کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"سنو۔۔۔۔ اب میں مستقل لیبارٹری میں رہوں گا۔ اور لیبارٹری کا اس

کیمیکل فیکٹری سے بظاہر کوئی تعلق نہ ہوگا ۔ صرف مخصوص راستے سے ایس
کیمیکل کی سپلائی جو اس فیکٹری میں تیار ہو رہا ہے ۔ خفیہ طور پر لیبارٹری
سپلائی کیا جاتا رہے گا تاکہ لیبارٹری کا کام مکمل ہو سکے ــــــ اور اب
طور پر اس پوری کیمیکل فیکٹری کے انچارج ہو گے ۔ یہاں سے ایسے
نشانات بالکل صاف کر دو جس سے اس کا تعلق مجھ سے ثابت ہو سکے
اور تباہ شدہ سامان ہٹا دیا جائے ــــــ حالت ٹھیک ٹھاک کر دی جائے
اور اگر حکومت کی کوئی ریڈنگ پارٹی یہاں آئے تو اُسے اس طرح ڈیل کیا
جیسے عام حالات میں کیا جاتا ہے اور انہیں مکمل طور پر مطمئن کر دیا جائے
عام کیمیکل فیکٹری ہے اور ابھی زیر تعمیر ہے ــــــ نچلے خصوصی تہہ خانے
دیئے جائیں اور یہ لفٹ ہٹا دی جائے جس سے ان تہہ خانوں میں جایا جا
ہے ۔ اس جگہ کو باقاعدہ پُر کر دیا جائے نہ ہی اسکے قطعاً کوئی آثار نظر آئیں
ترمذی نے پوری تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا ۔

”یس باس ــــــ حکم کی تعمیل ہو گی باس“ ــــــ جیمز نے سر جھکاتے
جواب دیا ۔

”اور سنو ــــــ سب کو اچھی طرح سمجھا دینا ۔ کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے
سے وہ لوگ مشکوک ہو سکیں“ ــــــ ترمذی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

”اب میں اس وقت یہاں سے نکلوں گا جب میں اس پورے دارالحکومت
کو جلا کر راکھ کر دینے کی قوت حاصل کر لوں گا ۔ پھر میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ کس
طرح میرے مقابل آتے ہیں“ ــــــ ترمذی نے خفیہ سرنگ کے آغاز پر
اپنی مخصوص گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا ۔ اور چند لمحوں بعد

کی گاڑی سرنگ میں انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی لیبارٹری کی طرف
بڑھی جا رہی تھی ۔

جولیا اپنے فلیٹ میں بیٹھی مسلسل اپنے ہونٹ دانتوں سے چبائے
چلی جا رہی تھی ۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا ۔ کیمیکل فیکٹری سے
واپس آنے کے بعد اس نے فوری طور پر سر سلطان سے رابطہ قائم کیا تھا
اور انہیں پوری تفصیل بتا دی تھی ــــــ چنانچہ سر سلطان کے مشورے پر
حکومت کی سطح پر ایک اعلیٰ اختیارات کی حامل ریڈنگ پارٹی تیار کی گئی جس کی
سربراہ جولیا کو بنایا گیا ۔ خود سیکرٹری صنعت بھی اس پارٹی کے ہمراہ تھے ۔ اور
یہ پارٹی کیمیکل فیکٹری کی مکمل چھان بین کے تمام آلات سے مزین کی گئی تھی ۔
مسلح فوجی اس پارٹی کی حفاظت کے لئے ہمراہ بھیجے گئے تھے ــــــ لیکن جب
جولیا اس پارٹی کے ہمراہ وہاں فیکٹری میں پہنچی تو وہاں کا نقشہ ہی بدل چکا
تھا ۔ وہاں پر کوئی آثار باوجود تلاش کے میسر نہ آ سکے جس سے جولیا کی رپورٹ

درست ثابت ہو سکتی۔ حتیٰ کہ وہ لفٹ بھی نہ مل سکی اور نہ ہی ایسی کوئی جگہ جہاں لفٹ نصب کی جا سکے۔ جولیا نے نچلے تہہ خانے تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود ـــــ وہ ہر لحاظ سے ایک عام کیمیکل فیکٹری تھی جو ابھی زیر تعمیر تھی۔ اس کے انچارج جیمز نے جو کیمیکل انجینئر تھا۔ اور کیمیکل انجینئرنگ میں اعلیٰ ترین ڈگریاں اس کے پاس تھیں نے جولیا کے ہر قسم کے الزامات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا بلکہ اس نے ریڈنگ پارٹی کو فیکٹری کا ایک ایک حصہ خود دکھایا ـــــ ساری چھان بین کرائی اور آخر کار جولیا کو منہ لٹکا کر واپس آنا پڑا۔ سیکرٹری صنعت کو چونکہ جولیا کے متعلق صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے ایک شعبے سے متعلق ہے اس لئے سیکرٹری صنعت انتہائی برافروختہ ہوا تھا ـــــ لیکن ظاہر ہے جولیا اُسے کچھ نہ کہہ سکتی تھی۔

فیکٹری سے بے نیل و مرام واپس آنے کے بعد جولیا نے ذہنی طور پر ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی ناکامی کا اب برملا اعلان کر دے گی کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے وہ پہلے ہی کیس میں بُری طرح ناکام ہو گئی تھی۔ اس نے سر سلطان سے واپسی کے بعد بھی بات کی تھی۔ لیکن سر سلطان نے اُسے تسلی دی تھی کہ اس طرح گھبرانے کا کوئی فائدہ نہیں، مجرم اکثر ایسا دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ـــــ وہ ہمت نہ ہارے بلکہ اپنے کام میں مصروف رہے۔ لیکن جولیا جانتی تھی کہ اب کوئی فائدہ نہیں اس سے یہ کیس حل نہ ہو سکے گا۔ لیکن ایکسٹو مسلسل غائب تھا۔ جولیا کے ذہن میں اس کی دو صورتیں تھیں ـــــ ایک تو یہ کہ ایکسٹو پاکیشیا سے چلا گیا ہے۔ اور ابھی اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ اور دوسری صورت یہ تھی کہ

ایکسٹو یہاں موجود ہے۔ لیکن وہ صرف چیک کر رہا ہے۔

در حقیقت اس وقت جولیا کو عمران کی شدید کمی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ وہ ہر وقت عمران کو بُرا بھلا تو ضرور کہتی رہی ہے لیکن یہ عمران ہی ہے جو ایسے مجرموں سے نمٹنے کا صحیح طریقہ جانتا ہے ـــــ لیکن اب عمران بھی یہاں موجود نہ تھا۔ اور ترمذی کے کہنے کے مطابق عمران اور باقی ساتھی کسی ساجان سنٹر میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ اطلاع غلط ہے ـــــ عمران کو موت نہیں آ سکتی۔ عمران نہیں مر سکتا۔ لیکن عمران کہاں تھا یہ بات وہ بھی نہ جانتی تھی۔

"کیا خادم ملکہ عالیہ کی خدمت میں حاضر ہو سکتا ہے" ـــــ اچانک دروازے سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

اور جولیا جو منہ لٹکائے بیٹھی تھی عمران کی مخصوص آواز سن کر اس بُری طرح اچھلی جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ گیا ہو۔ اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں دروازے پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران سینے پر ہاتھ رکھے رکوع کے بل جھکا ہوا تھا ـــــ جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ وہ واقعی جیتی جاگتی آنکھوں سے عمران کو دیکھ رہی ہے۔ یا اس کا ذہنی تصور ہے۔

"کیا نصیب دشمناں۔ ملکہ عالیہ کی آنکھوں میں بینائی کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو شاہی حکیم کا اکسیری نسخہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کہ آنکھوں میں پسی ہوئی سرخ مرچیں ڈالی جائیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"تت ـــ تت ـــ تم عمران ـــ کیا واقعی تم زندہ ہو" ـــــ جولیا نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس طرح تیزی سے عمران کی

طرف لپکی کہ جیسے اُسے بازوؤں میں اٹھا لے گی۔
"ارے ارے ـــــ شش ـــــ شرم کرو۔ ابھی
نکاح نہیں ہوا" ـــــ عمران نے بُری طرح دروازے میں سمٹتے ہوئے
کہا۔ اور جولیا ایک لخت ٹھٹھک کر رک گئی۔
"تم شیطان ـــــ تم واقعی زندہ ہو۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے"
جولیا نے بے پناہ مسرت سے مغلوب لہجے میں کہا۔
"بھئی کمال ہے۔ شیطان بھی کہہ رہی ہو اور زندہ ہونے پر حیران
ہو رہی ہو۔ یہ شیطان تو قیامت تک بلکہ اس کے بعد بھی زندہ رہے گا۔
لیکن کیا تم مسز شیطان کہلانا پسند کرو گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اور اس بار جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کا ناکامی سے لٹکا ہوا چہرہ
عمران کو دیکھتے ہی گلاب کی طرح کھل اٹھا تھا۔
لیکن دوسرے لمحے جب اُسے اپنی ناکامی کا خیال آیا تو اس کا چہرہ
ایک بار پھر لٹک گیا اور وہ تیزی سے واپس مڑ گئی۔
"اچھا اچھا ٹھیک ہے ـــــ مسز شیطان نہ بنو۔ انسان کی مسز بن جاؤ۔
انسان اور شیطان ہم قافیہ ہی تو ہیں" ـــــ عمران نے اُسے تسلی دیتے
ہوئے کہا۔
"عمران ـــــ میں شرمندہ ہوں سخت شرمندہ ہوں" ـــــ جولیا نے
واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے گلوگیر لہجے میں کہا۔
"کک ـــــ کک ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا تم نے شادی کر لی ہے۔
یعنی میرے بغیر۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دولہا کے بغیر شادی کیسے ہو
سکتی ہے" ـــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور جولیا

بے اختیار ہنس پڑی۔
"تمہیں شادی کی پڑ رہی ہے۔ میرا دل کہہ رہا ہے میں خودکشی کر لوں"
جولیا نے کہا۔
"بزرگ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ شادی اور خودکشی ایک ہی سکے کے دو
نام ہیں" ـــــ عمران نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے شرارت بھرے
لہجے میں کہا۔
"عمران ـــــ مذاق مت کرو۔ بطور ایکسٹو پہلے ہی کیس میں بُری
طرح ناکام ہو گئی ہوں" ـــــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"بطور ایکسٹو ناکام ہو گئی ہو۔ وہ تو ظاہر ہے ہونا ہی تھا۔ ایکسٹو کب
کامیاب ہوتا رہا ہے جو تم ہو جاؤ گی۔ اسی لئے تو وہ بے چارہ شرم کے
مارے منہ پر نقاب ڈالے رہتا ہے ـــــ شرمندگی کی وجہ سے کسی کو
بھی نہیں دکھا سکتا" ـــــ عمران نے کہا۔
اور جولیا شاید نہ چاہنے کے باوجود بھی عمران کی اس توجیہہ پر کھلکھلا
کر ہنس پڑی۔
"مذاق نہیں ـــــ میں سچ کہہ رہی ہوں" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے
کہا۔ اس کا موڈ پہلے کی نسبت خاصا بحال ہو چکا تھا۔
"میں بھی مذاق نہیں کر رہا۔ اچھا تم خود بتاؤ کہ پھر ایکسٹو نقاب کیوں
پہنتا ہے اور تم تو اس سے کہیں زیادہ کامیاب رہی ہو۔ اکیلی چار آدمیوں
کو ہلاک کر کے ترمذی کے اڈے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی
تھیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اس کی بات سن
کر بُری طرح چونک پڑی۔

" تمہیں کس نے بتایا ہے۔ کیا تم باقی ساتھیوں سے مل چکے ہو"
جولیا نے پوچھا۔

" ارے نہیں ——— میں تو ابھی سلیمان سے بھی نہیں ملا۔ ایئر پور
سے سیدھا یہیں آ رہا ہوں۔ قسم لے لو۔ کتنا بے چین رہا ہوں۔ تب
جی چاہتا تھا کہ پر لگ جائیں اور اڑ کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں تا
دل بے قرار کو کچھ تو قرار آ سکے ——— شربت وصل نہ سہی شربت د
ہی سہی۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ دونوں ہی شربت کسی حکیم کی دکا
سے نہیں مل سکتے۔ ورنہ میں ان کے کنستر بھر کر ساتھ لے جاتا"
عمران نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

" دیکھو عمران ——— اب تم میرے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ میں
پہلے واقعی یہ سمجھتی تھی کہ تم جو کچھ کہتے ہو۔ اس میں کچھ نہ کچھ سچائی تو بہرحا
ہو گی۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ بس یہ باتیں کرنا ہی تمہاری عاد
ہے ——— لیکن پلیز دوسروں کے جذبات کا تو خیال رکھا کرو"
جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" سچے عاشقوں کے ساتھ ہمیشہ یہی ٹریجڈی رہی ہے کہ ان کے
خلوص پر کبھی یقین نہیں کیا گیا۔ بہرحال کبھی تو پتھر دل بھی موم ہو ہی جائیں
گے۔ تمہارے اس کارنامے کا ذکر میں نے ترمذی کی زبانی سنا تھا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ترمذی کی زبانی ——— کیا مطلب ——— یہ تم کیسی پہیلیاں بجھوا رہے
ہو۔ ترمذی سے تم ملے ہو۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ تم باقی ساتھیوں سمیت کہ
ساجان سنٹر میں ہلاک ہو چکے ہو" ——— جولیا نے آنکھیں پھاڑتے

ئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اسے اپنی زندگی کا یقین دلانے تو واپس آیا ہوں۔ بہرحال صرف تم
اکام نہیں رہیں اس بار میں بھی پوری طرح کامیاب نہیں رہا"
ران نے جان بوجھ کر اپنے لئے لفظ ناکام استعمال نہ کیا۔

" کیا مطلب ——— کیا پاورلینڈ تباہ نہیں ہو سکا۔ باقی ساتھی تو بخیریت
ہیں" ——— جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" سب مع اہل و عیال کے بخیریت ہیں۔ اور آپ کی طرف سے خیریت
مطلوب ہے۔ اما بعد۔ ابا پہلے۔ دادا درمیان میں۔ بے چاری دادی
ب اس کا سوچنا پڑے گا کہ اُسے کہاں رکھا جائے" ——— عمران نے
ہا اور جولیا ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی۔ اب اس کا چہرہ پوری
رح نارمل ہو چکا تھا۔

" چلو ——— یہ دادی کا اپنا مسئلہ ہے۔ کہ وہ درمیان میں آتی ہے یا بعد
ہیں۔ ہمارے ساتھ یہ ہوا کہ ہم یہاں سے چلے تو تھے پاورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر
تباہ کرنے۔ لیکن پاورلینڈ والوں نے ہمیں سکہ بند احمق بنانے کا منصوبہ
پہلے سے تیار کر رکھا تھا ——— انہوں نے آٹو میٹک ٹرانسمٹ فیور کا ٹارگٹ
ہی بدل دیا تھا۔ اور جس جگہ کو ٹارگٹ بنایا تھا وہاں پر انہوں نے ہمارے
شایانِ شان استقبال کے زبردست انتظامات کر رکھے تھے۔ اس ٹارگٹ
کا نام ساجان سنٹر تھا ——— اور وہاں پاورلینڈ کی چیئرمین لیڈی ایشلے
بذاتِ خود ہمارے گلے میں ہار ڈالنے کے لئے موجود تھی۔ چنانچہ ہم اپنے
طور پر تو یہی سمجھتے رہے کہ ہم پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ہیں۔ لیکن
ہم جا پہنچے ساجان سنٹر ——— اور پھر وہاں ایک اور مسئلہ بن گیا۔ ہمارے

جگ عاشق جناب تنویر صاحب لیڈی اسٹلے پر ریشہ خطمی ہو گئے۔ میں نے
سوچا کہ خواہ مخواہ ایک رقیب کو کیوں ضائع کیا جائے چنانچہ میں نے
چھومنتر پڑھا اور نتیجہ یہ کہ ساجان سنٹر تباہ ہو گیا ـــــ لیڈی اسٹلے جل کر
راکھ ہو گئی اور ہم ٹھنڈے ٹھنڈے واپس آ گئے۔ کیونکہ وہاں ہمیں اطلاع
ملی کہ لیڈی اسٹلے کا رنڈوا خاوند ترمذی مس جولیا کے چکر میں ہے اور
اس نے جولیا کو اپنے قبضہ قدرت میں رکھنے کی کوشش کی لیکن مس
جولیا چار آدمیوں کا خاتمہ کر کے اس کے قبضہ سے نکل گئی ـــــ میں
نے اور تنویر نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ جولیا اس پر پھسل جائے اور ہم دونو
عشق کی بازی ہار کر سڑکوں پر گاتے گاتے پھریں۔ چنانچہ ہم واپس آ گئے
اور اب بڑا اچھا موقع ہے ـــــ تم بس ہاں کر دو۔ تنویر کو جب تک پتہ چلے
گا ہم مون کو یعنی شہد لگا کر واپس آ جائیں گے۔ میں نے ایکریمیا کے
سائنسدانوں سے بات کر لی ہے وہ اپنے خلائی جہاز میں ہم دونوں کو
چاند پر شہد لگانے کے لئے بھیجنے پر تیار ہیں ـــــ مگر خالص شہد والا
مسئلہ ہے" ـــــ عمران کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔

"تمہاری زبان ہی میرے خیال میں ٹیڑھی ہے۔ اچھی خاصی بات کرتے
کرتے کانٹا بدل جاتے ہو" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عشق ہوتا ہی ٹیڑھی کھیر ہے" ـــــ عمران نے فلسفہ بھگارتے ہوئے
جواب دیا۔

"اچھا باس ایکسٹو بھی واپس آ گیا ہے" ـــــ جولیا نے اچانک ایک
خیال کے آتے ہی پوچھا۔

"وہ گیا ہی کہاں تھا جو واپس آتا ـــــ سنا ہے اس کا کوئی جن بغاوت

ارادہ ہو گیا تھا چنانچہ وہ کسی پہاڑی غار میں اُسے دوبارہ قابو کرنے کیلئے
ہ کاٹ رہا ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ یہاں نہیں ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ تم اُسے میری
رف سے اطلاع دے دو کہ میں اپنی ناکامی کا اعتراف کرتی ہوں اور اگر
ہ چاہے تو میں استعفیٰ بھی دے دوں گی ـــــ اگر کوئی سزا دینا چاہے
ب بھی مجھے منظور ہے" ـــــ جولیا نے ایک بار پھر انتہائی اداس لہجے
یں کہا۔

"ناکامی ـــــ کیسی ناکامی" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے
ہوئے پوچھا۔

"یہی کہ میں اس کی عدم موجودگی میں ترمذی والا کیس حل نہیں کر سکی"
ولیا نے کہا۔

"تو کیا ترمذی کا مشن مکمل ہو گیا ہے" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ
تھا۔

"مشن تو شاید مکمل نہیں ہوا لیکن ...." ـــــ جولیا نے
چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو جولیا ـــــ ایکسٹو نے آخر تم میں کچھ صلاحیتیں دیکھی ہیں تو
تمہیں اتنا بڑا منصب سونپ کر چلا گیا ہے۔ وہ جس قسم کا آدمی ہے
اگر اُسے ایک فی صد بھی تمہاری ناکامی کا خیال ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتا۔
اور جب تک ترمذی کا مشن مکمل نہ ہو اس وقت تک ناکامی کوئی معنی نہیں
رکھتی ـــــ ترمذی پاور لینڈ کا ڈائریکٹر ہے۔ کوئی عام مجرم نہیں ہے۔

اس کے خلاف کامیابی ایک ہی دن میں نہیں ہو سکتی - اس کے لئے مسلسل جد و جہد کرنی پڑے گی - پھر اس کا مشن اتنا خطرناک ہے کہ اگر وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تو دارالحکومت کے کروڑوں افراد جل کر راکھ ہو جائیں گے ــــ ایسے مشن کے خلاف ناکامی کا تو تصور تک ہمارے ذہنوں میں نہیں آنا چاہیئے تھا - اور مجھے جیسے ہی ترمذی کے اس مشن کا پتہ چلا میں فوراً ہی واپس چلا آیا ہوں ورنہ میں ساجان سنٹر کی تباہی کے بعد پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر بھی تلاش کر سکتا تھا" ــــ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا -

"اوہ ــــ تم ٹھیک کہتے ہو - واقعی ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیئے لیکن اب مجھے آگے بڑھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی" ــــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا -

"تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ - اس کے بعد ہی میں کوئی رائے دے سکتا ہوں" ــــ عمران نے کہا -

اور جواب میں جولیا نے شروع سے آخر تک تمام روئیداد پوری تفصیل سے بتا دی -

"گڈ ــــ ابھی تم اسے ناکامی کہہ رہی ہو - تم نے زبردست کامیابیاں حاصل کی ہیں - تم نے اس کے دو پراجیکٹ بند کرا دیئے - ہر بار ترمذی کو تمہارے مقابلے میں منہ کی کھانی پڑی - تم نے انتہائی ذہانت سے اس پر جال پھینکا اور وہ اس جال میں پھنس گیا ــــ پہلے اس کا وہ اڈہ تباہ ہوا جس میں تم اکیلی پھنسی تھی - پھر اس کا کیمیکل لیبارٹری کے نیچے بنا ہوا اڈہ ختم ہوا - کیمیکل لیبارٹری سے اس کا واضح تعلق سامنے آ گیا - تم نے

ن کے گینگ کے بے شمار آدمی ہلاک کر دیئے - اور تم کہہ رہی ہو کہ تم ناکام رہی ہو" ــــ عمران نے کہا -

اور جولیا کا چہرہ عمران کی باتیں سن کر اس طرح کھل اٹھا جیسے موسم بہار میں گلاب کا پھول کھل اٹھتا ہے - اس کی آنکھوں میں مسرت کی ہلکی سی چمک ابھر آئی -

"تو اب مجھے بتاؤ کہ میں کیا لائحہ عمل اختیار کروں" ــــ جولیا نے کہا -

"سنو جولیا ــــ میں ایکسٹو کے سامنے تمہیں کامیاب و کامران دیکھنا چاہتا ہوں - اور چونکہ یہ مشن پورے ملک اور دارالحکومت کے کروڑوں افراد کی زندگیوں کے خلاف ہے - اس لئے اب پوری ٹیم تمہاری قیادت میں کام کرے گی ــــ تم فوری طور پر ایسے کرو کہ جوہان کو ہدایت کرو کہ وہ کیمیکل فیکٹری میں کام کرنے والے اپنے قد و قامت کے کسی آدمی کو اغوا کر کے اس کی جگہ لے لے - اور خاص طور پر ایسے آدمی کی جگہ جو انچارج کے انتہائی قریب ہو ــــ اس طرح ہمیں اصل صورت حال کا علم ہو جائے گا - ویسے میں نے وہاں ساجان سنٹر میں ہی لیبارٹری تک پہنچنے کا کلیو حاصل کر لیا تھا - لیکن یہاں آتے ہی جب میں نے چیکنگ کی تو وہ سارے آدمی غائب ہیں ــــ باقی صدیقی خاور اور نعمانی کو ہدایت کر دو کہ وہ ان افراد کو تلاش کریں جنہوں نے انہیں رانا ہاؤس میں داخل ہونے کے بعد اغوا کیا تھا - تمہارے کہنے کے مطابق وہ انہیں وہاں سے اپنے کسی ہیڈ کوارٹر لے گئے تھے - اور پھر وہاں سے انہیں بے ہوش کر کے کیمیکل فیکٹری لے گئے تھے -

انہیں وہ ہیڈ کوارٹر تلاش کرنا ہے۔ باقی میں صفدر اور کیپٹن شکیل اپنے طور پر اس ریڈ پاور لیبارٹری کو تلاش کرتے ہیں۔ تنویر کو تم ہدایت کرو کہ وہ وزارت صنعت میں اس آفیسر کو تلاش کرے جس نے ترمذی کو اس کیمیکل فیکٹری کے قیام کی اجازت دی تھی ـــــ کاغذوں پر لکھے ہوئے افسر کی تلاش نہیں بلکہ اس اصل آدمی کی جس نے یہ کام کرایا ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں اتنے اہم پراجیکٹ کی اتنی جلدی اجازت نہیں مل سکتی ـــــ وہ آدمی یقیناً ترمذی کا خاص آدمی ہوگا۔ اس کے ذریعے بھی ہم ترمذی کو اس کے بل سے نکال سکتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

اور جولیا یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے وہاں عمران کی بجائے کوئی مافوق الفطرت شے بیٹھی ہو۔

"اتنے غور سے مجھے نہ دیکھو مجھے شرم آرہی ہے" ـــــ عمران نے یک لخت کسی کنواری لڑکی کی طرح سمٹتے اور لجاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقتوں کا نقاب چڑھ گیا تھا۔

ـــــ اب اس کا چہرہ دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے سنجیدگی اُسے چھو کر بھی نہیں گزری۔

"تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ یہ سب بالکل سامنے کی باتیں تھیں۔ میں بھی یہ باتیں سوچ سکتی تھی۔ لیکن میرا ذہن ہی اس طرف نہ گیا تھا" جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کام کی باتوں کی طرف تو تمہارا ذہن جاتا ہی نہیں ورنہ بھلا میں اب تک کنوارہ رہ سکتا تھا۔ اماں بی میرا سہرا دیکھنے کی حسرت میں بوڑھی

ہوتی جارہی ہیں۔ لیکن تمہارا ذہن" ـــــ عمران نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا۔

اور جولیا اس بار بجائے ناراض ہونے کے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تو میں نے کب منع کیا ہے تمہیں شادی کرنے سے۔ کر لو شادی تمہارے خاندان میں تو کئی اچھی لڑکیاں ہوں گی" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے ـــــ کئی لڑکیاں۔ کیا تمہیں مجھ سے کوئی دیرینہ دشمنی ہے۔ کئی لڑکیاں یعنی کئی شادیاں۔ کیوں مجھے قسطوں میں قتل کرانا چاہتی ہو" عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

اور جولیا ہلکی سی ہنسی ہنستے ہوئے میز کی طرف مڑ گئی جس پر ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔

"او۔کے ـــــ خدا حافظ ـــــ میں ذرا ان کئی لڑکیوں کا انٹرویو کر لوں" عمران نے اچانک کہا۔ اور دوسرے لمحے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا نے رسیور اٹھاتے ہوئے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی اور وہ مسلسل ہونٹ کاٹنے میں مصروف تھی۔

"تم پتھر ہو۔ قطعی پتھر۔ یہ میں ہوں جو اس پتھر سے سر ٹکرا ٹکرا کر آخر کار مر جاؤں گی لیکن تم پتھر ہی رہو گے" ـــــ جولیا نے ایک طویل سانس لے کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس کی انگلی تیزی سے ڈائل گھمانے میں مصروف ہو گئی۔

سرخ رنگ کی بڑی سی جیپ خاصی تیز رفتاری سے آرگن پہاڑی کے ٹیلوں میں دوڑ رہی تھی - سٹیرنگ پہ عمران تھا جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پہ صفدر بیٹھا ہوا تھا ـــــ پچھلی سیٹ پہ کیپٹن شکیل اکیلا تھا - عمران کے چہرے پہ خاصی سنجیدگی تھی -

" کیا وہ ریڈیاور کی لیبارٹری انہی ٹیلوں کے نیچے بنائی جا رہی ہے " صفدر نے کہا -

" میرا خیال یہی ہے " ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا -

" لیکن یہاں تو ہر طرف ٹیلے ہی ٹیلے ہیں - ہم لیبارٹری کو تلاش کیسے کریں گے " ـــــ صفدر نے کہا -

" تمہارا کیا خیال ہے - لیبارٹری کوئی ماچس کی ڈبیا ہوتی ہے کہ اُسے اٹھا کر زمین کے اندر لے جایا گیا ہو گا - ظاہر ہے پیچیدہ اور بھاری مشینری استعمال ہوئی ہو گی ـــــ اور زیر زمین اتنا بڑا خلا کہ جس میں یہ لیبارٹری تو ہو سکے بنایا گیا ہو گا - اس کے کم از کم کچھ نہ کچھ آثار تو نظر آ ہی جائیں گے " عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا -

" عمران صاحب ـــــ کیا بات ہے - اس بار آپ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہے ہیں " ـــــ پچھلی سیٹ پہ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل سے نہ رہا گیا - تو وہ بول ہی پڑا -

" اس بار حالات بے حد نازک ہیں - دارالحکومت کے کروڑوں بے گناہ افراد کے سروں پہ موت کی تلوار لٹک رہی ہے - تمنوی جیسا شخص ہے اس نے ریڈیاور کی تیاری کے تیار ہی کے بعد ایک لمحہ بھی دیر نہیں کرنی ـــ اور نجانے اس وقت لیبارٹری کس مرحلے پہ ہے - ایک ایک لمحہ قیمتی ہے " عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا -

اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ہی سر ہلا دیا - واقعی عمران سچ کہہ رہا تھا - حالات بے حد نازک اور سیریس تھے -

" عمران صاحب ـــــ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری کے اندر سے باہر چیک کئے جانے کا نظام بنایا گیا ہو - اور وہ ہمیں چیک کر رہے ہوں " صفدر نے کہا -

" اگر ایسا ہے تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا - بلکہ زیادہ آسانی ہو جائے گی - وہ ہم پہ وار کر کے اپنا راز خود کھول دیں گے " ـــــ عمران نے کہا - اور اُسی لمحے اس نے جیپ ایک ٹیلے کے پیچھے سے موڑی اور پھر زور سے بریک لگا دیئے - جیپ ایک زوردار جھٹکے سے رک گئی -

" مجھے یہ جگہ مشکوک لگ رہی ہے - نیچے آ جاؤ " ـــــ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا - اور پھر وہ کود کر نیچے اتر آیا - صفدر اور کیپٹن شکیل

نے بھی اس کی پیروی کی - وہ نیچے اتر کر غور سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن ہر طرف وہی عام سے ٹیلے تھے - اور کچھ بھی نہ تھا -

"یہاں کیا چیز مشکوک ہے" ___ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا -

"تم اس ٹیلے کو دیکھ رہے ہو - یہ ٹیلا مصنوعی ہے اصلی نہیں ہے" عمران نے سامنے موجود ایک بڑے سے ٹیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا -

"مصنوعی ہے" ___ دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا - اور پورے غور سے اس ٹیلے کو دیکھنے لگے - لیکن ٹیلا کسی بھی لحاظ سے مصنوعی نہ لگ رہا تھا

"کیسے مصنوعی ہے عمران صاحب ___ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا" صفدر نے کہا -

"سمجھ میں کچھ آجاتا تو تمہیں سیکرٹ سروس کی نوکری کیوں کرنی پڑتی - کسٹم اور انکم ٹیکس کے محکمہ میں چپڑاسی ہی لگ جاتے تو وارے نیارے ہو جاتے" عمران نے کہا -

اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ اس ٹیلے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا - ایک زوردار دھماکہ ہوا - اور گولی اس ٹیلے سے جا ٹکرائی ___ مگر دوسرے لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل واقعی بے اختیار اچھل پڑے - گولی ٹیلے کی چٹان سے ٹکرا کر پلٹی نہ تھی بلکہ اس طرح اس چٹان میں گھس کر غائب ہو گئی تھی جیسے وہ چٹان کارک یا فوم کی بنی ہوئی ہو -

"اب یقین آگیا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا - اور پھر ریوالور کو ہاتھ میں پکڑے وہ آگے بڑھ گیا - صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ہونٹ

کاٹتے ہوئے محتاط قدموں سے اس کے پیچھے چلنے لگے - عمران ٹیلے کے قریب جا کر چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا - اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک چٹان پر اپنی ہتھیلی رکھ کر زور سے دبائی ___ اور چٹان اس جگہ سے زور سے اندر کو دب گئی -

"حیرت انگیز ___ یہ چٹان تو کسی نرم مادے کی بنی ہوئی ہے لیکن بالکل اصلی لگتی ہے" ___ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا -

عمران نے صفدر کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ ہاتھ ہٹا کر وہ اب گھوم کر ٹیلے کو چاروں طرف سے دیکھنے لگا - شمال کی طرف پہنچتے ہی وہ اچانک ٹھٹھک کر رک گیا ___ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنا پیر ایک چٹان کے نچلے حصے پر زور سے مارا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی پورا ٹیلا یوں جنوب کی طرف ہٹ گیا جیسے پھسل کر آگے بڑھ گیا ہو - اور اب اس کے نیچے جاتی ہوئی ایک پختہ اور چوڑی سڑک صاف دکھائی دے رہی تھی -

"یہ ہے اس لیبارٹری کا خفیہ راستہ" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اس سڑک پر بڑھنے لگا - صفدر اور کیپٹن شکیل کی حالت ایسی تھی جیسے وہ بچے ہوں اور گھومتے گھامتے کسی جادو نگری میں آ نکلے ہوں -

سڑک کسی سرنگ کی طرح آگے اور گہرائی کی طرف جا رہی تھی - وہ تینوں تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ان کے عقب میں سنائی دی ___ اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا - ٹیلا واپس اپنی جگہ پر آگیا تھا - وہ تینوں ٹھٹھک

کر رک گئے تھے۔

اُسی لمحے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی اندھیری سرنگ یک لخت روشن ہو گئی۔ یہ روشنی سرنگ کی دیواروں سے نکل رہی تھی۔ اور اتنی تیز تھی کہ ان کی آنکھیں خودبخود بند ہو گئیں —— تیز روشنی چند لمحوں بعد مدھم ہو گئی اور اب وہ عام سی روشنی تھی۔

"تم لوگ کون ہو اور کیسے اندر آئے ہو" —— اچانک ایک تیز مگر مشینی آواز سرنگ میں گونج اٹھی۔ لب و لہجہ ایسا تھا جیسے انسان کی بجائے کوئی مشین بول رہی ہو۔

"ہم شکاری ہیں یہاں تیتروں کا شکار کھیل رہے تھے کہ یہ سڑک اندر جاتی دکھائی دی اور ہم ادھر آ گئے۔ یہ کون سی جگہ ہے اور تم کون ہو" عمران نے لہجے کو خوف زدہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی خوف کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"تم نے پہلے ٹیلے پر گولی چلائی۔ پھر اس کی چٹان کے مخصوص حصے پر مارا۔ کیا تم اس کے سسٹم کو جانتے تھے" —— وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"جناب —— ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم شکاری ہیں۔ ہم نے ایک زرد تیتر پر گولی چلائی تھی لیکن تیتر غائب ہو گیا۔ ہم اُسے تلاش کر رہے تھے کہ اچانک یہ سڑک نظر آ گئی" —— عمران نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے —— تم واقعی غلطی سے اندر آ گئے ہو۔ لیکن اب تم زندہ واپس نہیں جا سکتے" —— وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی اور ابھی اس کا فقرہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے

تھا اور دوسرے لمحے سرنگ مسلسل فائروں کی آواز سے گونج اٹھی۔ عمران نے سرنگ کے دائیں حصے پر گولیاں چلائی تھیں۔ دیوار پر چلنے کے دھماکے کے ساتھ ہی تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں بلند ہوئیں —— اور اس کے ساتھ ہی دور سے ایک ٹھوس دیوار سی اس طرح تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگی جیسے کوئی ریلوے انجن پٹڑی پر چلتا ہوا آ رہا ہو۔ یہ دیوار سرنگ کی پوری لمبائی چوڑائی کو گھیرے ہوئی تھی۔ اور اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔

صفدر اور کیپٹن شکیل اس دیوار کو اس طرح اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بے اختیار پیچھے ہٹنے لگے۔ لیکن عمران مطمئن انداز میں اپنی جگہ کھڑا رہا۔

"عمران صاحب —— یہ دیوار تو ہمیں پیس ڈالے گی" —— صفدر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے دیوار ٹھیک اس جگہ پہنچ کر جہاں عمران نے فائر کئے تھے یک لخت رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی —— اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے حلق سے طویل سانس نکل گئے۔

"آؤ —— میں نے وقتی طور پر اس کمپیوٹر کو ناکارہ کر دیا ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے دیوار میں پیدا ہونے والے خلا کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس خلا کو پار کرتا اچانک ایک زوردار گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار دوبارہ برابر ہو گئی —— اور ایک بار پھر تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگی۔ اور اس بار عمران بھی چیختا ہوا واپس مڑا اور ٹیلے کی طرف دوڑنے لگا۔

"بھاگو —— کمپیوٹر نے رابطہ دوبارہ جوڑ لیا ہے" —— عمران نے

واپس بھاگتے ہوئے کہا۔ اور باقی بھی بے تحاشا پچھلے حصے کی طرف دوڑ
پڑے لیکن ان کے عقب میں آنے والی دیوار کی رفتار ان سے کہیں
زیادہ تیز تھی ــــــ اور اب انہیں اپنی خوف ناک موت یقینی نظر آ رہی تھی
کیونکہ سامنے وہ چٹان تھی جس نے راستہ بند کیا ہوا تھا اور پیچھے وہ دیوار
تیزی سے آگے بڑھتی آ رہی تھی۔ ظاہر ہے چند لمحوں بعد دیوار اور چٹان نے
آپس میں جڑ جانا تھا ــــــ اور ان دونوں کے درمیان ان کے جسموں
نے واقعی پس کر رہ جانا تھا۔ دیوار واقعی موت بن کر ان کے تعاقب میں
ان سے کہیں زیادہ رفتار سے دوڑتی چلی آ رہی تھی۔ اور پھر چند لمحوں
بعد دیوار پوری قوت سے ان کے جسموں سے ٹکرائی اور انہیں ساتھ
گھسیٹتی ہوئی پلک جھپکنے میں چٹان کے ساتھ ٹکرا گئی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔
"یس ــــــ جولیا سپیکنگ" ــــــ جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"مس جولیا ــــــ میں تنویر بول رہا ہوں۔ میں نے وزارت صنعت
میں اس آدمی کو ٹریس کر لیا ہے۔ جس نے اس کیمیکل فیکٹری کا پرمٹ
دلانے میں سارا کام کیا تھا۔ لیکن مس جولیا وہ شخص اجازت دلانے
کے بعد محکمے سے استعفیٰ دے کر ملک سے باہر چلا گیا ہے اور پھر وہ
واپس نہیں آیا ــــــ اس کا نام صدیقی ہے۔ اور وہاں سیکشن آفیسر تھا۔
اس نے دن رات بھاگ دوڑ کی اور بے تحاشا رشوت دے کر مہینوں میں
ہونے والا کام گھنٹوں میں کرا لیا۔ میں نے اس کی رہائش گاہ کا بھی
پتہ کیا تاکہ اگر اس کے بچے وغیرہ ہوں تو ان سے صدیقی کا پتہ چل سکے۔
لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ غیر شادی شدہ تھا ــــــ تنویر نے ایک ہی

سانس میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ترمذی نے کام لینے کے بعد اُسے پکچر سے ہی غائب کرا دیا ہے۔ اب معلوم نہیں کہ وہ واقعی باہر گیا ہے یا اُسے قتل کر کے کہیں دفن کر دیا گیا ہے ـــ بہرحال یہ کلیو تو ختم ہی ہو گیا" جولیانے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا ـــ میرے ذہن میں ایک اور بات آئی ہے۔ میں نے اس فیکٹری کی فائل میں سے ڈرلنگ رپورٹ دیکھی ہے۔ اس کی تمام مشینری کو یہاں کی ایک مقامی کلیرنگ کمپنی نے ایرپورٹ کا ہوسے وصول کر کے سپاٹ پر پہنچایا ہے ـــ ان کے انچارج سے ہمیں معلومات مل سکتی ہیں۔ کہ کون سی مشینری آئی اور کہاں کہاں اُسے ان لوڈ کیا گیا شاید اس طرح کوئی کلیو مل جائے" ـــ تنویر نے کہا۔

"ہاں ـــ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ شاید کوئی اہم کلیو مل جائے۔ لیکن وہ لوگ اپنے پیشہ ورانہ راز بتائیں گے میں سیکرٹ سروس کا کارڈ استعمال نہیں کرنا چاہتی" ـــ جولیانے کہا۔

"مس جولیا ـــ کارڈ استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ میں ان کے حلق سے سب کچھ اگلوالوں گا" ـــ تنویر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسے ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ ورنہ تمہاری فطرت ایسی ہے کہ تم غصے میں کلیو حاصل کرنے کی بجائے آدمی کا ہی خاتمہ کر دو گے" ـــ جولیانے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ یہ ماڈرن کلیرنگ

ایجنسی ہے۔ شاہجہاں روڈ پر ان کا دفتر ہے۔ آپ وہاں پہنچ جائیں۔ میں آپ کا وہیں انتظار کروں گا" ـــ تنویر نے فوراً ہی حامی بھر لی۔ کیونکہ جولیا کے سامنے بہادری دکھانے کا موقع بھلا وہ کب چھوڑ سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں پہنچ رہی ہوں" ـــ جولیانے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس نکلی تو اس نے مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ اور اب وہ کوئی مقامی لڑکی لگتی تھی ـــ لباس بھی مقامی لڑکیوں جیسا ہی تھا۔ اور پھر تیزی سے فلیٹ سے باہر آئی۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار شاہجہاں روڈ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ شاہجہاں روڈ پر ایک بڑی عمارت پر اُسے ماڈرن کلیرنگ ایجنسی کا بورڈ لگا ہوا اب ذہن میں آ گیا تھا ـــ اس لئے وہ مطمئن انداز میں اُسی طرف کار دوڑاتے جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت کے سامنے پہنچ گئی۔ وہاں تنویر پہلے سے موجود تھا۔ جولیانے کار اس کے قریب جا کر روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔

"آپ مس جولیا" ـــ تنویر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ جولیا نئے میک اپ میں تھی۔ شاید اس نے کار دیکھ کر پہچانا تھا۔

"ہاں ـــ آؤ معلومات کس سے ملیں گی" ـــ جولیانے دفتر کے مین دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔

"منیجر سے بات کرتے ہیں" ـــ تنویر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے ساتھ ہی مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

مین گیٹ سے وہ ہال کمرے میں داخل ہوتے جہاں دس بارہ میز دن پر کام ہو رہا تھا اور کافی لوگ وہاں موجود تھے۔ جب کہ ایک طرف ایک

بڑے کمرے کے دروازے پر منیجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ اور دروازے
کے سامنے ایک کاؤنٹر کے پیچھے ایک مقامی لڑکی ٹیلی فون سامنے
رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ شاید منیجر کی سیکرٹری تھی۔

جولیا سیدھی اس لڑکی کی طرف بڑھ گئی۔

"جی فرمائیے" ---- لڑکی نے کاروباری انداز میں جولیا اور تنویر
کاؤنٹر کے قریب رکتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"منیجر صاحب اندر موجود ہیں۔ ہمیں ایک بہت بڑی لاٹ کی
کلیئرنگ کے سلسلے میں بات کرنی ہے" ---- جولیا نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اوہ یس موجود ہیں۔ ایک منٹ" ---- لڑکی نے بڑی لاٹ
کا سنتے ہی جلدی سے کہا۔ اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن
دبایا۔

"جناب ---- ایک نئی پارٹی آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔ بہت
بڑی لاٹ کی کلیئرنگ کے سلسلہ میں" ---- لڑکی نے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ خود موجود ہیں" ---- لڑکی نے دوسری طرف
سے بات سنتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب" ---- لڑکی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تشریف لے جائیے" ---- لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے
ہوئے کہا۔

اور جولیا اور تنویر سر ہلاتے ہوئے منیجر کے دروازے کی طرف

بڑھ گئے۔ جولیا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ تنویر اس کے
پیچھے تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا اور کشادہ کمرہ تھا۔ جس میں ایک بڑی
میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ انہیں اندر آتا دیکھ
کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف لائیے ---- میں منیجر ہوں اسلم خان" ---- ادھیڑ عمر
نے کہا۔

"میرا نام شازیہ ہے اور یہ تنویر ہیں" ---- جولیا نے سپاٹ
لہجے میں کہا۔

اور منیجر نے تنویر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تنویر
نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے ہاتھ کو ذرا قوت سے دبایا تو اسلم
خان کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے تکلیف کے آثار پیدا ہوئے
لیکن پھر اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"تشریف رکھیئے" ---- اسلم خان نے قدرے ناخوشگوار لہجے
میں کہا۔ اسے شاید تنویر کی یہ زور آزمائی اچھی نہ لگی تھی۔ لیکن تنویر نے
جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تاکہ منیجر نفسیاتی طور پر پہلے ہی دباؤ میں آ جائے۔

"اسلم صاحب ---- ہم نے زیادہ لمبی بات نہیں کرنی۔ آپ کی
کمپنی نے آرگن پہاڑی میں قائم ہونے والی کیمیکل فیکٹری کی مشینری
کلیر اور ان لوڈ کرائی ہے۔ ہم نے اس کا تمام ریکارڈ دیکھنا ہے" ----
جولیا نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہی سرد لہجے میں کہا۔ تنویر ----
بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"کیمیکل فیکٹری ---- ہاں ہماری کمپنی کے ذریعے یہ کلیئرنگ ہوئی

ہے ۔ لیکن آپ یہ ریکارڈ کیوں دیکھنا چاہتی ہیں ۔ یہ تو ہمارا پیشہ ورانہ سیکرٹ ہے ـــــ اسلم خان کے لہجے میں حیرت تھی ۔

"دیکھو منیجر ـــــ میں نے مصافحہ کرتے ہوئے تمہارا ہاتھ اسی لئے دبایا تھا تاکہ تمہیں احساس ہو جائے کہ ہم تمہارے سوالوں کا جواب دینے نہیں آئے ۔ اس لئے اگر تم اپنی ہڈیاں ٹوٹنے سے بچانا چاہتے ہو تو مکمل تعاون کرو ورنہ ..... " ـــــ تنویر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا ۔

"کیا مطلب ـــــ کیا آپ یہاں غنڈہ گردی کریں گے ۔ میں پولیس کو بلاتا ہوں " ـــــ منیجر نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا اور اس کا ہاتھ ٹیلی فون کی طرف بڑھا ہی تھا کہ تنویر فوراً اچھل کر اس کے قریب گیا ۔ اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگا ریوالور اس کی کنپٹی سے لگ گیا ـــــ اور منیجر کا ہاتھ نہ صرف جہاں تھا وہاں رک گیا بلکہ پہلی بار اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے ۔

"دیکھو منیجر ـــــ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بدمزگی پیدا ہو ۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو ۔ ویسے ہمارا تعلق کسی جرائم پیشہ گروہ سے نہیں ہے بلکہ پولیس کی ایسی سپیشل ایجنسی سے ہے جسے پبلک میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا ـــــ اگر ہم چاہتے تو تمہیں اپنے ہیڈ کوارٹر بھی بلا کر تم سے معلومات حاصل کر لیتے لیکن ہم نے اسے مناسب نہیں سمجھا " ـــــ جولیا نے سرد لہجے میں کہا ۔

"پ ـــ پ ـــ پولیس ـــــ سپیشل ایجنسی ۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے ۔ آپ پہلے بتا دیتیں ۔ میں تو قانون کے ساتھ پورا تعاون کرتا ہوں "

اسلم خان نے ہکلاتے ہوئے کہا ۔

اور تنویر نے مسکراتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا ۔

"سنو منیجر ـــــ یہ سب کام انتہائی خفیہ انداز میں ہوتا ہے ۔ اس لئے اگر تم نے کسی کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ ہم یہ ریکارڈ چیک کرنے آئے ہیں تو تمہارا انجام عبرت ناک بھی ہو سکتا ہے " ـــــ تنویر کا لہجہ بے حد سرد تھا ۔

"م ـــ م ـــــ میں سمجھتا ہوں ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ میں ابھی ریکارڈ منگواتا ہوں " ـــــ اسلم خان نے فوراً ہی ڈھیلے لہجے میں کہا ۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا ۔

اسلم خان نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا ۔

"مس شاہدہ ـــــ سپرنٹنڈنٹ کو کہو کہ وہ ترمذی کیمیکل فیکٹری کی کلیئرنگ فائل میرے کمرے میں بھجوا دے فوراً " ـــــ اسلم خان نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا ۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آخر یہ سب چھان بین کیوں ہو رہی ہے "

اسلم خان نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا ۔

"بتانا تو نہیں چاہیے ۔ بہرحال تمہاری تسلی کے لئے بتا دیتے ہیں کہ خفیہ اطلاعات حکومت کو ملی ہیں کہ اس فیکٹری کی آڑ میں کوئی ناجائز کام ہو رہا ہے "

جولیا نے خشک لہجے میں کہا ۔

اور اسلم خان نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گیا ہو ۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک چپڑاسی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک موٹی سی فائل تھی ۔ اس نے فائل بڑے مؤدبانہ انداز میں منیجر کے سامنے رکھ دی ۔

"آپ کیا پئیں گے۔ ٹھنڈا یا گرم" ۔۔۔ اسلم خان نے پوچھا۔

"کچھ نہیں" ۔۔۔ جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

اور اسلم خان نے چپڑاسی کو واپس جانے کا اشارہ کیا۔ اور جب چپڑاسی باہر چلا گیا تو اس نے فائل اٹھا کر جولیا کے سامنے رکھ دی۔ فائل پر ترمذی کیمیکل فیکٹری کا نام درج تھا ۔۔۔ جولیا نے فائل کھولی تو اس میں کلیرنگ اور لوڈنگ سے متعلق بے شمار کاغذات تھے۔ مشینری کی کلیرنگ کے سلسلے میں ان کی تفصیلات بھی درج تھیں۔

"آپ کی کمپنی کو یہ کام کس کی ٹپ پر ملا تھا" ۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہمارے ایکریمیا میں دوست ہیں انہوں نے مسٹر ترمذی کو ہماری سفارش کی تھی" ۔۔۔ منیجر نے جواب دیا۔

"یہ مال آپ نے کہاں اتارا تھا" ۔۔۔ جولیا نے دوسرا سوال کیا۔

"ظاہر ہے فیکٹری میں ہی ان لوڈ ہوا ہوگا۔ مجھے ذاتی طور پر تو علم نہیں سپروائزر کو علم ہوگا" ۔۔۔ منیجر نے کہا۔

"اس سپروائزر کو بلوایئے" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

اور منیجر نے سر ہلا کر سیکرٹری کو سپروائزر کی طلبی کا حکم دیا جب تک سپروائزر آتا جولیا نے فائل کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس سر" ۔۔۔ آنے والے نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"مسٹر ہاشمی ۔۔۔ ان کا تعلق حکومت سے ہے۔ یہ کسی معاملے میں ترمذی کیمیکل فیکٹری کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کے سوالات کا صحیح جواب دینا ہے۔ آپ نے اس کام کو سپروائز کیا تھا" ۔۔۔ منیجر

نے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ ہاشمی نے حیرت بھرے انداز میں جولیا اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بتائیں کہ یہ مال آپ نے کہاں ان لوڈ کیا تھا" ۔۔۔ جولیا نے ہاشمی کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی آرگن پہاڑی میں واقع کیمیکل فیکٹری کے احاطے میں" ہاشمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سارا مال وہاں ان لوڈ ہوا تھا یا کچھ کسی اور جگہ بھی ہوا تھا" ۔۔۔ جولیا کا لہجہ سرد تھا۔

"ج ۔۔۔ جی ۔۔۔ سس ۔۔۔ سارا مال وہیں ......" ۔۔۔ ہاشمی نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھیں مسٹر ہاشمی ۔۔۔ جو بات صحیح ہے وہ بتائیں۔ ہمارے پاس مکمل معلومات پہلے سے موجود ہیں۔ اگر آپ نے غلط بیانی کی تو اس کے نتائج آپ کے لئے انتہائی خوفناک بھی ہو سکتے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے یک لخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ج ۔۔۔ ج ۔۔۔ جی ہاں ۔۔۔ جی ہاں" ۔۔۔ ہاشمی نے سہمے ہوئے انداز میں منیجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو صحیح اور درست بات ہے وہ بتا دو۔ غلط بیانی مت کرنا" اسلم خان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ج ۔۔۔ جناب ۔۔۔ چار ٹرک تو ہم نے فیکٹری میں ان لوڈ کئے لیکن دس ٹرک فیکٹری سے کچھ دور ایک زیر زمین جگہ تھی جناب وہاں ان لوڈ

کرائے گئے تھے۔ جی ۔۔۔ جناب انہوں نے کہا تھا کہ یہ فیکٹری کا سٹور ہے جناب "۔۔۔ ہاشمی نے بُری طرح ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ تم نے ایسی کوئی رپورٹ تو نہیں کی تھی" منیجر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ پلیز خاموش رہیں ۔۔۔ ہاں تو تم اس جگہ کی نشاندہی کر سکتے ہو۔ جہاں تم نے باقی ٹرک ان لوڈ کئے تھے "۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں" ۔۔۔ ہاشمی نے جواب دیا۔

اور جولیا نے جلدی سے جیب سے آرگن پہاڑی کے علاقے کا ایک تفصیلی نقشہ نکالا اور میز پر پھیلا دیا۔ یہ نقشہ اس نے وزارت سرحد سے حاصل کیا تھا۔ اس میں آرگن پہاڑی کے علاقے کو پوری تفصیل اور وضاحت سے دکھایا گیا تھا۔

"یہ فیکٹری ہے جناب ۔۔۔ اور یہ جگہ ہے جہاں باقی ٹرک ان لوڈ ہوئے تھے" ۔۔۔ ہاشمی نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"پوری طرح تسلی کر کے بتاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تم سے اندازے کی غلطی ہو جائے" ۔۔۔ جولیا نے غور سے اس جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی جگہ ہے ۔۔۔ فیکٹری سے شمال کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر دور" ہاشمی نے کہا۔

اور جولیا نے اس جگہ پر نشان لگا دیا۔

"اب تم کو اس جگہ کی کوئی نشانی یاد ہو تو بتاؤ" ۔۔۔ جولیا نے نقشہ تہہ کر کے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نشانی" ۔۔۔ ہاشمی نے سوچتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر چند لمحے لکیریں پھیلتی سمٹتی رہیں۔ اور پھر اچانک اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی جیسے کوئی خاص بات یاد آ گئی ہو۔

"ہاں ۔۔۔ ایک نشانی مجھے یاد آ گئی ہے۔ خاص نشانی" ۔۔۔ ہاشمی نے کہا۔

"کیا نشانی ہے" ۔۔۔ جولیا نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"جس جگہ یہ زیر زمین جگہ ہے وہاں اوپر ایک اونچا ٹیلا ہے جس کی چوٹی اوپر سے دو حصوں میں اس طرح تقسیم ہے جیسے دو تلواریں اکٹھی کھڑی ہوں۔ اس ٹیلے کو انہوں نے کسی جگہ پیر مار کر ہٹایا تھا تو ٹیلہ اس طرح ہٹ گیا تھا جیسے ریلنگ پر گاڑی چلتی ہے ۔۔۔ اندر سڑک سی ایک سرنگ میں گئی تھی۔ آخر میں ایک بڑا ہال تھا جہاں ٹرک ان لوڈ ہوئے تھے" ہاشمی نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔ تھینک یو" ۔۔۔ جولیا نے مسرت سے چہکتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مسٹر تنویر ۔۔۔ میرے خیال میں اگر رسک نہ ہی لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں ہمارے جاتے ہی اطلاع ہو جائے۔ اس لئے کام فائنل ہی ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے" ۔۔۔ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بھی یہی کہنے والا تھا" ۔۔۔ تنویر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک سی ابھر آئی تھی۔

"یہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں" ۔۔۔ اسلم خان منیجر نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔ وہ شاید ان کی یہ اشاراتی زبان نہ سمجھ سکا تھا۔
"تم نہ ہی سمجھو تو اچھا ہے" ــــــ تنویر نے کہا۔ اور دوسرے لمحے
اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو سائیلنسر لگا ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا
اور پھر ٹھک ٹھک کی دو آوازوں کے ساتھ ہی منیجر اور ہاشمی دونوں کی
کھوپڑیاں بھک سے اڑ گئیں وہ بے چارے چیخ بھی نہ سکے ــــــ منیجر
تو اپنی کرسی پر ہی رہ گیا جب کہ ہاشمی کا مردہ جسم دھڑام سے فرش پر گر
گیا۔

جولیا نے فائل اٹھا کر اسے موڑا اور تنویر کی طرف بڑھا دی۔ تنویر نے
فائل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالی اور پھر جولیا کے پیچھے چلتا ہوا گیٹ
کی طرف بڑھ گیا۔

"منیجر اور ہاشمی صاحب اہم باتیں کر رہے ہیں۔ انہیں آپ نے
ڈسٹرب نہیں کرنا" ــــــ جولیا نے کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی سے کہا۔ اور
لڑکی نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے
ہال کمرے سے باہر آ گئے۔

چند لمحوں بعد وہ پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔

"اب کیا ارادہ ہے" ــــــ تنویر نے پوچھا۔

"ہمیں فوراً وہ جگہ ٹریس کرنی ہے اس لئے میرے پیچھے آجاؤ"
جولیا نے کہا۔ اور جلدی سے اپنی کار میں بیٹھ گئی۔

تنویر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے
پیچھے دوڑتی ہوئیں آگن پہاڑی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ایک لمحے

ے لئے جولیا نے سوچا کہ عمران سے اس معاملے میں بات کرے۔
کن پھر اس نے اپنا یہ خیال جھٹک دیا ــــــ کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ کچھ خود
رکے عمران کو بتائے۔ اسے اب عمران کے سامنے اپنی ناکامی کا اعتراف
رنے پر بھی شرم سی محسوس ہو رہی تھی۔

صدیقی، خاور اور نعمانی ایک دوسرے کے پیچھے ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہوئے۔ ان تینوں کے چہروں پر نئے میک اپ تھے لیکن ان کی چال بتا رہی تھی کہ وہ خاصے مایوس اور تھکے ہوئے ہیں۔ ہال میں اکثر میزیں پُر تھیں وہ کونے کی ایک خالی میز پر جا کر بیٹھ گئے۔

"کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ آخر ان لوگوں کو کہاں ڈھونڈھیں سارے شہر میں گھومتے گھومتے میں تو بُری طرح تھک گیا ہوں" ۔۔۔ صدیقی نے کرسی پر بیٹھتے ہی پاؤں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اب ڈھونڈھنا تو پڑے گا۔ اور اس کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے سوائے مٹرگشت کے" ۔۔۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ویٹر ان کی میز پر پہنچ گیا۔ خاور نے اُسے لائم جوس لانے کا آرڈر دیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"ارے ۔۔۔ میرا خیال ہے۔ یہ شخص وہی ہے" ۔۔۔ اچانک نعمانی

کی دبی سی آواز سنائی دی۔ اور وہ دونوں نعمانی کی بات سنتے ہی چونک پڑے۔

"کون ۔۔۔ کس کی بات کر رہے ہو" ۔۔۔ ان دونوں نے بیک آواز ہو کر پوچھا۔

"وہ کاؤنٹر کے پاس والی میز پر موجود دو افراد بیٹھے ہیں ان میں سے وہ نیلی جیکٹ والا مجھے یاد ہے اس نے میرے سر پر ریوالور کا بٹ مارا تھا ۔۔۔ بالکل یہی ہے۔ اب میں اسے پوری طرح پہچان گیا ہوں" نعمانی نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔۔۔ مجھے بھی یاد آ رہا ہے۔ اوہ۔ یہ تو اتفاق ہی ہو گیا۔ ہم سارے شہر میں گھومتے رہے تو کوئی نظر نہیں آیا۔ اب جب تھک کر یہاں آ بیٹھے تو بات بن گئی" ۔۔۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ویٹر نے لائم جوس کے گلاس ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"ویٹر" ۔۔۔ خاور نے اچانک اُسے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ حکم سر" ۔۔۔ ویٹر نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں رہائشی کمرے بھی ہیں" ۔۔۔ خاور نے پوچھا۔

"اوہ ۔۔۔ نو سر۔ اس بلڈنگ کے اوپر صرف دفاتر ہیں رہائشی کمرے نہیں ہیں۔ صرف یہ ریسٹورنٹ ہے" ۔۔۔ ویٹر نے کہا۔ اور خاور نے سر ہلا دیا۔ ویٹر واپس چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے۔ یہ یہاں نہیں رہتا۔ ٹھیک ہے۔ لائم جوس پی کر ہم باہر چلتے ہیں۔ پھر جیسے ہی یہ باہر آئے اس کا احتیاط سے تعاقب ہونا چاہیئے" ۔۔۔ خاور نے کہا۔

"گڈ ـــــ تمہارا آئیڈیا بھی اچھا تھا۔ کہ کہیں یہ یہیں نہ رہتا ہو"
صدیقی نے کہا۔ اور پھر انہوں نے گلاس اٹھا کر مشروب کے گھونٹ
لینے شروع کر دیئے۔ وہ آدمی اپنے ساتھی کے ساتھ باتیں کرنے میں
مصروف تھا ـــــ ساتھ ہی دونوں ہی مشروب پینے میں بھی مصروف
تھے۔ ان کے باتیں کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی مسئلے پر باقاعدہ
بحث کر رہے ہوں۔ چونکہ ان کی میز کافی دور تھی۔ اس لئے ظاہر ہے
وہ ان دونوں کی باتیں نہ سن سکتے تھے ـــــ لیکن انہیں باتیں سننے کی
بھی ضرورت نہ تھی۔

"کیا خیال ہے۔ اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس نہ لے جایا جائے۔
تاکہ اس سے سب کچھ اگلوا لیا جائے" ـــــ صدیقی نے کہا۔

"نہیں ـــــ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ ان کا ٹھکانہ معلوم کر کے ان سے
لیبارٹری کے متعلق کوئی کلیو اگلوایا جائے۔ اور ہو سکتا ہے یہ آدمی اتنی
اہمیت نہ رکھتا ہو کہ اسے سب معلومات ہوں۔ ان کا اڈہ دیکھ کر ان پر
ریڈ کرتے ہیں ـــــ اور پھر جو ان کا انچارج ہو گا اس سے معلوم کریں
گے" ـــــ خاور نے کہا۔

"ہماری کاروں میں اسلحہ تو موجود ہے۔ ٹھیک ہے کام کو لمبا کرنے
کی بجائے مختصر ہی کرنا چاہیئے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

اور پھر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ خاور نے ایک نوٹ میز پر رکھے ایش
ٹرے کے نیچے دبایا۔ اور تینوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"تھوڑی دیر بعد وہی نیلی جیکٹ والا اکیلا باہر آیا۔ دوسرا شاید اندر ہی رہ گیا
تھا۔ وہ پارکنگ میں موجود ایک سیاہ رنگ کی کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چند

لمحوں بعد اس کی کار سڑک پر آگئی۔ خاور۔ صدیقی اور نعمانی تینوں علیحدہ علیحدہ کاروں
میں تھے۔ اس لئے وہ بڑی آسانی سے اس کے تعاقب میں مصروف ہو گئے۔ کبھی
صدیقی اپنی کار ان سے آگے لے جاتا اور کبھی نعمانی آگے چلا جاتا اور صدیقی
پیچھے آجاتا ـــــ اسی طرح خاور بھی کار کو آگے پیچھے کرتا ہوا تعاقب کر رہا تھا۔ اس
سے یہ فائدہ تھا کہ سیاہ کار میں موجود نیلی جیکٹ والا تعاقب کا اندازہ نہ
کر سکے۔

تھوڑی دیر بعد سیاہ کار شہر کی مضافاتی رہائشی کالونی ماڈل کالونی میں
داخل ہو گئی۔ چونکہ اس کالونی میں خاصے متمول لوگ رہائش پذیر تھے اس لئے
اس کی مین روڈ پر آنے جانے والی کاروں کی تعداد خاصی تھی ـــــ سیاہ رنگ
کی کار نیلے رنگ کی ایک بڑی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رکی۔ اور وہ خاور
اور صدیقی جو اس کار سے آگے تھے اور آگے بڑھ گئے۔ جب کہ نعمانی نے
پیچھے ہی ایک سائیڈ پر کار روک لی ـــــ سیاہ رنگ کی کار پھاٹک کھلنے
پر اندر چلی گئی تو خاور اور صدیقی بھی اپنی کار موڑ کر واپس لے آئے۔ اور
پھر ان تینوں نے کاریں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پبلک پارک کی پارکنگ
میں روک دیں اور نیچے اتر آئے ـــــ ان تینوں کی نظریں اس نیلے رنگ
کی کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں۔

"اب کیا خیال ہے" ـــــ خاور نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے۔ پہلے ہمیں اندرونی پوزیشن دیکھنی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے
اندر کافی لوگ ہوں ایسی صورت میں ہم پھنس بھی سکتے ہیں" ـــــ صدیقی
نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے میں اندر جاتا ہوں" ـــــ خاور نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ تم دونوں یہیں رکو میں اندر جاتا ہوں۔ کیونکہ میں سب سے آخر میں بے ہوش ہوا تھا۔ اس لئے مجھے ان لوگوں کے چہرے کچھ یاد ہیں ہم نے پکڑنا تو ان کے چیف کو ہے ـــ اور اس لمبوترے چہرے والے چیف کی شکل مجھے یاد ہے" ـــ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــ پھر واچ ٹرانسمیٹر پر خطرے کی صورت میں کاشن دے دینا۔ ہم تیار رہیں گے" ـــ خاور اور صدیقی دونوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ اٹھائی اور نیچے موجود باکس میں سے اس نے ایک مشین پسٹل نکالا جس پر جدید انداز کا سائیلنسر بھی نصب تھا ـــ پسٹل کو اندرونی جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کراس کر کے اس نیلے رنگ کی کوٹھی کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کوٹھی کی دونوں سائیڈوں پر بھی کوٹھیاں تھیں ـــ اور اس کالونی کا نقشہ ایسا بنایا گیا تھا کہ ایک مکمل بلاک کی صورت میں کوٹھیاں تعمیر کی گئی تھیں۔ اس طرح نیلے رنگ کی کوٹھی کی پشت پر پچھلی کوٹھی کی پشت ملی ہوئی تھی۔ اس طرح اس کوٹھی میں سوائے پھاٹک کی طرف سے اور داخلے کا کوئی راستہ باقی نہ رہا تھا ـــ سائیڈ کی کوٹھیاں بھی آباد تھیں۔ اس لئے نعمانی براہ راست کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا اس نے بڑے اطمینان سے پھاٹک پر رک کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ اس نے چست لباس پہنا ہوا تھا۔

"میں بلڈنگ سروے آفیسر قسمت خان ہوں۔ اس بلڈنگ کا نقشہ پاس

ہوا ہے۔ میں نے اسے چیک کرنا ہے" ـــ نعمانی نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"ہم نے تو یہ کوٹھی کرایہ پر لے رکھی ہے۔ آپ اصل مالک سے ملیں" نوجوان نے بغور نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو اس وقت بادامی رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھا۔

"کوئی بات نہیں ـــ ہم نے صرف موقعہ چیک کرنا ہے۔ صرف چند منٹ لگیں گے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ فرض کی ادائیگی بہرحال ضروری ہے" ـــ نعمانی نے کہا۔

"آپ کا کارڈ" ـــ نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ آپ کمال کر رہے ہیں۔ یہ ایکریمیا نہیں ہے پاکیشیا ہے۔ اور میں پولیس آفیسر تو نہیں ہوں کہ تلاشی لینے آیا ہوں۔ میں تو صرف اس کوٹھی کو صرف طائرانہ انداز میں اندر سے دیکھوں گا۔ اور اگر آپ کسی باقاعدہ اجازت نامے کی موجودگی چاہتے ہیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے میں کل وہ اجازت نامہ بھی لے آؤں گا ـــ لیکن اس طرح آپ کو ہی پریشانی ہو گی کیونکہ پھر کوٹھی میں موجود تمام سامان باہر نکالنا پڑے گا۔ اور ایک ایک دیوار کی ساخت۔ اس کی پیمائش۔ فرش کی ساخت۔ سب کچھ تفصیل سے چیک کرنا پڑے گا ـــ اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو ایسی پریشانی ہو۔ ہمارے ہاں تو بس یہی کارروائی زیادہ کی جاتی ہے۔ میں صرف نظروں سے دیکھوں گا اور واپس چلا جاؤں گا۔ پھر دفتر جا کر فارم پر کر کے جمع کر دوں گا اور مسئلہ ختم" ـــ نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــ اچھا ٹھیک ہے۔ تشریف لائیے" ـــ نوجوان نے شاید

نعمانی کے بااعتماد لہجے کے ساتھ اُسے بالکل اکیلا دیکھ کر سوچا تھا کہ اکیلا آدمی ویسے بھی کیا کرے گا۔

"شکریہ" ـــــ نعمانی نے کہا۔ اور پھر وہ نوجوان کے ساتھ ہی اس ذیلی کھڑکی سے گزر کر کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی خاصی بڑی اور وسیع و عریض تھی۔ سامنے بڑا پورچ تھا جس میں اس وقت تین کاریں موجود تھیں اور برآمدے میں تین افراد کھڑے ہوئے تھے ـــــ وہ نعمانی کو دیکھ کر بُری طرح چونک پڑے۔

"آئیے" ـــــ نوجوان نے کھڑکی بند کرتے ہوئے کہا۔

اور نعمانی سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ چلتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کون صاحب ہیں انتھونی" ـــــ برآمدے میں موجود ایک آدمی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

اور انتھونی نے نعمانی کی بتائی ہوئی تفصیل اُسے بتا دی۔

"اوہ ـــ باس کی اجازت کے بغیر تم انہیں اندر کیوں لے آئے ہو" ـــــ پوچھنے والے کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

"جناب۔ میں آپ کے باس سے بات کر لیتا ہوں۔ میں سرکاری فرائض کے سلسلہ میں آیا ہوں صرف چند منٹ کے لئے۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا" ـــــ نعمانی نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے ـــ کون ہے یہ" ـــــ اچانک برآمدے کے درمیان بنی ہوئی گیلری میں سے آتے ہوئے نوجوان کی آواز سنائی دی۔ اس کی نظریں بھی نعمانی پر جمی ہوئی تھیں۔ اور اُسے دیکھتے ہی نعمانی سمجھ گیا کہ یہی باس

ہے۔ اور انتھونی نے وہی تفصیل پھر دوہرا دی۔

"نکلوا اسے ـــ باہر جاؤ مالک کے پاس" ـــــ آنے والے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں صرف چند منٹ لوں گا۔ یہ دیکھئے میرے پاس کارڈ ہے" ـــــ نعمانی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ کوٹ کی اندرونی جیب کی طرف بڑھ گیا۔

"میں کہتا ہوں تم فوراً......" ـــــ لمبوترے چہرے والے باس نے قدرے غصیلے لہجے میں کہنا چاہا ہی تھا کہ نعمانی کا ہاتھ یک لخت جیب سے باہر آیا۔

اور دوسرے لمحے وہ سب ایک لمحے کے لئے حیرت سے بت بن گئے۔ کیونکہ نعمانی کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ہوا مشین پسٹل موجود تھا۔

"خبردار ـــ اگر کسی کے ہاتھ نے حرکت کی تو" ـــــ نعمانی نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اور تقریباً چار افراد کے ہاتھ جو تیزی سے حرکت میں آ رہے تھے یک لخت رک گئے۔

"سوری۔ مجھے یہ سب کچھ مجبوراً کرنا پڑا ہے۔ ورنہ میری بھلا آپ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔ میں ایک سرکاری افسر ہوں۔ صرف سروے کرنے آیا تھا اور اب بھی صرف سروے کر کے چلا جاؤں گا ـــ لیکن اگر آپ نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر ہو سکتا ہے کہ میں گولی بھی چلا دوں۔ میری یہاں آمد کی کوئی سرکاری رپورٹ موجود نہیں ہے اس لئے مجھ پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے گا" ـــــ نعمانی نے نرم لہجے میں کہا۔

"یہ پستول واپس جیب میں ڈال لو۔ ہم تمہارے ساتھ تعاون کرنے

کے لئے تیار ہیں"۔۔۔۔۔ باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جب مجھے اعتماد ہو جائے گا کہ آپ میرے ساتھ کوئی غلط سلوک نہ کریں گے تو ایسا بھی کر لوں گا۔ آپ اندر موجود باقی افراد کو بھی باہر بلا لیں" نعمانی نے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا نرم تھا۔ لیکن وہ بے حد چوکنا اور محتاط نظر آ رہا تھا۔

"اندر صرف ایک آدمی ہے۔۔۔ فریڈی۔۔۔ فریڈی باہر آ جاؤ" باس نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے گیلری میں وہی نیلی جیکٹ والا آتا دکھائی دیا۔

"یس باس"۔۔۔۔ آنے والے نے قریب آتے ہوئے کہا۔ چونکہ نعمانی۔ باس اور اس کے ساتھیوں کی آڑ میں تھا اس لئے فریڈی اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور نہ دیکھ سکا تھا۔

"خاموش کھڑے ہو جاؤ۔۔۔ حرکت نہ کرنا ورنہ"۔۔۔۔ نعمانی نے یک لخت تیز لہجے میں کہا۔

اور فریڈی کی آنکھیں نعمانی کے ہاتھ میں موجود ریوالور دیکھ کر پھیلنے لگیں

"اوہ باس۔۔۔ یہ تو ہوٹل میں بھی موجود تھا"۔۔۔۔ اچانک فریڈی نے چونکتے ہوئے کہا۔ وہ خاصا ذہین آدمی لگ رہا تھا۔

اور اسی لمحے نعمانی نے یک لخت ٹریگر پر دباؤ ڈال دیا۔ گولیاں بارش کی طرح بجلی کی سی تیزی سے یکے بعد دیگرے پسٹل سے نکلیں۔۔۔۔ لیکن جدید ترین سائیلنسر کی وجہ سے صرف ٹھک ٹھک کی آوازیں نکلیں اور پلک جھپکنے میں اس باس کے علاوہ باقی سب افراد بری طرح چیختے ہوئے پشت کے بل زمین پر گرے۔ نعمانی کا نشانہ

واقعی انتہائی شاندار تھا۔ کیونکہ انتہائی تیزی سے ریوالور گھمانے کے باوجود گولیاں سب کے دلوں میں سوراخ کر گئی تھیں۔ اور انہیں پھڑکنے کا بھی موقع نہ ملا تھا۔۔۔۔ باس چونکہ دائیں سائیڈ پر آخری آدمی تھا۔ اس لئے باس کی طرف ریوالور گھومنے سے پہلے نعمانی نے ٹریگر پر سے انگلی ہٹا لی تھی۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا تم نے"۔۔۔۔ باس کا چہرہ یک لخت بری طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔ میں نے اب بھی صرف سودے ہی کرنا ہے۔ یہ لوگ میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ البتہ تمہیں میں باہر نکال سکتا ہوں۔ زندہ سلامت۔ تاکہ میں اطمینان سے سودے کر سکوں۔۔۔۔ شرط صرف یہی ہے کہ تم کوئی غلط حرکت نہ کرو گے"۔۔۔۔ نعمانی کا لہجہ بے حد سرسری سا تھا۔ جیسے اتنے جیتے جاگتے افراد کو قتل کرنے کی بجائے اس نے چند مکھیاں ماردی ہوں۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا تم پاگل ہو۔ مجھے باہر نکال دو گے" باس نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ذہنی طور پر ماؤف سا ہو گیا تھا۔

"چلو پھاٹک کی طرف۔۔۔ ابھی میں ثبوت دے دیتا ہوں" نعمانی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

اور باس نے شاید فوراً سوچا کہ اگر یہ پاگل واقعی ایسا کرنا چاہتا ہے تو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ چنانچہ وہ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا۔۔۔۔ اور پھر نعمانی کے قریب سے گزرتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ

گیا۔ نعمانی بھی اس کے ساتھ ہی مڑتا گیا۔ پسٹل بھی ظاہر ہے ساتھ ہی گھوما۔

"ارے ارے ——— آہستہ چلو۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے"

نعمانی نے کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھنے والا باس ٹھٹھک کر آہستہ ہو گیا۔

اور دوسرے لمحے نعمانی نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور کو اچھالا۔ اور اُسے نال سے پکڑ لیا۔ اور پھر باس کے پیچھے چل پڑا۔ باس کی پشت ہونے کی وجہ سے اُسے نعمانی کی اس حرکت کا پتہ ہی نہ چل سکا تھا۔ نعمانی نے لمبے لمبے قدم اٹھائے ——— اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بلند ہوا۔ اور پھر آگے چلتے ہوئے باس کی کھوپڑی پر پسٹل کا دستہ پوری قوت سے پڑا۔ اور باس چیختا ہوا منہ کے بل زمین پر گرا۔ نیچے گرتے وہ یکلخت اچھل کر دوبارہ کھڑا ہونا چاہتا تھا کہ نعمانی کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا ——— اور اٹھتے ہوئے باس کی کھوپڑی پر دوسری بھرپور ضرب لگی اور اس بار باس نیچے گرا تو دوبارہ نہ اٹھ سکا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

نعمانی چند لمحے خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن پھاٹک کی طرف وہ الٹے قدموں جا رہا تھا ——— کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں باس اُسے چکر نہ دے رہا ہو۔ اور اچانک اس پر فائر کر دے۔ لیکن باس اُسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر پہلے نعمانی ایک لمحے رکا رہا۔ وہ بغور باس کو دیکھ رہا تھا ——— اور پھر اس کی طرف سے اطمینان ہونے پر وہ کھڑکی سے باہر نکلا اور اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف ہاتھ ہلا کر انہیں پھاٹک کی طرف بلایا اور پھر تیزی سے واپس اندر آگیا۔ باس ویسے ہی پڑا ہوا تھا۔

نعمانی نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ وہ واقعی بے ہوش ہے۔

چند لمحوں بعد ہی صدیقی اور خاور دونوں ہی کھڑکی سے اندر آ گئے۔

"اوہ تم نے تو شاید سب کو لمبا کر دیا ہے" ——— انہوں نے باس اور برآمدے کے قریب پڑے افراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجبوری تھی ——— لیکن یہ باس صرف بے ہوش ہے"

نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور صدیقی اور خاور سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ پھر سب سے پہلے انہوں نے باس کو اٹھا کر عمارت کے اندر ایک کمرے میں پہنچایا۔

"مردہ افراد کو بھی گھسیٹ کر برآمدے میں رکھ دیا جائے تاکہ سائیڈ کوٹھیوں سے کوئی دیکھے تو جھگڑا نہ پڑ جائے" ——— خاور نے کہا۔ اور صدیقی اور نعمانی نے سر ہلا دیئے اور پھر ان تینوں نے مل کر سب لاشوں کو گھسیٹ کر برآمدے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ تینوں اس کمرے میں جمع ہو گئے جہاں بے ہوش باس ایک صوفے پر پڑا تھا۔

"اسے باندھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے" ——— خاور نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز قدم اٹھاتا ایک وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ایک پٹ کھلا ہوا تھا جس کے نچلے خانے کے اوپر نائلون کی رسی کا ایک بنڈل پڑا ہوا اُسے نظر آگیا ——— چنانچہ اس نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور پھر باس کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور صدیقی کی مدد سے اس نے اسے اچھی طرح باندھ دیا۔

"میرا خیال ہے اس سے معلومات حاصل کرنے کے دوران یہاں کی تلاشی بھی لے لینی چاہیئے۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جائے" خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ میں اس سے بات کرتا ہوں تم دونوں تلاشی لینا شروع کر دو" ــــ نعمانی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ باس کی ناک پر اور ایک ہاتھ اس کے منہ پر جما دیا۔ عمران نے انہیں بے ہوش آدمی کو ہوش میں لانے کا بڑا آسان طریقہ سمجھا دیا تھا اور اب وہ ہر جگہ یہی طریقہ استعمال کرتے تھے۔

چند لمحوں بعد ہی باس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس کی بند پلکیں آہستہ آہستہ تھرتھرانے لگیں۔ نعمانی نے ہاتھ ہٹا لئے۔ صدیقی اور خاور دونوں کمرے سے باہر جا چکے تھے ــــ نعمانی نے ایک بار پھر جیب سے وہی مشین پسٹل نکال لیا تھا۔

" باس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ ان میں شعور کی چمک ابھر آئی۔

"تت ــــ تت ــــ تم کون ہو" ــــ باس نے سامنے کھڑے نعمانی کو دیکھتے ہی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے۔ کتنی بار بتاؤں کہ میں سروے آفیسر ہوں اور میرا نام حشمت خان ہے" ــــ نعمانی نے طنزیہ اور مضحکہ اڑانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مل ــــ لیکن یہ سب کیا ہے۔ تم نے میرے آدمی قتل کر دیئے۔

اور پھر مجھے بے ہوش کر دیا۔ اور اب یہاں باندھ رکھا ہے" ــــ باس کے لہجے میں حیرت اور بے بسی دونوں ہی تاثرات تھے۔

"تم لوگ میرے ساتھ تعاون جو نہ کر رہے تھے۔ اب اگر تمہیں پوری طرح ہوش آ گیا ہے تو پھر میں اپنا کام شروع کر دوں۔ بس رسمی سی معلومات چاہئیں۔ سب سے پہلے تمہارا نام" ــــ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کولن ہے۔ اور میں ایک بزنس مین ہوں" ــــ باس نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بزنس مین ــــ جب کہ کوٹھی کے مالک نے بتایا تھا کہ کرایہ داروں کا تعلق ترمذی کیمیکل فیکٹری اور ریڈیارڈ لیبارٹری سے ہے۔ جو آرگن پہاڑی کے پتھریلے ٹیلوں میں بنی ہوئی ہیں ــــ اس نے ہمارے محکمے کو بتایا تھا کہ کرایہ دار وہاں ملازم ہیں" ــــ نعمانی نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیمیکل کا بزنس کرتا ہوں" ــــ کولن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ــــ تو یہ بات ہے۔ تم وہاں ملازم تو نہیں ہو۔ اگر ہو تو بتا دو۔ اس میں تمہارا اور تمہارے مالک دونوں کا فائدہ ہے۔ کیونکہ کوٹھی کا کرایہ بہت کم ظاہر کیا گیا ہے ــــ بزنس مین سے تو کرایہ زیادہ لینا چاہیئے۔ اور زیادہ کرایہ پر زیادہ ٹیکس لگ جاتا ہے" ــــ نعمانی نے بڑے سرسری سے انداز میں کہا۔ وہ دراصل کولن کو بڑے نفسیاتی انداز میں ڈیل کر رہا تھا۔

"ملازم ہی سمجھ لو۔ تم میری جان چھوڑ دو۔ مجھے تم نے کس عذاب میں پھنسا رکھا ہے" ـــــ اس بار کولن نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یار اتنے گھبرا کیوں رہے ہو۔ بس چند سوالات اور اس کے بعد ہمارا سر درد ختم۔ لیکن مجھے تمہارا بیان کچھ مشکوک سا لگ رہا ہے ـــــ میرے خیال میں تمہارے باس ترمذی سے بات کر لی جائے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"سنو ـــــ تم جو کوئی بھی ہو۔ مجھ سے سیدھی طرح بات کرو۔ آخر تم کیا چاہتے ہو۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ الجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہو" ـــــ کولن کا لہجہ خاصا سخت تھا۔ شاید اب وہ ذہنی طور پر پوری طرح مستعد ہو چکا تھا۔

"یہ بات ہے تو پھر سیدھی بات سن لو۔ باس ترمذی کو تم پر اعتماد نہیں رہا۔ تمہاری کارکردگی بالکل صفر رہی ہے۔ جب کہ تمہاری ٹپ پر چند افراد ریڈ یاور لیبارٹری میں گھسنے میں کامیاب ہو گئے تھے ـــــ گو باس نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن انہوں نے تمہارا نام بھی بتایا تھا۔ اس لئے باس نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اصل بات معلوم کروں" ـــــ نعمانی نے یک لخت غیر ملکی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"کک ـــ کک ـــ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم۔ کیا تم ریڈ یاور لیبارٹری سے آئے ہو" ـــــ کولن نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ میرا نام فرینک ہے۔ اور میں وہاں نمبر ٹو ہوں۔ اب بولو میری رپورٹ پر تمہاری موت زندگی کا انحصار ہے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"اوہ ـــــ لیکن مجھے تو خود ریڈ یاور لیبارٹری کا علم نہیں۔ ظاہر ہے میں کسی کو کیا ٹپ دے سکتا ہوں" ـــــ کولن نے کہا۔

"تم پھر غلط بیانی سے کام لے رہے ہو۔ تمہارے پاس ریڈ یاور لیبارٹری کا پورا نقشہ موجود ہے" ـــــ نعمانی نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا۔

"نقشہ میرے پاس نہیں ہے۔ میرے پاس تو اپنا نقشہ نہیں۔ مجھ سے پہلے والے باس کے پاس ہو تو مجھے معلوم نہیں۔ اور وہ اس قلعہ نما عمارت میں مارا جا چکا ہے" ـــــ کولن نے کہا۔

"دیکھو آخری بار کہہ رہا ہوں۔ جھوٹ بولنا بند کر دو۔ اگر تم مجھے سچ سچ بتا دو تو میں ایسی رپورٹ باس کو دے دوں گا جس میں تم بچ جاؤ گے۔ ورنہ باس نے تو مجھے تمہیں گولی مار دینے کی بھی اجازت دے رکھی ہے ـــــ تم نے اپنے ساتھیوں کا حشر دیکھ لیا ہے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"کمال ہے ـــــ جب میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے لیبارٹری کے بارے میں کسی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ تو پھر تم خواہ مخواہ زور دے رہے ہو" ـــــ کولن نے کہا۔

اسی لمحے صدیقی اندر داخل ہوا۔

"نعمانی ـــــ بات بن گئی۔ یہاں ایک فائل موجود ہے۔ جس میں لیبارٹری کے نقشے کی ایک نقل موجود ہے۔ لیکن یہ نقشہ وہ ہے جو تعمیر سے پہلے تیار کیا گیا ہے" ـــــ صدیقی نے اندر آتے ہی پر جوش لہجے میں کہا۔ اور

ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ نعمانی کی طرف بڑھا دیا۔ نعمانی چند لمحے اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر بھی کامیابی کے آثار جھلک اٹھے۔

"گڈ ـــــ یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس میں خفیہ راستوں کی نشاندہی موجود ہے۔ یہ کہاں سے ملا ہے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"یہ ایک میز کی انتہائی خفیہ دراز میں موجود تھا۔ بس اتفاق سے اس خفیہ دراز کا پتہ چل گیا۔ ورنہ جس انداز میں وہ خفیہ دراز بنائی گئی تھی ہم لاکھ سر پٹختے تب بھی اس کا پتہ نہ چلتا" ـــــ صدیقی نے کہا۔

"ہوں ـــ تو پھر واقعی اس کولن کو اس کا علم نہ ہوگا۔ اس کا پہلے والا باس مارا جا چکا ہے۔ اور یہ شاید نیا باس بنا ہے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"تم لوگ دراصل ہو کون لوگ ـــ کبھی تم مقامی بن جاتے ہو کبھی غیر ملکی۔ آخر یہ چکر کیا ہے" ـــــ کولن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم وہی ہیں کولن ـــ جنہیں تم نے اس قلعہ نما عمارت سے اغوا کر کے لیبارٹری بھجوا دیا تھا" ـــــ نعمانی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ گولیوں کے چلنے کی ٹھک ٹھک کے ساتھ ہی کرسی پر بندھے ہوئے کولن کے حلق سے بے اختیار ایک زوردار چیخ نکلی ـــــ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اکڑتا گیا۔ مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں نے ایک لمحے میں اس کے جسم میں بے شمار سوراخ بنا دیئے تھے جن میں سے خون فوارے کی طرح ابلنے لگا تھا۔

اُسی لمحے خاور بھی تیزی سے کمرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"میں چیخ سن کر آیا تھا" ـــــ خاور نے اندر کی پوزیشن دیکھ کر ریوالور واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہمیں لیبارٹری کا نقشہ مل گیا ہے۔ اور یہ نیا باس تھا اس لئے لیبارٹری کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔ اس لئے اب اس کی ضرورت ختم ہو چکی تھی۔ آؤ اب یہاں سے نکل چلیں ـــــ ہو سکتا ہے ان کے کچھ ساتھی باہر ہوں اور وہ اچانک آ جائیں" ـــــ صدیقی نے کہا۔ اور پھر وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے گئے۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں اس کالونی کی حدود سے باہر نکل کر شہر میں داخل ہو رہی تھیں۔ سب سے آگے صدیقی کی کار تھی۔ اچانک صدیقی کی کار کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ اور اس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ صدیقی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو صدیقی ـــ میں خاور بول رہا ہوں۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر مس جولیا سے بات کرنے کی کوشش کی تاکہ اُسے اطلاع دے دوں لیکن کوئی جواب نہیں آ رہا۔ اس لئے میرا خیال ہے اس کے فلیٹ پر چلے چلیں۔ شاید وہ ہمارے لئے وہاں کوئی پیغام چھوڑ گئی ہو اوور" ـــــ خاور کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے اوور" ـــــ صدیقی نے کہا اور دوسری طرف سے خاور کی اوور اینڈ آل کی آواز سنتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار کا رخ جولیا کے فلیٹ والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔

"فرینکلن ـــ تم نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے کہ مال لیبارٹری میں درست حالت میں جا رہا ہے" ـــ کمرے میں داخل ہوتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــ میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے" ـــ کمرے میں داخل ہونے والے لمبے تڑنگے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری پوائنٹ تک مال کے ساتھ کون جا رہا ہے" ـــ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے دوسرا سوال کیا۔

"باس ـــ یہی بات میں کرنے آیا تھا۔ راجر کے گردے میں اچانک شدید درد اٹھا ہے۔ اور اس کی پوزیشن ایسی ہے کہ وہ مال کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ اس لئے اگر اجازت ہو تو میں خود مال کے ساتھ چلا جاؤں" فرینکلن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن پہلے تو اُسے ایسی شکایت کبھی نہیں ہوئی۔ کہاں ہے وہ" باس نے پریشان لہجے میں کہا۔

"انسان کی طبیعت خراب ہوتے دیر تو نہیں لگتی۔ وہ اپنے کمرے میں ہے۔ سیڈم اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے" ـــ فرینکلن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ تم ساتھ چلے جاؤ۔ اور سنو۔ انتہائی محتاط رہنا۔ چیف باس معمولی سی کوتاہی بھی برداشت نہیں کرتا۔ آج کل ویسے بھی وہ بے حد کچھی ہو رہا ہے" ـــ باس نے کہا۔

"میں محتاط رہوں گا باس" ـــ فرینکلن نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فرینکلن باہر جاتا اچانک باس کے سامنے رکھے ہوئے ایک مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔ باس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ ترمذی کالنگ اوور" ـــ بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس باس ـــ مارٹی اٹنڈنگ اوور" ـــ باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مارٹی ـــ تم نے آرگن پہاڑی کے ٹیلوں پر چیکنگ ختم کرا دی ہے اوور" ـــ ترمذی کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

"یس باس ـــ آپ نے خود ہی تو آرڈر دیا تھا کہ وہاں سے سب آدمی ہٹا لئے جائیں تاکہ اگر دارالحکومت سے کوئی پارٹی آئے تو وہ مشکوک نہ ہو اوور" ـــ مارٹی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ___ مجھے یاد آ گیا۔ لیکن معاملہ خراب ہو گیا ہے۔ پہلے دو افراد اچانک ریڈ پاور لیبارٹری کے پوائنٹ ون میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن وہاں موجود سیکورٹی کمپیوٹر نے انہیں کور کر لیا۔ اور انہیں بلیک ہول میں پہنچا دیا ___ میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں۔ اس لئے میں فوری طور پر بلیک ہول میں نہ جا سکا کہ پھر مجھے کمپیوٹر نے اطلاع دی کہ ایک عورت اور ایک مرد اچانک ریڈ پاور لیبارٹری کے پوائنٹ سکس میں داخل ہو گئے ___ سیکورٹی کمپیوٹر نے انہیں بھی کور کر لیا اور انہیں بھی ہدایات کے مطابق بلیک ہول میں پہنچا دیا۔ اور ابھی میں کام سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ مین کمپیوٹر نے ایک اور اطلاع دی کہ تین افراد پوائنٹ تھری میں داخل ہوتے ___ انہوں نے سیکورٹی کمپیوٹر کو ناکارہ کر دیا۔ اور مزید پوائنٹ تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن مین کمپیوٹر نے انہیں بے ہوش کر کے بلیک ہول میں پہنچا دیا ہے ___ اس طرح ایک عورت اور چھ مرد اندر داخل ہو چکے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر اچانک یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ اتنے سارے لوگ اتنی خفیہ لیبارٹری کے مختلف دروازوں کو ڈھونڈ لینے اور ان میں داخل ہونے میں کیسے کامیاب ہوتے اوور" ___ ترمذی کا لہجہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"باس ___ ویسے یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ میری تو خود سمجھ میں نہیں آ رہی۔ مجھے خود ان سپاٹس کا علم نہیں۔ اور شہر میں موجود ریڈون گروپ بھی اس سے لاعلم ہے۔ اس کے باوجود بھی یہ لوگ اس طرح اندر داخل ہو گئے اوور" ___ مارٹی نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"ہاں ___ وہ شہر کا گروپ کیا کر رہا ہے۔ تم ایسا کرو۔ ریڈ سٹار کو کال کر کے اُسے ہوشیار کر دو۔ اور تم خود ٹیلوں میں دوبارہ نگرانی شروع کرا دو۔ اور اس بار جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے اُسے ہلاک کر کے لاش تہہ خانوں میں ڈال دینا ___ اب لیبارٹری بالکل آخری مرحلوں میں ہے۔ اور میں اس مرحلے پر کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ بس زیادہ سے زیادہ دس بارہ گھنٹوں کا کام باقی رہ گیا ہے۔ اس کے بعد ریڈ پاور تیار ہو جائے گی ___ اور پھر میں اس شہر کو جلا کر راکھ کر دوں گا۔ ان دس بارہ گھنٹوں میں تم نے انتہائی محتاط رہنا ہے" ___ ترمذی نے احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"باس ___ ان لوگوں سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ آخر کس طرح لیبارٹری کے متعلق معلومات حاصل کر سکے ہیں اوور" ___ مارٹی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں معلوم تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے وقت چاہیئے اور میرے پاس وقت نہیں ہے پہلے ہی میں نے چار روز کا کام دن رات لگا کر ایک روز میں مکمل کرایا ہے ___ اور اب اس مرحلے پر ایک لمحے کی بھی فرصت نہیں ہے۔ اس لئے فی الحال تو وہ بلیک ہول میں پڑے رہیں وہاں سے ان کا نکلنا ناممکن ہے۔ جب ریڈ پاور تیار ہو جائے گی تو پھر اگر میں نے ضروری سمجھا تو پوچھ لوں گا ___ لیکن اب مزید کوئی ڈسٹربنس نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اب میں نے تمہیں احکامات دے دیئے ہیں اب اگر کوئی آدمی اندر داخل ہوا تو اسے تمہاری کوتاہی سمجھی جائے گی۔ اوور اینڈ آل"

تنفری نے انتہائی کرخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے مارٹی نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے باس کہ اتنے سارے افراد یک لخت خفیہ پوائنٹس میں داخل ہو جائیں" ——— میز کے سامنے کھڑے فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

لیکن مارٹی نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر باہر سٹلوں پر نگرانی کے لئے آدمی بھیجنے کی ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے فرینکلن" ——— مارٹی نے بات ختم کر کے انٹرکام کا رسیور واپس رکھتے ہوئے مارٹی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باس ——— میں کہہ رہا تھا کہ اتنے سارے افراد اندر کیسے داخل ہو گئے" ——— فرینکلن نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

"سمجھ میں نہیں آتا۔ چیف باس نے ریڈ پاور کی لیبارٹری کو اتنا خفیہ رکھا ہے کہ جب لیبارٹری تیار ہوئی تو اس وقت یہاں ہر شخص کو سوائے وکٹر کے فوراً واپس بھیج کر ہم سب کو یہاں بلوایا ——— اس لئے ہم میں سے کسی کو بھی اس لیبارٹری کے بارے میں قطعاً کوئی علم نہیں کہ اس کا اندرونی نقشہ کیا ہے اور اس کے خفیہ دروازے کہاں کہاں ہیں۔ ہم بھی صرف لیبارٹری پوائنٹ تک کیمیکل سپلائی کرتے جاتے ہیں اور باس وکٹر پہلے ہی مارا جا چکا ہے" ——— مارٹی نے کہا۔

"باس ——— یہ بلیک ہول کیا ہے۔ چیف باس اس قدر اہم ترین موقع پر ایسے خطرناک افراد کو بلیک ہول میں ڈال کر بھی مطمئن ہیں۔ اس کا

مطلب ہے کوئی خاص جگہ ہی ہو گی" ——— فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زیادہ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں۔ البتہ باس وکٹر نے ایک بار بتایا تھا کہ چیف باس نے لیبارٹری کے اندر ایک کنواں سا بنوایا ہے سٹیل کی انتہائی مضبوط چادروں کا ——— اس کی چھت بھی سٹیل کی ہے۔ اور اسے کھولنے کا بھی کوئی خاص طریقہ ہے۔ اسے چیف باس بلیک ہول کہتا ہے۔ باقی تفصیلات کا تو علم نہیں۔ بہرحال تم جاؤ وقت کم ہے اور مال نے آگے کام بھی آنا ہے" ——— مارٹی نے کہا۔

اور فرینکلن سر ہلاتا ہوا سلام کر کے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

دروازے سے باہر آ کر فرینکلن تیز تیز قدم اٹھاتا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے سائیڈ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا ——— چند لمحوں بعد اس کی حرکت رکی تو فرینکلن نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اب وہ ایک چوڑی سرنگ میں موجود تھا۔ سرنگ کے دہانے پر ایک ٹرالر نما گاڑی کھڑی تھی جس کے پیچھے نیلے رنگ کا کسی مخصوص دھات کا ایک بڑا سا ڈرم رکھا ہوا تھا جسے مخصوص ہکوں سے جکڑا گیا تھا ——— ٹرالر کے ساتھ ایک نوجوان سفید رنگ کا گون پہنے کھڑا ہوا تھا۔

"آپ جائیں گے ساتھ" ——— نوجوان نے فرینکلن کو دیکھتے ہی پوچھا۔

"ہاں باس مارٹی نے اجازت دے دی ہے" ——— فرینکلن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”تو آیئے میں آپ کو اس کی ڈسپوزل کے بارے میں سمجھا دوں کیونکہ آپ پہلی بار جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک کیمیکل ہے معمولی سی غلطی سے بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے“ —— نوجوان نے کہا۔ اور پھر وہ سرنگ کی سائیڈ میں بنے ہوئے ایک خلا نما کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ فرینکلن اس کے پیچھے گیا۔ خلا کے اندر ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی سی مشین ایک میز پر پڑی تھی —— اس کے ساتھ ربڑ کی طرح لچکدار دو پائپ منسلک تھے۔

”یہ نیلے رنگ والا پائپ آپ نے ڈرم کے اوپر والی جگہ میں فٹ کرنا ہے اور یہ سرخ رنگ کا پائپ آپ نے لیبارٹری پوائنٹ میں موجود مشین کے ساتھ منسلک کر دینا ہے —— اس کے بعد آپ بیک وقت ان دو بٹنوں کو دبائیں گے تو مشین چل پڑے گی اور کیمیکل اس ڈرم سے لیبارٹری میں منتقل ہو جائے گا۔ آپ نے ان دو ڈائلوں پر نظر رکھنی ہے —— ان میں سے ایک پریشر بتاتا ہے اور دوسرا مقدار۔ اگر پریشر والے ڈائل کی سوئی اس سرخ نشان تک پہنچنے لگے تو آپ نے مشین آف کر دینی ہے۔ جب سوئی واپس زیرو پر چلی جائے تو پھر دوبارہ مشین آن کر دیں —— بہرحال سوئی اس سرخ نشان تک نہ پہنچے ورنہ ڈرم پھٹ جائے گا۔ پھر ہر طرف خوفناک تباہی پھیل جائے گی۔ اور مقدار والی سوئی جب واپس زیرو پر آ جائے تو مشین آف کر کے آپ نے لیبارٹری کے ساتھ منسلک پائپ اتار لینا ہے اور واپس آ جانا ہے“ —— نوجوان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب یہ بتاؤ کہ وہاں کوئی آدمی بھی

جود ہوگا یا سارا کام مجھے خود ہی کرنا ہوگا“ —— فرینکلن نے کہا۔

” وہاں ایک آدمی موجود ہوگا۔ اس کا نام راتھر ہے۔ وصولی کی نگرانی وہی کرتا ہے۔ آپ اس سے بھی امداد لے سکتے ہیں“ —— نوجوان نے جواب دیا۔

” او۔ کے ٹھیک ہے“ —— فرینکلن نے کہا اور پھر نوجوان نے مشین اٹھا کر باہر ایونگ سیٹ کے ساتھ ٹرالر کے فرش پر موجود ایک باکس نما ڈبے میں رکھ ی اور فرینکلن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا نوجوان اسے سلام کر کے واپس لفٹ ی طرف بڑھ گیا۔ فرینکلن چند لمحے بیٹھا رہا اور پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ لفٹ اوپر چلی گئی ہے تو وہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اترا اور تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے وہ مشین اٹھا کر لائی گئی تھی۔ اس نے جلدی سے اس میز کو جس پر مشین موجود تھی کھینچ کر دیوار سے ہٹایا اور اس کی پچھلی طرف فرش پر پڑا ہوا ایک بیگ اٹھا کر میز کو دوبارہ دیوار سے لگا کر وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا —— اس نے بیگ کو سیٹ کے نیچے چھپا کر رکھ دیا اور اس کے بعد ٹرالر کا انجن سٹارٹ کیا اور اسے تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ سرنگ خاصی دور تک چلی گئی تھی۔ ٹرالر کی بتیاں روشن تھیں جن کی وجہ سے سرنگ میں خاصی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے سرنگ کا دوسرا اختتامی سرا نظر آنے لگا۔ فرینکلن نے ٹرالر کی رفتار آہستہ کر دی —— اور اس دیوار کے قریب لے جا کر ٹرالر روک دیا۔ سامنے ایک ٹھوس دیوار تھی۔ فرینکلن نے ابھی انجن بند ہی کیا تھا کہ دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی —— اب دوسری طرف ایک اور دیوار تھی جس کی سائیڈ پر ایک دروازہ بھی تھا۔ دوسری دیوار کے درمیان میں پائپ منسلک کرنے

والا سوراخ نظر آرہا تھا۔ فرینکلن جیسے ہی ٹرالر سے نیچے اترا۔ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

"فرینکلن تم"۔۔۔ نوجوان نے حیرت بھری نظروں سے فرینکلن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آرتھر۔۔۔ راجر کو تکلیف ہوگئی تو باس مارٹی نے مجھے سپلائی کے لئے بھیجا ہے"۔۔۔ فرینکلن نے مسکراتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا۔۔۔ آج آخری سپلائی تھی۔ اور راجر نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے سگریٹ کا بڑا کارٹن لاکر دے گا۔ یہاں لیبارٹری سے تو ہم میں سے کوئی باہر نہیں جاسکتا۔ اور اس سپلائی کے بعد تو جب تک ریڈیاور تیار نہیں ہوجاتی ہم باہر ہی نہیں نکل سکتے"۔۔۔ آرتھر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ اس کی فکر نہ کرو۔ سپلائی کا کام مکمل کردیں تمہارا سگریٹ کا کارٹن میرے بیگ میں موجود ہے۔ راجر نے مجھے دے دیا تھا وہ میں تمہیں دے دوں گا"۔۔۔ فرینکلن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آرتھر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"لاؤ مشین۔ جلدی کرو"۔۔۔ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور فرینکلن نے ٹرالر کے باکس سے مشین نکال کر اس دیوار کے ساتھ رکھ دی۔

"میں تو پہلی بار آیا ہوں۔ اس لئے کہیں مجھ سے غلطی نہ ہوجائے۔ اس کی فٹنگ تم خود ہی کردو"۔۔۔ فرینکلن نے مشین دیوار کے ساتھ رکھتے ہوئے آرتھر سے کہا۔

"اوہ۔۔۔ کوئی بات نہیں۔ آسان سا مسئلہ ہے۔ میں خود کرلیتا ہوں" تھر نے کہا۔ اور مشین کے ساتھ منسلک سرخ رنگ کا پائپ اٹھا کر ن کا سرا اس نے دیوار میں نظر آنے والے سوراخ میں فٹ کردیا اور ر نیلے رنگ والا بڑا پائپ اس نے لے جاکر ٹرالر کے پیچھے موجود م کی چھت پر بنے ہوئے مخصوص پوائنٹ میں فٹ کردیا۔

"او۔ کے۔۔۔ اب مشین آن کرو"۔۔۔ آرتھر نے وہیں ٹرالر سے کہا۔

اور فرینکلن نے مشین پر لگے ہوئے دونوں بٹن بیک وقت دبا دیئے۔ شین ہلکی سی گونج کے ساتھ کام کرنے لگی۔

"بس پریشر کا خیال رکھنا"۔۔۔ آرتھر نے ٹرالر سے اتر کر قریب اتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن یہ کیمیکل تو بہت آہستگی سے جا رہا ہے۔ اس طرح تو کافی دیر لگ جائے گی"۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔

"یہ انتہائی قیمتی اور خطرناک کیمیکل ہے۔ ریڈیاور کی اصل بنیاد یہی کیمیکل ہے۔ اسی لئے تو یہ تازہ بنا کر تازہ سپلائی ہوتا رہتا ہے۔ کم از کم آدھا ھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔۔۔ اور اگر پریشر زیادہ ہوگیا تو پھر زیادہ دیر ی لگ سکتی ہے"۔۔۔ آرتھر نے کہا۔

"یہ بتاؤ آرتھر۔ تمہارا کام صرف یہی وصول کرنا ہے یا اندر بھی کام کرتے ہو"۔۔۔ فرینکلن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ایک سائنسدان فارغ رہ سکتا ہے جناب وہاں میری بڑی اہمیت ہے تبھی تو مجھے اس کیمیکل کی وصولی کی نگرانی کرنے کے لئے

آنا پڑتا ہے" ۔۔۔۔ آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی میں باس مارٹی کے دفتر میں موجود تھا تو چیف باس کی کال آئی تھی وہ بتا رہے تھے کہ کچھ اجنبی لوگ اچانک لیبارٹری میں گھس آئے تھے ۔۔۔ اور انہیں بلیک ہول میں رکھا گیا ہے ۔ یہ بلیک ہول کیا بلا ہے" ۔۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔

"یہ ایک فولادی کنواں ہے ۔ یہ دروازہ دیکھ رہے ہو یہاں سے ایک راہداری سیدھی ریڈ پاور لیبارٹری میں جاتی ہے ۔ لیکن ریڈ پاور لیبارٹری کا دروازہ کمپیوٹر کنٹرول ہے ۔۔۔ اس سے آگے کوئی اجنبی نہیں جاتا ۔ یہ بلیک ہول البتہ راستے میں ہی آتا ہے ۔ اس کا ڈھکن البتہ کمپیوٹر کنٹرول ہے ۔ صرف چیف باس کے حکم سے ہی کمپیوٹر اس کا ڈھکن کھول سکتا ہے ۔۔۔ وہ اجنبی لوگ اس کے اندر بند ہیں ۔ ہمیں بھی جب ان کی آمد کی اطلاع ملی تو ہم سب بھی بے حد حیران ہوئے تھے کہ آخر وہ کون لوگ ہیں اور کیسے اندر آ گئے" ۔۔۔۔ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ وہاں سے نکل تو نہیں جائیں گے ۔ کیونکہ چیف باس بتا رہے تھے کہ ابھی وہ فارغ نہیں ہیں کہ ان کا خاتمہ کر سکیں" ۔۔۔۔ فرینکلن نے پوچھا۔

"ارے نہیں ۔۔۔ اول تو وہ بے ہوش ہیں ۔ پھر بلیک ہول کا ڈھکن سوائے چیف باس کے کوئی نہیں کھول سکتا ۔ اس لئے وہ وہاں مر تو سکتے ہیں زندہ اپنی مرضی سے نکل نہیں سکتے ۔ چیف باس اس وقت بے حد مصروف ہے ۔ ریڈ پاور کی تیاری کے آخری مراحل ہیں" ۔۔۔۔ آرتھر

نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"بعض اوقات کمپیوٹر خراب بھی ہو سکتا ہے تو اس بلیک ہول کو دستی آپریٹ کرنے کے لئے بھی تو کوئی نہ کوئی گنجائش رکھی گئی ہو گی" فرینکلن نے کہا۔

"ہاں ہے تو سہی ۔ ایمرجنسی کی صورت میں اس کمرے میں جس کے نیچے بلیک ہول کی چھت ہے دروازے کے ساتھ ایک بورڈ موجود ہے ۔۔۔ جس میں ایمرجنسی بٹن لگا ہوا ہے ۔ اس بٹن کو دبا دیا جائے تو کمپیوٹر کنٹرول ختم ہو جاتا ہے اور پھر بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک چکر گھما دیا جائے تو بلیک ہول کا دروازہ کھل سکتا ہے" ۔۔۔۔ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑو ہو گا ۔۔۔ یہ بتاؤ یہاں سے جلتے ہی تم اپنے کام میں مصروف ہو جاؤ گے تو پھر سگریٹ کیسے پیو گے" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔

"ابھی میری دو گھنٹے کی چھٹی ہے ۔ دو گھنٹے بعد میری ڈیوٹی دوبارہ شروع ہو گی ۔ اس دوران میں اطمینان سے سگریٹ پی لوں گا" آرتھر نے کہا۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے ۔ پھر تو تمہارا کوئی کمرہ علیحدہ ہو گا" ۔۔۔ فرینکلن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ اس راہداری میں کمرے بنے ہوئے ہیں ۔ ان میں چھ نمبر کمرہ میرا ہے" ۔۔۔ آرتھر نے کہا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ تمہاری لیبارٹری میں بڑی اہمیت ہے ۔ وہاں تمہارا کام کیا ہے" ۔۔۔ فرینکلن نے پوچھا۔

"یار ــــ کیا بات ہے۔ تم تو میرا مکمل انٹرویو کرنے پہ تلے ہوئے ہو۔ خیریت ہے" ــــ آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے بس وقت گزار رہا ہوں۔ آخر خاموش بھی تو نہیں کھڑا رہا جا سکتا" فرینکلن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور آرتھر بھی سر ہلاتے ہوئے ہنس پڑا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ اب تم تو اپنے آدمی ہو۔ تم سے کیا چھپانا۔ چیف باس خود تو سائنسدان نہیں ہے۔ وہ تو بس نگرانی کرتا ہے۔ اصل کام تو ہم لوگ ہی کرتے ہیں ــــ باس کے دفتر سے ملحقہ لیبارٹری ہال میں ایک بڑی مشین نصب ہے۔ میں اُسے آپریٹ کرتا ہوں۔ اس مشین کا کام اس کیمیکل کو ایک ایسی مشین تک منتقل کرنا ہے۔ کہ جو مشین اس کیمیکل کو ریڈیائی انرجی میں تبدیل کرتی رہتی ہے ــــ جب انرجی مکمل ہو جائے گی تو پھر چیف باس اُسے جس طرح چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن یہ انرجی مکمل طور پر تیار ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ چار گھنٹوں کے اندر آپریٹ کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد وہ ضائع ہو جاتی ہے ــــ اور پھر نئی انرجی تیار کرنی پڑتی ہے۔ چونکہ اس سپلائی کے بعد اس مشین تک اس کیمیکل کے پہنچنے میں دو گھنٹے تک جائیں گے اس لئے میری دو گھنٹے چھٹی ہو گئی ہے" ــــ آرتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں کام ختم ہونے والا ہے۔ مقدار والی سوئی اب [illegible] کے قریب پہنچ چکی ہے۔ میں تمہارے سگریٹ لے ہی آؤں" فرینکلن نے کہا۔

"ہاں ــــ بس سپلائی مکمل ہونے ہی والی ہے" ــــ آرتھر نے کہا

"تم خیال رکھو۔ میں بیگ لے آؤں" ــــ فرینکلن نے کہا۔ اور واپس ٹرالر کی طرف مڑ گیا۔

ٹرالر کی ڈرائیونگ سیٹ کی سائیڈ سے وہی بیگ نکالا اور اُسے اٹھا کر واپس آیا تو اُسی لمحے آرتھر نے مشین آف کی اور پھر پائپ دیوار سے علیحدہ کرنے میں مصروف ہو گیا ــــ فرینکلن نے جلدی سے بیگ کھولا اور دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ آرتھر اس وقت پائپ علیحدہ کرنے میں مصروف تھا اس لئے اس کی فرینکلن کی طرف پشت تھی ــــ فرینکلن کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے لہرایا۔ اور دوسرے لمحے نال سے پکڑے ہوئے ریوالور کا بھاری دستہ پوری قوت سے پائپ علیحدہ کر کے مڑتے ہوئے آرتھر کی کھوپڑی پہ پڑا۔ آرتھر کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے مشین کی سائیڈ میں فرش پہ گرا۔ اور فرینکلن نے جھک کر ایک اور ضرب اس کی کھوپڑی پہ لگا دی اور آرتھر کی آنکھیں بند ہو گئیں اور اس کا جسم سیدھا ہوتا گیا۔

"یہ سگریٹ تمہیں زیادہ لطف دے رہا ہو گا آرتھر" ــــ فرینکلن نے بدکلامی کے انداز میں کہا۔ اور پھر اس نے ریوالور واپس بیگ میں رکھا اور بیگ کو کاندھے سے لٹکا کر وہ جھکا اور اس نے فرش پہ بے ہوش پڑے ہوئے آرتھر کو اٹھا کر کاندھے پہ لادا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو دیوار کی سائیڈ میں بنا ہوا تھا۔

ترمذی کمرے میں اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا سامنے رکھی ایک بڑی مشین میں روشن سکرین پر نظر جمائے ہوئے تھا۔ سکرین پر نظر آنے والے بڑے ہال نما کمرے میں بے شمار مشینیں کام کر رہی تھیں ــــ جن کے سامنے انسانوں کی بجائے روبوٹ کھڑے ان مشینوں کو آپریٹ کر رہے تھے۔ سکرین کے ایک کونے میں بار بار مختلف نمبر ابھرتے اور غائب ہو جاتے۔ اس طرح ترمذی کو پتہ چلتا جا رہا تھا کہ ریڈ پاور کی تیاری میں کتنا کام مکمل ہو گیا ہے اور کتنا باقی ہے ــــ کہ اچانک مشین کی سائیڈ پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ ترمذی نے چونک کر بلب کو دیکھا اور پھر تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو دبا دیا۔

"ہیلو ــــ کمپیوٹر کال چیف باس اوور" ــــ بٹن دبتے ہی ایک غیر انسانی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ــــ چیف باس اٹنڈنگ اوور" ــــ ترمذی نے جواب دیا۔

"چیف باس ــــ بلیک ہول سے ایمرجنسی کال آئی ہے اوور" کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"کیا ــــ کیسی ایمرجنسی اوور" ــــ ترمذی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"وہاں ایمرجنسی بٹن آن کیا گیا ہے اوور" ــــ کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے آن کیا ہے۔ اور کیوں آن کیا ہے اوور" ترمذی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"بلیک ہول میری آئی رینج سے باہر ہے۔ اس لئے میں یہ نہیں بتا سکتا کہ کس نے آن کیا ہے اور کیوں۔ بہرحال آن ہوا ہے اور میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں اوور اینڈ آل" ــــ کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بلب جلنا بجھنا بند ہو گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہیں کمپیوٹر میں خرابی تو نہیں ہو گئی" ــــ ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر جلدی سے مشین کے نچلے حصے میں موجود مختلف رنگوں کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"یس ــــ کمپیوٹر چیکنگ سیکشن اٹنڈنگ اوور" ــــ ایک کھرائی ہوئی انسانی آواز سنائی دی۔

"مین کمپیوٹر کو تفصیلی طور پر چیک کر و جانسن ــــ اور مجھے رپورٹ دو کہ اس میں کوئی خرابی تو نہیں ہو گئی اوور" ــــ ترمذی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مین کمپیوٹر کے کس سیکشن میں خرابی ہو سکتی ہے باس۔ تاکہ اُسے

پہلے چیک کر لیا جائے۔ کیونکہ سارے کمپیوٹر کی چیکنگ میں تو کافی وقت لگ سکتا ہے اوور" ——— دوسری طرف سے بولنے والے جانسن نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کچھ اجنبی افراد خفیہ راستوں کے ذریعے لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انہیں کمپیوٹر نے بے ہوش کر کے بلیک ہول میں ڈال دیا تھا ——— چونکہ میں اس نازک ترین وقت میں دفتر سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ریڈ پاور کی تیاری کے بعد انہیں بلیک ہول سے نکال کر ان کے انجام کا فیصلہ کروں گا۔ لیکن ابھی ابھی کمپیوٹر نے اطلاع دی ہے کہ بلیک ہول روم میں موجود ایمرجنسی بٹن آن کیا گیا ہے ——— حالانکہ یہ قطعاً ناممکن ہے۔ یہاں ایسا کوئی آدمی نہیں جو ایسی حرکت کر سکے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ کمپیوٹر نے غلط اطلاع دی ہے۔ اس لئے لازماً اس میں کوئی خرابی ہو گئی ہے جس کا فوری طور پر دور ہونا ضروری ہے اوور" ——— ترمذی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو اس کا مین سیکشن چیک کرنا پڑے گا۔ اور باس اس چیکنگ کے لئے کم از کم آدھے گھنٹے کے لئے کمپیوٹر کو آف بھی کرنا ہو گا" ——— جانسن نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ بند کر دو۔ آدھے گھنٹے میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا ویسے بھی میں نے باہر ٹیلوں پر گارڈ بھجوا دیئے ہیں اوور" ——— ترمذی نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا باس کہ آپ کسی آدمی کو بھیج کر یہ چیک کرا لیں کہ کیا واقعی بٹن دبایا گیا ہے یا نہیں" ——— جانسن نے ہچکچاتے ہوئے

ہا۔

"یو نانسن ——— کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ یا ہونا ناممکن ہے تو پھر تم نے میری بات سے اختلاف کرنے کی جرأت لیسے کی اوور" ——— ترمذی کو یک لخت غصہ آ گیا تھا۔ اس کی فطرت ی ایسی تھی کہ وہ اپنے ماتحتوں کی طرف سے کوئی مشورہ گستاخی سمجھتا تھا۔

"آئی ایم سوری باس ——— ٹھیک ہے باس۔ میں کمپیوٹر بند کر کے ابھی اُسے چیک کراتا ہوں۔ آدھے گھنٹے بعد رپورٹ دوں گا اوور" انسن نے بُری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اُسے درست کر کے اطلاع دینا اوور اینڈ آل" ——— ترمذی نے لہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیئے۔ اور پھر قدرے مطمئن انداز میں دوبارہ سکرین پر نظر آنے والے نمبروں پر نظریں جما دیں۔ اس بار جو نمبر سکرین پر ابھرا۔ اُسے دیکھ کر ترمذی کا سُتا ہوا چہرہ کھل اٹھا ——— کیونکہ اس نمبر کا مطلب تھا کہ کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اب زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹوں بعد ریڈ پاور تیار ہو جائے گی۔ مشینری کی استعداد کار خاصی بڑھ گئی تھی۔

وہ اب تصور ہی تصور میں پورے دارالحکومت میں موجود کروڑوں افراد کو ریڈ پاور کا شکار ہو کر راکھ ہوتے دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

"لیڈی لیشلے ——— تمہاری روح لازماً بے چین ہو گی۔ فکر مت کرو۔ تمہاری موت کا انتقام لینے کا وقت اب قریب آ گیا ہے۔ تمہاری ایک جان کے بدلے کروڑوں افراد کو اپنی جانوں کا نذرانہ دینا ہو گا"

ترمذی نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر
مشین کی سائیڈ پر پڑا ہوا سگریٹ کیس اٹھا کر اس میں سے سگریٹ
نکال کر اُسے جلانے میں مصروف ہو گیا۔

عمران کی جیسے ہی آنکھیں کھلیں وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ایسا بھی
اس نے سراسر لاشعوری طور پر کیا تھا۔ ورنہ کھڑے ہونے تک اُسے
قطعاً اس بات کا شعور نہ تھا کہ وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔

"بڑی مشکل سے ہوش آیا ہے آپ کو" ـــــ اچانک چوہان کی آواز
سنائی دی۔

اور عمران اس کی آواز سنتے ہی تیزی سے دائیں طرف مڑا۔

"تم نے چوہان کی آواز کیسے چرالی۔ کمال ہے اب آوازیں اور لہجہ
بھی چرایا جانے لگا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ
اب پوری طرح شعور میں آچکا تھا۔ اور چوہان کی آواز سنتے ہی اُسے یاد

آگیا تھا کہ جولیا نے چوہان کو اس کے مشورے پر کیمیکل فیکٹری میں بھیجا تھا
تاکہ وہ وہاں کسی اہم آدمی کا میک اپ کر کے صورت حال کا جائزہ لیتا
رہے۔ چنانچہ چوہان لازماً میک اپ میں ہوگا۔

"عمران صاحب ـــــ ہم کیمیکل فیکٹری میں نہیں بلکہ ریڈیا ورلیبارٹری
کے اندر موجود ہیں۔ اس لئے سچویشن انتہائی سیریس ہے۔ ابھی باقی
ساتھی بے ہوش پڑے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے اس خوف ناک
کنویں سے آپ سب کو نکالا ہے" ـــــ چوہان نے یک لخت
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے رخ بدلا اور
اس نے چوہان کی سنجیدگی کو درست تسلیم کر لیا۔ واقعی جولیا سمیت
سب ساتھی بائیں طرف دیوار کے ساتھ قطار میں بے ہوش پڑے تھے۔
اور فرش کے درمیان میں ایک بڑا سوراخ نظر آرہا تھا جس کی سائیڈ میں
ایک فولادی ڈھکن الٹا ہو کر فرش کی ایک سائیڈ پر جھکا ہوا تھا ـــــ اس
ڈھکن کے ساتھ رسی کی ایک سیڑھی بندھی ہوئی تھی۔ جس کا دوسرا سرا
سوراخ کے اندر غائب تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر سوراخ کے اندر
جھانکا اور پھر پیچھے ہٹ آیا ـــــ جب کہ چوہان اس دوران صفدر کو
ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران بھی تیزی سے آگے بڑھا۔
اور پھر اس نے بھی تنویر کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔

"جب تک یہ سب ہوش میں آئیں تم مختصر طور پر ساری باتیں بتا دو"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں چوہان سے کہا۔

اور چوہان نے اُسے کیمیکل فیکٹری کے نمبر ٹو باس فرینکلن کا میک اپ

کرنے سے لے کر یہاں پہنچنے اور ایمرجنسی بٹن دبا کر بلیک ہول کا ڈھکن کھولنے اور پھر کمرے میں موجود رسی کی سیڑھی کے ذریعے انہیں باہر نکالنے تک ساری تفصیل بتا دی ___ اس نے آرتھر سے معلوم کی ہوئی تفصیلات بھی ساتھ ہی بتا دی تھیں۔ ساتھ ہی اس نے ایک کونے میں پڑے ہوئے آرتھر کی طرف اشارہ کر کے اس کی نشاندہی بھی کر دی۔

" ویری گڈ چوہان ___ ویری گڈ۔ تم نے واقعی شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ورنہ شاید ہم زندہ اس بلیک ہول سے نہ نکل سکتے۔ اور یہ بلیک ہول پوری سیکرٹ سروس کی اجتماعی قبر میں تبدیل ہو جاتا" عمران نے کہا اور پھر وہ قدم بڑھاتا آرتھر کی طرف بڑھ گیا ___ کیونکہ اس دوران صفدر، تنویر اور نعمانی ہوش میں آ چکے تھے۔ اور اب باقی ساتھیوں کو وہ ہوش میں لا سکتے تھے۔

" کاش کہیں سے میک اپ باکس مل جاتا تو میں اس آرتھر کا میک اپ کر لیتا۔ بڑی خوب صورت شکل ہے اس کی۔ جولیا فوراً ہی مان جائے گی" ___ عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

" جولیا تو مانے گی یا نہیں۔ یہ تو اس کے ہوش میں آنے کے بعد پتہ چلے گا ویسے میرے بیگ میں میک اپ باکس موجود ہے میں اس لئے اسے ساتھ لے آیا تھا کہ شاید ضرورت پڑ جائے پہلے میں نے سوچا تھا کہ سپلائی وصول کرنے والے کا میک اپ کر کے لیبارٹری میں داخل ہوں گا ___ لیکن آرتھر کی قد و قامت مجھ سے مختلف ہے" ___ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک

سائیڈ پر پڑا ہوا بیگ اٹھا کر اس میں سے میک اپ باکس نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" اوہ ___ کمال ہے۔ یار تم ___ اتنے عقلمند ہو گئے ہو کہ مجھے خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ہے" ___ عمران نے میک اپ باکس لیتے ہوئے کہا۔

" خطرہ ___ کیسا خطرہ" ___ چوہان نے حیران ہو کر پوچھا۔

" جولیا عقلمندوں کو پسند کرتی ہے۔ اس لئے تو اس نے آج تک مجھ جیسے احمق کو گھاس چھوڑ پانی تک نہیں پوچھا۔ بے چارہ تنویر بھی میری ہی صف میں آ جاتا ہے ___ اس لئے اگر تم جیسا عقلمند ......" ___ عمران کی زبان چل پڑی۔

" بس بس عمران صاحب ___ رہنے دیجئے۔ میں تو اسے بہن سے بھی زیادہ محترم سمجھتا ہوں" ___ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا چلو پھر خیر ہے۔ جس قدر چاہو عقلمند بن جاؤ۔ لیکن یار خیال رکھنا عہد پر قائم رہنا ورنہ شادی سے پہلے تو سب ہی بہنیں ہوتی ہیں" عمران نے کہا۔ اس کے ہاتھ بھی زبان کے ساتھ ساتھ بڑی تیزی سے چل رہے تھے ___ وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ میک اپ بھی کئے جا رہا تھا۔

" عمران صاحب ___ اس کا لباس بھی تو آپ نے پہننا ہو گا" چوہان نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے ___ میں جسم یہاں چھوڑ کر صرف چہرہ لے کر تو ترمذی کے سامنے نہیں جا سکتا۔ تم اس کا لباس اتار دو" ___ عمران نے

کہا- اور چوہان آرتھر کی طرف مڑ گیا۔

میک اپ سے فارغ ہو کر عمران نے جلدی سے اپنا لباس اتار کر آرتھر کا لباس پہن لیا- اب وہ پوری طرح آرتھر کے روپ میں آچکا تھا۔

" اب اس کا لہجہ اور آواز- ٹھہرو میں خود ہی چیک کر لیتا ہوں" عمران نے کہا- اور پھر تیزی سے آرتھر پر جھک گیا۔

چند لمحوں بعد آرتھر ہوش میں آگیا- اور پھر آنکھیں کھلتے ہی جب اس کی نظریں سامنے کھڑے عمران پر پڑیں تو اس کی آنکھیں پھیلنا شروع ہو گئیں۔

" زیادہ حیرت کی ضرورت نہیں مسٹر آرتھر ___ اگر اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنے باس ترمذی کو فون کر کے میرا پیغام دے دو" عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

اور آرتھر جو اپنے میک اپ میں سامنے کھڑے عمران کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا- اس کے منہ سے مختلف آواز سنتے ہی جیسے ہوش میں آگیا۔

" تت ___ تت ___ تم کون ہو- اور میں یہاں کیسے ___ کیسے" آرتھر نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

" زیادہ اداکاری کی ضرورت نہیں- بتاؤ ترمذی کو ریڈیا ورنہ بنانے میں مزید کتنی دیر لگے گی" ___ عمران نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

" مجھے کیا معلوم ___ اوہ تو فرینکلن- تم نے غداری کی ہے- اس لئے تم مجھ سے بلیک ہول اور باقی معلومات حاصل کر رہے تھے

لیکن تم بچ نہیں سکتے- ایمرجنسی بٹن دبتے ہی کمپیوٹر نے باس کو اطلاع کر دی ہو گی اور کسی بھی لمحے وہ تم پر موت بن کر جھپٹ پڑے گا" ___ آرتھر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا- لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پچھلی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا- عمران کا زوردار مکہ پوری قوت سے اس کے جبڑے پر پڑا تھا۔

آرتھر نے نیچے گر کر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران آگے بڑھ کر کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور پھر آرتھر اس کے ہاتھوں پر اٹھا ہوا فضا میں بلند ہوا ___ اور دوسرے لمحے اس کا جسم کسی گیند کی طرح اچھلا اور پھر اس کی چیخ گہرائی میں ڈوبتی گئی- عمران نے اسے بلیک ہول میں اچھال دیا تھا- چیخ کے ساتھ ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

" بلیک ہول کا ڈھکن بند کر دو چوہان- کم از کم اس قبر میں ایک لاش تو رہنی ہی چاہئے" ___ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اور چوہان تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت لگا کر ایک سائیڈ سے ڈھکن اٹھایا اور اسے بند کر کے اس پر لگا ہوا چکر گھمانے لگا- چند لمحوں بعد کٹک کی آواز سنائی دی ___ اور چوہان نے ہاتھ ہٹا لیا- بلیک ہول کا ڈھکن بند ہو چکا تھا- اس کے ساتھ ہی ایمرجنسی کا دبا ہوا بٹن دوبارہ خود بخود باہر آگیا۔

عمران کے سارے ساتھی اب ہوش میں آچکے تھے- لیکن سچوئشن کی وجہ سے خاموش کھڑے تھے۔

" تم سب لیبارٹری میں کیسے داخل ہوئے" ___ عمران نے ان

سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جولیا نے اُسے بتایا کہ وہ کلیرنگ کمپنی سے معلومات کرنے کے بعد تنویر سمیت یہاں پہنچی اور پھر انہوں نے خفیہ دروازہ کھول لیا تھا۔ لیکن اچانک ان پر کسی گیس کا فائر ہوا اور وہ بے ہوش ہو گئے ـــــ صدیقی نے بھی اپنی کہانی سنائی۔ کہ کس طرح انہوں نے ان کے دارالحکومت والے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارا اور وہاں سے انہیں لیبارٹری کا نقشہ ملا اور پھر جولیا بھی فلیٹ سے غائب تھی ـــــ اس لیے انہوں نے خود اس لیبارٹری میں داخل ہونے کی کوشش کی اور نقشے کی مدد سے وہ ایک خفیہ راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ہم اچانک ہی بے ہوش ہو گئے۔ اور آنکھ اب یہاں کھلی ہے۔

" اوہ ـــــ وہ نقشہ ہے تمہارے پاس " ـــــ عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" اندر داخل ہوتے وقت تو تھا " ـــــ صدیقی نے کہا۔ اور جلدی سے اپنی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔

" ہاں یہ ہے " ـــــ اس نے ایک تہہ کیا ہوا کاغذ نکالتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے آگے بڑھ کر اس سے کاغذ جھپٹ لیا۔ اور پھر کاغذ کھول کر وہ اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

" ویری گڈ ـــــ ویسے اس پردہ نشین کے بالکل پردہ کرتے ہی سیکرٹ سروس پہلے سے کچھ زیادہ ہی مستعد اور عقلمند ہوتی جا رہی ہے " ـــــ عمران نے نقشے سے نظریں اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور صدیقی ہنس پڑا۔

عمران بغور نقشہ دیکھتا رہا۔ اور پھر چوہان کی بتائی ہوئی راہداری اور فیکٹری

سے ملحقہ سرنگ کے اندازے سے اس نے بلیک ہول کو نقشے میں مارک کر لیا۔ اور پھر بلیک ہول مارک ہونے کے بعد باقی نقشہ سمجھنے میں اُسے زیادہ دیر نہ لگی۔

" اس آرتھر نے بتایا تھا کہ بلیک ہول والی راہداری سیدھی مین لیبارٹری میں جاتی ہے " ـــــ عمران نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں ـــــ بتایا تو اس نے یہی تھا " ـــــ چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک بتایا تھا لیکن مین لیبارٹری خاصی وسیع بنائی گئی ہے۔ اس میں یہ بلیک ہول والا حصہ بالکل علیحدہ ہے۔ اصل لیبارٹری کے تین حصے بنائے گئے ہیں ـــــ دو حصے اوپر اور ایک حصہ ان دونوں کے نیچے بنایا گیا ہے۔ میرا خیال ہے اصل مشینری اس نچلے حصے میں ہو گی۔ اور اوپر والے حصوں میں اسے کنٹرول کیا جاتا ہو گا " ـــــ عمران نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا ـــــ ویسے آرتھر کے مطابق ترمذی اوپر والے حصے میں ہی بیٹھتا ہے " ـــــ چوہان نے کہا۔

" اچھا اب سارا پروگرام طے کر لیتے ہیں۔ یہ حصے چونکہ اصل لیبارٹری سے علیحدہ ہیں۔ اس لئے ابھی تک ہم ان کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ لیکن جیسے ہی ہم مین لیبارٹری میں داخل ہوئے ان کی نظروں میں آجائیں گے اور پھر موت کسی بھی لمحے ہمیں جھپٹ سکتی ہے " ـــــ عمران نے کہا۔

" لیکن ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے " ـــــ جولیا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ میرے پاس تھیلے میں ایک سب مشین گن اور

دس بارہ بم موجود ہیں۔ میرے خیال میں اتنے ہی کافی ہیں"۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"سب سے اہم مسئلہ نچلے حصے میں موجود مشینری کو تباہ کرنا ہے۔ اس لئے نچلے حصے کی تباہی کے لئے میں۔ صفدر اور تنویر جائیں گے۔ جب کہ ترمذی والا حصہ جولیا۔ چوہان اور کیپٹن شکیل سنبھالیں گے اور اس سے ملحقہ حصہ صدیقی۔ خاور اور نعمانی کی ذمہ داری ہو گی۔۔۔۔۔ ایک ایک دو دو بم ساتھ رکھ لیں۔ بم کو صرف اس وقت استعمال کریں جب اس سے خاصا وسیع نقصان ہو سکے۔ اور جولیا تم نے کوشش کرنی ہے کہ ترمذی کو زندہ پکڑا جا سکے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کیوں نہ ہم اس ساری لیبارٹری کو بموں سے اڑا کر اس دروازے سے نکل جائیں جدھر سے چوہان اندر آیا ہے۔ ان بموں سے پوری لیبارٹری بھک سے اڑ جائے گی"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔۔ ہمیں اس خوف ناک حربے ریڈ پاور کی اصل ماہیت اور خاصیت کا علم نہیں ہے۔ اس لئے نچلا حصہ جہاں یہ تیار ہو رہی ہے میں نے اپنے پاس رکھا ہے۔ ہو سکتا ہے اسی موقع پر پوری لیبارٹری کی تباہی پورے دارالحکومت کو ہی اڑا دے۔۔۔۔۔ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ لیبارٹری بچ جائے اور کم از کم ترمذی زندہ پکڑا جا سکے تاکہ اس خوف ناک حربے اور لیبارٹری کو اگر ہو سکے تو ہم اپنے ملک کے فائدے کے لئے استعمال کریں"۔۔۔۔۔ عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ صرف ترمذی کو ہی پکڑ لیا جائے۔ باقی کام خود بخود ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ ہو سکتا ہے۔ ریڈ پاور بالکل تیار ہو۔ ایک بٹن دبتے ہی دارالحکومت کے کروڑوں افراد پر قیامت ٹوٹ ے۔ اس لئے میں نچلے حصے میں جا کر اس مشینری کو بند کرنے کی کوشش وں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس بار باقی ساتھیوں نے بھی سر ہلا یئے۔ کیونکہ اس بات کا خدشہ بہر حال موجود تھا۔ اور پھر چوہان کے ب میں موجود بموں کو انہوں نے بانٹ لیا۔ اور سب سے پہلے عمران ازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔۔۔ مشین گن چوہان کے پاس ہی اس نے رہنے ھی اور اس کے باہر جانے کے بعد باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے رے سے باہر نکل گئے۔

مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنتے ہی ترمذی نے چونک کر سکرین سے نظریں ہٹائیں اور پھر مشین کے نچلے حصے میں موجود بٹن پریس کر دیئے۔

" ہیلو ___ جانسن کالنگ چیف باس اوور" ___ بٹن پریس ہوتے ہی کمپیوٹر چیکنگ شعبے کے انچارج کی آواز سنائی دی۔

" یس ___ ترمذی اٹنڈنگ اوور" ___ ترمذی نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

" باس ___ میں نے کمپیوٹر کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ وہ بالکل او۔ کے ہے اوور" ___ جانسن نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ واقعی بلیک ہول میں کوئی گیا ہے اور اس نے ایمرجنسی بٹن دبایا ہے اوور" ترمذی کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

" میں نے اس کو بس چیک کیا ہے۔ سپیشل کمپیوٹر آن کر کے میں نے ...ک ہول کو بھی چیک کیا ہے۔ اس میں ایمرجنسی بٹن دبا ہوا نہیں ہے۔ ...ر بلیک ہول میں بھی انسانی موجودگی کا کاشن مل رہا ہے اوور"

...انسن نے جواب دیا۔

" یعنی مطلب یہ ہوا کہ بلیک ہول میں وہ دشمن بھی موجود ہیں بٹن بھی ...یس نہیں کیا گیا۔ کمپیوٹر بھی درست ہے۔ یہ متضاد باتیں بیک وقت ...یسے ممکن ہو سکتی ہیں۔ کیا تم ہوش میں ہو اوور" ___ ترمذی نے پھاڑ ...ھانے والے لہجے میں کہا۔

" باس ___ واقعی بات تو حیرت کی ہے۔ لیکن ہوا ایسے ہی ہے۔ ...پ چاہیں تو میں فنی رپورٹ آپ کے پاس بھجوا دوں۔ آپ خود اُسے ...ھ کر چیک کر لیں۔ کمپیوٹر بھی بالکل درست ہے اور باقی باتیں بھی درست ...یں اوور" ___ جانسن نے جواب دیا۔

" عجیب گورکھ دھندہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ریڈ پاور کی تیاری سے ...ارغ ہو جاؤں پھر اس بارے میں تفصیلی تحقیق کروں گا اوور اینڈ آل" ...رمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے ...ٹرانسمیٹر والے بٹن آف کر دیئے۔

لیکن اُسی لمحے مشین کی سائیڈ پہ موجود بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اس کا مطلب تھا کہ کمپیوٹر کال ہے۔ اس نے اس کے نیچے لگا ہوا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ___ کمپیوٹر کال فار چیف باس اوور" ___ بٹن دبتے ہی ...غیر انسانی اور کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس چیف باس اٹنڈنگ اوور" ——— ترمذی نے جواب دیا۔

"باس ——— بلیک ہول سیکشن کی طرف سے نو افراد مین لیبارٹری میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں سے تین سیکشن تھری کی طرف گئے ہیں جب کہ ایک عورت اور دو مرد آپ کے مین سیکشن کی طرف آ رہے ہیں۔ اور تین افراد سیکشن ٹو کی طرف گئے ہیں ——— چونکہ وہ زیرو ویو بنچ کی طرف سے مین لیبارٹری میں داخل ہوئے ہیں اس لئے میں ان کے خلاف حرکت میں نہیں آ سکتا اوور" ——— کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

اور ترمذی کی آنکھیں اپنی پوری وسعت تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے کے عضلات بُری طرح پھڑکنے لگے۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو۔ نو افراد داخل ہوئے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کیا تم مکمل طور پر خراب ہو چکے ہو اوور" ——— ترمذی نے یک لخت بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے اطلاع دے دی ہے۔ اوور اینڈ آل" ——— کمپیوٹر کی غیر جذباتی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا بلب آف ہو گیا۔

ترمذی کا چہرہ اس طرح بگڑ گیا جیسے وہ یک لخت ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا ہو۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ کمپیوٹر مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے۔ یہ جانسن قطعاً نا اہل ہے۔ قطعاً نا اہل ہے" ——— ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر اپنے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس آواز کو سنتے ہی ترمذی

ری طرح اچھلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا واپس مشین کی طرف ٹھا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگی۔ کیونکہ سکرین جہاں ریڈیا ور کی اصل مشینری کام کر رہی تھی وہاں اس نے تین افراد کو ے اطمینان سے کھڑے دیکھا۔ یہ تینوں ہی غور سے مشینری کو دیکھ ہے تھے۔

"اوہ اوہ ——— کمپیوٹر درست کہہ رہا تھا۔ میرا ہی دماغ خراب ہو گیا تھا" ——— ترمذی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے تہائی تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ چند ٹن دبانے کے بعد اس نے ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف گھمایا۔ ور یک لخت سکرین پر نظر آنے والے تینوں افراد اس طرح اچھلے جیسے ن کے پیروں تلے سپرنگ نکل آتے ہوں ——— اور پھر ایک بار اچھلنے کے بعد ان کے پیر واپس زمین پر نہ لگے بلکہ وہ اوپر ہی اوپر اٹھتے چلے گئے۔ اور پلک جھپکنے میں ان تینوں کے ہاتھ چھت سے چپک گئے۔ نہوں نے شاید اپنے سروں کو چھت سے ٹکرانے سے بچانے کے لئے اپنے ہاتھ اونچے کر لئے تھے ——— اس لئے اب وہ تینوں ہاتھوں کے سہارے چھت سے اس طرح لٹک رہے تھے جیسے شہتیر سے کوئی ہی لٹکتی ہے۔

"ابھی اسی طرح لٹکے رہو کم بختو ——— اب تم زندہ نیچے نہیں اتر سکو گے" ——— ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے پہلے والے بٹنوں کو دوبارہ آف کرنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ بٹن دبا رہا تھا کہ کمرہ ایک بار پھر سیٹی سے گونج اٹھا۔ اس بار سیٹی کی آواز پہلے

سے مختلف تھی ۔ یہ آواز سنتے ہی ترمذی کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے مشین کی دوسری سائیڈ کے بٹنوں پر پڑے اور اس نے پاگلوں کے سے انداز میں وہ بٹن دبانے شروع کر دیئے ـــــ چند لمحوں بعد اس حصے پر بھی ایک سکرین نما چوکھٹا روشن ہو گیا ۔ اور ترمذی یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا ۔ کہ سکرین پر نظر آنے والے بڑے ہال نما کمرے میں بھی تین افراد داخل ہوئے ہیں ـــــ اور وہ بڑے محتاط انداز میں چلتی ہوئی مشینوں کی طرف بڑھ رہے تھے ۔ ترمذی نے وہی بٹن دوبارہ دبانے شروع کر دیئے ۔ جن کی مدد سے اس نے پہلے تین افراد کو چھت سے چپکایا تھا ـــــ اور اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا ۔ وہ تینوں بھی یک لخت فضا میں اچھلے اور پلک جھپکنے میں پتلیوں کی طرح ہاتھوں کے بل چھت سے چپک کر لٹکنے لگے ۔ انہوں نے بھی پہلے افراد کی طرح چھت سے سر کو ٹکرانے سے بچانے کے لئے بے اختیار دونوں ہاتھ اونچے کئے تھے ۔

" یہ لوگ آخر کون ہیں ۔ اور کہاں سے آ گئے ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کمپیوٹر کی رپورٹ کے مطابق ابھی تین افراد اور بھی ہیں " ـــــ ترمذی نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا ۔ اور کمرے میں ایک بار پھر سیٹی کی آواز گونج اٹھی ۔ یہ سیٹی سائرن جیسی تھی ۔ یہ آواز سنتے ہی ترمذی بری طرح بوکھلا کر اچھلا ـــــ اور پھر اس مشین سے ہٹ کر وہ سائیڈ کی دیوار میں نصب ایک اور مشین کی طرف بھاگ پڑا ۔ اس مشین کے پاس پہنچتے ہی اس نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے مشین میں زندگی پیدا ہوئی ـــــ اور اس کے ساتھ ہی اس کے اندر

نصب ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی ۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا ۔ جس میں مختلف مشینوں کے سامنے دس افراد بیٹھے کام میں مصروف تھے ـــــ یہ لیبارٹری کا مین ہال تھا ۔ اور یہ دسوں افراد سائنسدان تھے ۔ جو ریڈ پاور کی تیاری کے آخری مرحلے میں مصروف تھے پوری لیبارٹری میں مشینری کو یہی کنٹرول کر رہے تھے ۔

اسی لمحے ہال کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر ایک عورت اور دو مرد اچھل کر اندر داخل ہوئے ۔

" خبردار اپنے ہاتھ اٹھا لو ورنہ " ـــــ یک لخت ایک آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا ۔ اور ہال میں موجود سائنسدان بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے ۔

ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جلدی سے اس مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ۔ اور پھر ایک سرخ رنگ کا بٹن دبتے ہی یک لخت اس ہال نما کمرے کی چھت سے تیز سرخ روشنی کی چادر سی اتر کر ہال میں پھیل گئی ـــــ یہ روشنی صرف ایک لمحے کے لئے نظر آئی ۔ اور دوسرے لمحے غائب ہو گئی ۔ لیکن روشنی غائب ہونے کے بعد ہال کمرے میں موجود سائنسدانوں کے ساتھ اندر آنے والے تینوں افراد بھی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے ـــــ اور ترمذی نے جلدی سے مشین آف کی اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دروازہ کھول کر دوسری طرف چھلانگ لگائی تو وہ اسی ہال نما کمرے میں موجود تھا ـــــ جس میں وہ سب فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے ۔

"تم لوگوں نے میرا وقت ضائع کیا ہے۔ میں تم سب کو عبرت ناک سزا دوں گا"۔۔۔۔ ترمذی نے بھاگ کر فرش پر پڑی ہوئی اس عورت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔۔۔ یہ تو ہی جولیا ہے۔ سیکرٹ سروس کی چیف۔ اس کا مطلب ہے یہ سب لوگ سیکرٹ سروس کے افراد ہیں" ترمذی نے قریب پہنچ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھا لی جو اندر آنے والے ایک فرد کے ہاتھوں سے نکل کر کچھ دور جا پڑی تھی ۔۔۔ اس نے جلدی سے مشین گن کا رخ جولیا کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک اس کی نظریں ایک مشین کی طرف اٹھ گئیں۔ اس پر لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ برا ہوا"۔۔۔ ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے مشین کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے جلدی سے اس کا ایک لیور نیچے گرا دیا۔ بلب اب جلنے بجھنے کی بجائے مسلسل جلنے لگا ۔۔۔ ترمذی نے بڑی تیزی سے مشین گن ایک طرف پھینکی اور پھر دوڑ کر اس نے جولیا اور اس کے ایک ساتھی کے ہاتھ پکڑے اور بجلی کی سی تیزی سے ان دونوں کو گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے کی طرف دوڑ پڑا ۔۔۔ اس نے دونوں کو کمرے میں پھینکا اور ایک بار پھر تیزی سے واپس مڑا اور تیسرے آدمی کو بھی اسی طرح گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لے آیا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ اس مشین کی طرف بڑھا جس سے اس نے ہال کمرے میں سرخ روشنی پھینکی تھی۔ اس

نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے اور پھر ایک ناب کو گھمایا تو اس بار ہال کمرے کی چھت سے نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکا سا ہوا۔ اور وہ مشین آف کر کے واپس ہال کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے سائنسدانوں کے جسموں میں اب حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی تھی۔ ترمذی نے آگے بڑھ کر اس سائنسدان کو بری طرح جھنجھوڑنا شروع کر دیا ۔۔۔ جس کی مشین پر بلب مسلسل جل رہا تھا۔

"ہوش میں آؤ رینک ۔۔۔ جلدی ہوش میں آؤ۔ مشین کا پریشر آؤٹ آف کنٹرول ہونے والا ہے"۔۔۔ ترمذی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور وہ سائنسدان جسے اس نے رینک کے نام سے پکارا تھا۔ یوں ہوش میں آگیا جیسے بے ہوش ہوا ہی نہ ہو۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا ہوا باس"۔۔۔ رینک نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔

"دیکھو ادھر ۔۔۔ مشین کو سنبھالو۔ ورنہ سب کچھ چوپٹ ہو جائے گا"۔ ترمذی نے چیختے ہوئے کہا۔

اور رینک نے جیسے ہی مڑ کر مشین کی طرف دیکھا وہ بدحواسی کے عالم میں اٹھ کر مشین کی طرف بھاگا۔ اس نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ۔۔۔ اور ایک ناب کو تیزی سے گھمایا تو مشین میں سے سیٹی کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی بلب بجھ گیا۔ لیکن ساتھ ہی مشین پر جلنے والے بے شمار چھوٹے چھوٹے بلب بھی یک لخت بجھ گئے۔

"کیا ہوا ـــــ مشین کیوں بند ہو گئی" ـــــ ترمذی نے چیخ کر پوچھا۔

"باس ـــــ پریشر ریڈ پوائنٹ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ اب دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو پریشر ریڈ پوائنٹ کراس کر جاتا تو لیبارٹری میں موجود تمام مشینری مکمل تباہ ہو جاتی اور پوری لیبارٹری بھک سے اڑ جاتی ـــــ دوسری صورت یہ تھی کہ اس مشین کو فوری طور پر ڈی سیاٹ کر دیا جاتا اس طرح پوری لیبارٹری بچ جاتی اور صرف یہی مشین ختم ہو جاتی۔ اس لئے میں نے اس مشین کو ختم کر کے پوری لیبارٹری کی مشینری اور لیبارٹری کو بچا لیا ہے ـــــ لیکن باس۔ یہ ہوا کیا۔ یہ سرخ روشنی" ـــــ رینک نے بدحواس ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے یہ مشین اب نئی منگوانی پڑے گی تب ریڈیادر مکمل ہو گی" ـــــ ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں پوچھا۔

"یس باس ـــــ مجبوری ہے۔ ساری مشینری بند ہو چکی ہے۔ کیونکہ یہ مین آپریٹنگ مشین تھی" ـــــ رینک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ باقی سائنسدان بھی اب ان کے قریب اکٹھے ہو چکے تھے۔ کیونکہ باقی مشینیں بھی یک لخت بند ہو چکی تھیں۔

"اوہ ـــــ یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا۔ ساری محنت دوبارہ کرنی پڑے گی۔ میں ان کے پرزے اڑا دوں گا۔ ان کی بوٹیاں علیحدہ کر دوں گا" ـــــ ترمذی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر وحشیوں کے سے انداز میں اپنے کمرے کے دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔

"باس کو پکڑو۔ اس کا دماغ ٹھیک نہیں رہا" ـــــ اچانک ایک سائنسدان نے کہا۔ اور باقیوں کے سر ہلاتے ہی وہ سب

یزی سے باس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ اور پھر ایک سائنسدان نے
اگے بڑھ کر باس کو دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا۔

"باس ـــــ ہوش میں آئیں۔ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" سائنسدان نے اُسے پکڑتے ہوئے کہا۔

"ہٹو ـــــ تم نے مجھے کیوں پکڑا ہے۔ تمہاری یہ جرأت ـــــ مم مم ـــــ میں" ـــــ ترمذی کے شاید تصور میں بھی ایسی بات نہ تھی اس لئے وہ پلٹ کر سائنسدانوں پر ہی الٹ پڑا۔ اور اس نے جلدی سے اپنے آپ کو چھڑانا چاہا۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے فقرہ بھی مکمل نہ ہو پا رہا تھا۔

"باس ـــــ بات تو سنیں" ـــــ اُسی سائنسدان نے اُسے ور زیادہ زور سے پکڑتے ہوئے کہا۔ اور پھر رینک نے بھی آگے ڑھ کر باس کو پکڑ لیا۔

اب ترمذی واقعی پاگل ہو گیا۔ وہ اب پاگلوں کے سے انداز میں سے الجھ گیا۔

"رسی لاؤ جلدی اسے باندھ دو۔ یہ پاگل ہو گیا ہے۔ جلدی" رینک نے چیختے ہوئے کہا۔

اور ایک سائنسدان تیزی سے ہال کے درمیان میں رکھی ہوئی میز کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے میز کی دراز سے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور واپس آ گیا ـــــ ترمذی اب واقعی غصے کی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔ اس لئے اس نے اس بری طرح ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیئے تھے۔ کہ اُسے کنٹرول کرنے کے لئے باقی سائنسدان بھی اُسے قابو کرنے

میں مصروف ہو گئے۔ ترمذی کے منہ سے اب کف سا نکلنے لگ گیا
تھا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ لیکن سائنسدانوں
نے چند ہی لمحوں میں اُسے رسیوں سے باندھ دیا اور پھر وہ پیچھے
ہٹ گئے۔

"مجھے کھولو ـــ نانسنس ـــ احمق ـــ میں پاگل نہیں ہوں ـــ الو
گدھے" ـــ ترمذی نے غصے اور بے بسی کی شدت سے غیر
انسانی آواز میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتا اس
کا جسم یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔ شاید انتہا درجے پہ پہنچے ہوئے غصے
نے آخر کار اُسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"میرے خیال میں ہمیں فوراً ہیڈ کوارٹر رپورٹ دینی چاہیئے"
رینک نے دوسروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ ہمیں احمق کہہ رہا ہے۔ لیکن اس پر یہ پاگل پن کا دورہ پڑا کیسے"
ایک سائنسدان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ ہوا کیا۔ اچھا خاصا کام ہو رہا تھا۔ کہ چھت سے سرخ
روشنی پڑی اور ہمیں ہوش نہ رہا۔ ہوش آیا تو پریشر کا مسئلہ بن گیا۔
اور جب باس کو مشین کے ختم ہونے کے متعلق بتایا تو یہ پاگل ہو گیا۔
کہ میں ان کے پرزے اڑا دوں گا ـــ ان کی بوٹیاں علیحدہ کر دوں
گا" ـــ اُسی سائنسدان نے جس نے سب سے پہلے اُسے پاگل
کہا تھا۔ اور آگے بڑھ کر پکڑا تھا کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا

"میرا خیال ہے کوئی غلط فہمی ضرور ہوئی ہے۔ باس انتہائی عقلمند
اور زیرک آدمی ہے۔ یہ اس طرح اچانک بھلا پاگل کیسے ہو سکتا ہے"

ایک اور سائنسدان نے کہا۔ اس نے اس سارے چکر میں قطعاً حصہ نہ لیا تھا۔

"کمال ہے جانسن ـــ تم اسے غلط فہمی کہہ رہے ہو۔ مجھے تو یقین ہے
کہ اگر اسے پکڑا نہ جاتا تو یہ پوری لیبارٹری ہمارے سمیت اڑا دیتا"
رینک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اُسی لمحے اچانک ہال کا بیرونی دروازہ ان کے عقب میں کھلا اور وہ سب
تیزی سے گھومے۔ دروازے میں سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔

"آرتھر ـــ تم اب آئے ہو۔ کہاں چلے گئے تھے۔ یہاں تو عجیب ہی
چکر ہو گیا ہے" ـــ رینک نے آنے والے سے مخاطب ہو کر تیز لہجے
میں کہا۔

"کیا ہوا ـــ یہ کیا ہو رہا ہے" ـــ آرتھر نے حیرت بھرے انداز میں
کہا۔ وہ عجیب سی نظروں سے فرش پہ بے ہوش اور بندھے ہوئے ترمذی کو
دیکھ رہا تھا۔ اور رینک نے اُسے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ـــ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ لیکن باس کن کی بوٹیاں اڑانے کی بات کر رہا تھا۔
کون ہیں وہ" ـــ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں ادھر
ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"یہی تو پاگل پن ہے۔ اسی بات پر تو ہمیں یقین آ گیا تھا کہ باس ـــ پاگل
ہو چکا ہے۔ اب دیکھو یہاں ہمارے علاوہ اور کون آ سکتا ہے" ـــ ایک
سائنسدان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں آ سکتا تو پھر یہ مشین گن کہاں سے آ گئی" ـــ اچانک آرتھر نے
مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک مشین کی سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔
جہاں مشین کی آڑ سے مشین گن کی نال جھانکتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"مشین گن — کیا مطلب — کیا تم بھی ...." — سب سائنسدانوں نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ جب انہوں نے آرتھر کو مشین گن اٹھائے واپس آتے دیکھا — آرتھر کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔

"اب تم سب اپنے ہاتھ اٹھالو۔ ورنہ" — اچانک آرتھر نے لہجہ بدلتے ہوئے سرد آواز میں کہا۔

"کک — کک — کیا مطلب" — سب نے منہ پھاڑتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے آرتھر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا کیونکہ اس کے قریب موجود ایک سائنسدان نے اچانک اس کی مشین گن پر ہاتھ ڈال دیا تھا۔

"خبردار" — آرتھر نے ایک طرف ہٹتے ہی چیخ کر کہا۔

"ارے — یہ آرتھر نہیں۔ اس کی آواز" — دو تین سائنسدانوں نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"اسے پکڑ لو۔ یہ آرتھر نہیں دشمن ہے۔ پکڑ لو — مجھے کھولو" — اسی لمحے فرش پر پڑے ہوئے ترمذی کی چیخ نما آواز سنائی دی۔ وہ شاید اس کشمکش کے دوران ہوش میں آگیا تھا۔

اور پھر جیسے بھونچال سا آگیا۔ رینک اور اس کا ایک ساتھی سائنس دان اچانک آرتھر پر جھپٹے۔ لیکن دوسرے لمحے ہال ان کے ساتھ دوسرے سائنسدانوں کی چیخوں سے گونج اٹھا — مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور سائنسدانوں کی چیخیں ایک ہی وقت میں بلند ہوئی تھیں۔ آرتھر نے ٹریگر

تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارے سائنسدان گولیوں کی بارش
ت کا رقص کرتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ مشین گن سے نکلنے
لیوں کی بوچھاڑ سے انہیں دوسرا قدم اٹھانے کا بھی موقع نہ ملا تھا۔
سی لمحے ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور صفدر اور تنویر
سے اندر آئے۔

کوئی اندھا دھند حرکت نہ کرنا تنویر — سچوئشن کنٹرول میں ہے"
۔ آرتھر نے بدلے ہوئے لہجے میں چیخ کر کہا۔ اور تنویر کا جیب سے
ہوا ہاتھ یک لخت رک گیا۔ وہ شاید سچوئشن سے گھبرا کر بم نکالنا چاہتا
لیکن آرتھر نے اس کا بروقت احساس کر لیا تھا۔

عمران صاحب — جولیا اور باقی ساتھی کہاں ہیں" — صفدر نے
ادھر دیکھتے ہوئے چیخ کر آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اب دیکھنا ہو گا۔ تم اس ترمذی کو سنبھالو۔ اسے کسی مشین کے قریب نہ
نے دینا۔ میں اس کمرے میں دیکھتا ہوں" — عمران نے جو آرتھر کے
ب میں تھا تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی
ن بڑھا جو ترمذی کے اپنے مخصوص کمرے میں کھلتا تھا۔

مارٹی کا چہرہ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے عجیب سا لگ رہا
اس کی آنکھیں اس انداز میں کھلی ہوئی تھیں۔ جیسے اُسے مخاطب کی بات
سمجھ میں نہ آ رہی ہو۔

"تت ـــ تت ـــ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ فرینکلن کہاں ہے۔ کیا ما
نہ ڈرم خالی ہے۔ مشین موجود ہے۔ فرینکلن غائب ہے" ـــ مارٹی
حیرت کی زیادتی کی بنا پر اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ـــ فرینکلن سپلائی دے کر واپس
نہیں آیا۔ اور کافی دیر گزر گئی تو مجھے تشویش ہوئی۔ کیونکہ فرینکلن پہلی بار سپلا
دینے گیا تھا۔ اُسی لمحے راجر میرے پاس آیا۔ اس نے بتایا کہ اُسے کس
نے سر پر چوٹ مار کر بے ہوش کر دیا تھا ـــ میں یہ سن کر بے حد پریشان
ہوا۔ حالانکہ فرینکلن نے بتایا تھا کہ راجر کے اچانک گردے میں درد ہ
گیا ہے۔ اس لئے باس کے حکم پر اس بار وہ خود سپلائی دینے جائے گا

ے سامنے کھڑے نوجوان نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے

ں ـــ اس نے مجھے یہی بتایا تھا۔ لیکن کیا یہ غلط تھا، ـــ مارٹی
وا بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
لکل غلط تھا باس ـــ اُسے گردے میں درد نہیں ہوا بلکہ اس نے
دہ ایک راہداری سے مڑ رہا تھا کہ اچانک اس کے سر پر کسی نے
ادی۔ اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر اُسے ہوش آیا تو وہ اپنے کمرے
ز پر پڑا ہوا تھا ـــ اس پر میں چونکا۔ اور پھر راجر اور میں پیدل ہی
کے پیچھے گئے۔ تو وہاں جا کر پتہ چلا کہ ٹرالر بھی کھڑا ہے۔ کیمیکل کا
خالی ہے مشین بھی موجود ہے۔ لیکن فرینکلن غائب ہے اور لیبارٹری
والی دیوار بھی بند ہے ـــ چنانچہ ہم واپس آ گئے۔ اور اب میں
یورٹ دینے آیا ہوں۔ راجر باہر کھڑا ہے" ـــ نوجوان نے
تے ہوئے کہا۔
لیکن جب مال سپلائی ہو گیا تو پھر فرینکلن کہاں گیا اور راجر والے
کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ بلاؤ راجر کو" ـــ مارٹی نے تیز لہجے

ر نوجوان واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد
ساتھ ایک اور نوجوان کو لئے واپس داخل ہوا۔
راجر ـــ تمہیں کیا ہوا تھا" ـــ مارٹی نے اُسے غور سے دیکھتے
نے پوچھا۔
اور جواب میں راجر نے بھی وہی کہانی دوہرا دی جو نوجوان پہلے ہی

بتا چکا تھا۔

"اوہ ——— اس کا مطلب ہے کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔ لیکن چیف باس کی طرف سے تو کوئی کال نہیں آئی۔ اس کا مطلب ہے سب ٹھیک ہے پھر فرینکلن کہاں گیا" ——— مارٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس ——— میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال فرینکلن غائب ہے" نوجوان نے کہا۔

"اچھا ٹھہرو ——— میں چیف باس سے بات کر لیتا ہوں" ——— مارٹی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اور پھر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے موجود ایک مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے مشین کے کونے میں ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا ——— اور مشین میں سے ٹرانسمیٹر کی طرح ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ——— مارٹی کالنگ چیف باس اوور" ——— مارٹی نے یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔ لیکن کافی دیر تک کوشش کرنے کے باوجود جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو مارٹی کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا تن گیا۔

"یہ کیا ہوا ——— چیف باس تو جواب ہی نہیں دے رہا" ——— مارٹی نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے باس کوئی بڑی ایمرجنسی ہوئی ہے" ——— سامنے کھڑے نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں میتھو ——— اب تو مجھے بھی پریشانی سی محسوس ہونے لگی ہے

ارے ہاں ٹھہرو ——— میں ایمرجنسی ویو الیکٹرانک ٹرانسمیٹر پر چیک کرتا ہوں۔ اس سے چیف باس کا کمرہ بھی سکرین پر نظر آجائے گا" ——— مارٹی نے کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف رکھی ہوئی ایک سٹیل کی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس کے نچلے خانے میں سے ایک بڑا سا بریف کیس نکال کر اس نے واپس میز پر لا کر رکھا ——— اور بریف کیس کے تالوں کے نمبر ملانے لگا۔ چند لمحوں بعد بریف کیس کھل گیا اندر ایک مشین موجود تھی۔ مارٹی نے جلدی سے مشین کی سائیڈ پر موجود تار باہر نکالی ——— اور اس کا ایک سرا میز پر رکھی ہوئی اسی ٹرانسمیٹر نما مشین سے منسلک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے بیگ میں سے مشین نکال کر اسے ٹرانسمیٹر نما مشین کے ساتھ افقی انداز میں کھڑا کر دیا ——— اس مشین کی ایک سائیڈ پر خاصی بڑی سکرین تھی۔ مارٹی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے ٹرانسمیٹر کے پہلے والے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ مشین کے کونے میں ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا ——— اور مشین میں سے ٹرانسمیٹر کی طرح ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ مارٹی نے ہاتھ بڑھا کر سکرین مشین پر ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا۔ تو مشین پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو ——— مارٹی کالنگ چیف باس اوور" ——— مارٹی نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ——— چیف باس اٹنڈنگ اوور" ——— دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔ اور مارٹی چونک پڑا۔ اس آواز کے آتے ہی سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اور مارٹی کی آنکھیں حیرت

سے ایک بار پھر تیزی سے پھیلنے لگیں۔

"بب ——بب —— باس ——آپ کال کا جواب نن —— نن نہیں دے رہے تھے اوور" —— مارٹی نے اٹک اٹک کر بڑی مشکل سے فقرہ پورا کیا۔

"تو کیا ہوا۔ میں کام میں مصروف ہوں۔ کیوں کال کیا ہے اوور" باس کی سخت آواز سنائی دی۔ لیکن مارٹی سکرین پر اور ہی منظر دیکھ رہا تھا۔ چیف باس کے کمرے کا منظر اس قدر حیرت انگیز تھا کہ اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

کمرے کے درمیان ایک کرسی پر چیف باس بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ ایک آدمی نے اس کا منہ مضبوطی سے بند کر رکھا تھا۔ جب کہ سائمنسلا آرتھر ٹرانسمیٹر کے پاس کھڑا باس کی آواز میں باتیں کر رہا تھا۔ اور دو آدمی اس کے قریب کھڑے تھے —— جب کہ فرش پر ایک عورت ایک مقامی مرد اور فرنیکلن اس طرح پڑے ہوئے تھے جیسے بے ہوش ہوں یا مر چکے ہوں۔

"بب —— بب —— باس —— فرنیکلن سپلائی دینے گیا تھا واپس نہیں آیا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں اوور" مارٹی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" فرنیکلن —— اوہ ہاں —— اُسے میں نے لیبارٹری میں بلا لیا ہے وہ اب میرے پاس ہے ڈونٹ وری۔ اور سنو۔ اب مجھے ڈسٹرب نہ کرنا اوور" —— آرتھر نے باس کے لہجے میں اور تحکمانہ انداز میں کہا۔

یس باس اوور" —— مارٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب

اور آرتھر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس ساتھ ہی سکرین پر سے بھی منظر غائب ہو گیا اور مارٹی نے جلدی ے ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کر دیئے۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "سازش —— خوف ناک سازش" —— مارٹی نے بڑی طرح ے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ حیرت غصے اور جوش کی وجہ سے بگڑ یا تھا۔

"بب —— بب —— باس —— کیا ہوا۔ کیسی سازش" —— میتھو اور ر جو میز کی دوسری طرف خاموش کھڑے تھے چونک کر بولے۔

"جوڈن کو بلاؤ —— جلدی —— فوراً —— ابھی" —— مارٹی نے ی سنی ان سنی کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے پس دروازے کی طرف دوڑے۔

مارٹی بری طرح مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ وہ بار بار سکرین والی مشین کی ن دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔

" باس —— آپ نے مجھے بلایا ہے" —— آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

" جوڈن —— غضب ہو گیا۔ ریڈ پاور لیبارٹری پر نامعلوم افراد نے قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں وہ عورت وہی ہے جو یہاں سے فرار ہو گئی تھی۔ وہی غیر ملکی عورت جو اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا چیف کہتی تھی۔

چیف باس ترمذی کو قید کر لیا گیا ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ لیبارٹری کی ساری مشینیں بند پڑی ہیں۔ فرینکلن بھی وہاں فرش پر بے ہوش پڑا ہے یا مر چکا ہے ــــ سائنسدان آرتھر نے مجھ سے چیف باس کے لہجے میں بات کی ہے۔ یہ سب کچھ میں نے ایمرجنسی ویو الیکٹرانک ٹرانسمیٹر پر دیکھا ہے۔ ورنہ تو میرے فرشتے بھی نہ سمجھ سکتے تھے کہ جواب آرتھر دے رہا ہے یا چیف باس ــــ اب کیا کیا جائے "ــــ مارٹی نے جوڈن کو دیکھتے ہی بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہیں آپ باس ــــ یہ کیسے ممکن ہے "

جوڈن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس میں وہ منظر ریکارڈ ہو چکا ہے۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں تاکہ تم پر صحیح صورت حال واضح ہو جائے۔ ہمیں فوراً کوئی کارروائی کرنی چاہیئے "ــــ مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس نے سکرین والی مشین کی ایک ناب کو دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کے اوپر ایک کارنر پر مختلف ہندسے نمودار ہونے لگے۔ جب ایک کا ہندسہ نمودار ہوا تو مارٹی نے ہاتھ روکا ــــ اور پھر اس نے پہلے والی مشین سے سکرین مشین کی تار علیحدہ کر کے سکرین مشین کے مختلف بٹن دبا دیئے۔ سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اور اس پر پہلے والا منظر ابھر آیا۔ وہی چیف باس ترمذی کے کمرے کا منظر۔

" اوہ واقعی۔ یہ تو انتہائی سیریس مسئلہ ہے "ــــ جوڈن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور مارٹی نے بٹن آف کر دیئے۔

" اب کیا کرنا چاہیئے۔ جلدی بتاؤ۔ تمہیں لیبارٹری کے متعلق مکمل لومات میں اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے "ــــ مارٹی ے کہا۔

" باس ــــ ویسے تو سوائے کیمیکل سپلائی والے کے علاوہ فیکٹری ے لیبارٹری جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ البتہ میں ایک اور یہ راستہ جانتا ہوں اسے صرف باس ترمذی استعمال کرتا تھا گو راستہ بند کر دیا گیا ہے ــــ لیکن اُسے ادھر سے کھولا جا سکتا ے۔ ہم اس راستے سے ہوتے ہوئے چیف باس کے کمرے تک مانی سے پہنچ جائیں گے "ــــ جوڈن نے جواب دیا۔

" لیکن اس راستے پر کمپیوٹر ہمیں آگے نہ بڑھنے دے گا۔ ظاہر ہے وہ راستہ تو کمپیوٹر رینج میں ہو گا "ــــ مارٹی نے کہا۔

" ہاں ہے تو کمپیوٹر رینج میں۔ لیکن آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں۔ ہ ساری مشینری بند ہے۔ ایسی صورت حال میں تو کمپیوٹر بھی بند دچکا ہو گا "ــــ جوڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں ــــ اس کا تو مجھے بھی خیال نہیں رہا۔ ٹھیک ہے میرے بال میں دس مسلح افراد کافی ہیں "ــــ مارٹی نے اس بار قدرے طمئن انداز میں کہا۔

" کافی ہیں باس ــــ ہم اس راستے سے سیکشن ٹو میں پہنچیں گے۔ سیکشن ٹو میں پہنچنے کے بعد ہم آسانی سے مین سیکشن میں داخل ہو سکتے ہیں "ــــ جوڈن نے کہا۔

" لیکن مین سیکشن پر تو ان لوگوں کا قبضہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ

ہماری آمد کا انہیں پہلے احساس ہو جائے - اور وہ چیف باس کو ما
ڈالیں - ہمیں کوئی ایسا طریقہ سوچنا چاہیئے جس سے ہم اچانک ان
کے سروں پہ پہنچ جائیں " ـــــ مارٹی نے کہا -

" تو پھر باس ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ٹائیگم گیس کا بڑا اسلنڈر ساتھ
لے جائیں - اس گیس کو ہم سیکشن ٹو سے مین سیکشن میں جانے
والے پائپ میں داخل کر دیں گے تو مین سیکشن اور چیف باس
کے کمرے میں موجود ہر شخص بے ہوش ہو جائے گا - اور ہم آسا
سے انہیں کور کر لیں گے " ـــــ جوڈن نے کہا -

" اوہ ـــ ویری گڈ ـــ یہ ہوئی نا بات - جلدی انتظامات کرو
جلدی - لیکن سنو - کسی کو اس مشن کا پہلے سے علم نہ ہو - میرا خیال ہے
فرینکلن نے غداری کی ہے - اور ہو سکتا ہے فرینکلن کی طرح اور بھی غدا
موجود ہوں " ـــــ مارٹی نے سر ہلاتے ہوئے کہا -

" لیکن باس فرینکلن بیچارہ تو بے ہوش یا مرا پڑا تھا - اگر اس نے
غداری کی ہوتی تو پھر وہ لازماً ٹھیک ہوتا - میرا خیال ہے یہ سارا چکر
آرتھر کا چلایا ہوا ہے - وہی غدار ہوگا " ـــــ جوڈن نے کہا - اس
نے فرینکلن کی سائیڈ لی تھی - کیونکہ وہ اور فرینکلن سگے بھائی تھے -

" اوہ ٹھیک ہے - بہر حال ہمیں محتاط رہنا چاہیئے - جلدی کرو اد
گروپ تیار کر کے مجھے اطلاع کرو - گیس سلنڈر بھی ساتھ لے لینا
لیکن جس قدر جلدی ممکن ہو سکے - جس قدر بھی - اٹ از ایمرجنسی "
مارٹی نے تیز لہجے میں کہا - اور جوڈن سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تیز
سے واپس دروازے کی طرف دوڑ پڑا -

عمران نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا - صفدر نے
ِمذی کے منہ پہ رکھا ہوا ہاتھ ہٹا لیا -

" تم بچ نہیں سکو گے - میری بات نوٹ کر لو - کاش میرے ہی
آدمیوں نے مجھے پاگل سمجھ کر نہ باندھ لیا ہوتا تو میں دیکھتا کہ تم کس
طرح بچ کر جاتے ہو " ـــــ ترمذی نے منہ سے ہاتھ ہٹتے ہی اس
بار واقعی پاگلوں کے سے انداز میں کہا -

" میری بات سن لو ترمذی ـــــ ہمارے پاس انتہائی طاقتور بم
موجود ہیں - ہم اگر چاہیں تو ایک لمحے میں اس پوری لیبارٹری کو بھک
سے اڑا دیں - لیکن مجھے تمہاری محنت کا احساس ہے - اس لئے میں
نہیں چاہتا کہ تمہاری یہ محنت ضائع ہو ـــــ اس لئے کیوں نہ ہم
آپس میں معاہدہ کر لیں - تم میرے آدمیوں کو ہوش میں لے آؤ میں
تمہاری لیبارٹری تمہیں بخش دیتا ہوں " ـــــ عمران نے نرم لہجے

میں کہا۔

"یہ ۔۔۔ یہ کاش میں انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیتا۔ ان کے بے ہوش کرنے کے چکر میں تو ساری تباہی ہوئی ہے۔ ان کے ساتھ سائنسدان بے ہوش ہو گئے اور مجھے انہیں بے ہوش کرتے وقت یہ خیال نہ رہا کہ اتنے وقفے میں آپریٹنگ مشین کا پریشر بھی بڑھ سکتا ہے ۔۔۔ اور اس مشین کو آف کرنا پڑا۔ اور مشینری بند ہو گئی۔ اور اس طرح تم بھی جو چھت سے لٹکے ہوئے تھے نیچے آ گرے۔ کاش یہ سب کچھ نہ ہوتا۔ ایسے نہ ہوتا" ۔۔۔ ترمذی نے بری طرح ادھر ادھر سر مارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں ابلی ہوئی تھیں۔

"ویسے میں خود اس چھت سے لٹکنے کے چکر میں واقعی بے بس ہو گیا تھا۔ مجھے ذرا بھی یہ اندازہ نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب میرے آدمیوں کو ہوش میں آنا چاہیئے۔ اسی میں تمہاری بچت ہے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ فقرہ مکمل کرتے وقت یک لخت سرد پڑ گیا۔

کمرے میں اس وقت جولیا۔ چوہان اور کیپٹن شکیل بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے انہیں ہوش میں لانے کی بے حد کوشش کی تھی ۔۔۔ لیکن وہ کسی طرح ہوش میں نہیں آ رہے تھے۔ صفدر۔ تنویر کے ساتھ صدیقی اس کمرے میں موجود تھا جب کہ خاور اور نعمانی کو عمران نے لیبارٹری کے دیگر حصوں میں راؤنڈ کے لئے بھیجا تھا ۔۔۔ تاکہ اگر کوئی اور انسان زندہ نظر آ جائے تو

ا کا خاتمہ کر دیں۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور خاور اور نعمانی اندر داخل ہوئے۔ نعمانی ہاتھ میں وہی مشین گن تھی جس سے عمران نے سائنسدانوں کا نہ کیا تھا ۔۔۔ عمران نے انہیں راؤنڈ پر بھیجتے ہوئے وہ مشین دے دی تھی۔

"عمران صاحب ۔۔۔ لیبارٹری میں اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ے ہم ساری لیبارٹری کا چکر لگا آئے ہیں" ۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

ر عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہاں تو مسٹر ترمذی ۔۔۔ اب بہت وقت ضائع ہو چکا ہے۔ جلدی ے بتا دو کہ انہیں تم نے کس گیس سے بے ہوش کیا ہے"

مران نے مڑ کر ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ مجھے مار ڈالو۔ میری بیاں اڑا دو۔ لیکن میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ نہیں بتاؤں گا۔ ہرگز نہیں بتاؤں گا" ۔۔۔ ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ کیوں نہ ہم جولیا۔ چوہان اور کیپٹن شکیل کو اٹھا کر لیبارٹری سے باہر لے چلیں۔ ہسپتال میں لے جا کر ان کا علاج کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ انہیں زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے اندر ہوش آ جانا چاہیئے۔ نجانے اس نے ان پر کون سی گیس استعمال کی ہے۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی نیلاہٹ آتی جا رہی ہے۔ اور یہ انتہائی خطرناک

ہے۔ ان کی جانیں شدید خطرے میں ہیں۔ اور اسے بتانا ہی ہوگا۔
ابھی اور اسی وقت" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران ۔۔۔ تم خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہو۔ مجھے کہہ دیں
اس کی روح سے بھی جواب اگلوا لیتا ہوں" ۔۔۔ تنویر نے جو اب
تک خاموش کھڑا تھا پہلی بار بے چین لہجے میں کہا۔ شاید جولیا کی
موت کا سن کر وہ یک لخت بے چین ہو گیا تھا۔

"نہیں ۔۔۔ تم جوشیلے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے۔ میں خود پوچھتا
ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے نعمانی کی طرف ہاتھ بڑھایا
"مشین گن مجھے دو نعمانی" ۔۔۔ عمران نے نعمانی سے کہا اور
نعمانی نے مشین گن اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ میں تھما دی۔

عمران نے بڑے اطمینان سے مشین گن کا چیمبر کھولا۔ اور پھر
اس میں سے موجود میگزین نکال کر اس نے اس میں سے ایک گولی
نکالی اور مشین گن اور میگزین کو ایک طرف رکھ دیا۔

"یہ چھوٹی سی گولی دیکھ رہے ہو ترمذی ۔۔۔ تمہیں معلوم ہے اس
میں معمولی سی مقدار بارود کی موجود ہوتی ہے۔ میں یہ ننھی سی گولی تمہارے
حلق میں ڈال کر تمہارا منہ اور ناک بند کر دوں گا۔ نتیجہ یہ کہ گولی خود بخود
تمہارے معدے کے اندر اتر جائے گی ۔۔۔ پھر جانتے ہو کیا ہو
گا۔ معدے میں موجود تیزابیت اس کے اوپر والے خول کو گلا دے
گی اور بارود تمہارے معدے میں پھیل جائے گا۔ اور جب تمہیں
پانی کا گلاس پلایا جائے گا تو یہ بارود تمہاری رگوں۔ آنتوں اور خون
کے ساتھ مل کر جسم کے ہر رگ و ریشے کو پھاڑنا شروع کر دے

گا۔ تمہاری ایک ایک نس ایک ایک رگ پہلے زخمی ہو گی پھر کٹے گی اور پھر
تمہارا گوشت گلنا شروع ہو جائے گا۔ آخر میں ہڈیوں کا نمبر آئے گا۔ اور
یہ سارا پراسس گولی نگلنے اور پانی پلانے کے بعد زیادہ سے زیادہ دس
منٹ میں مکمل ہو جائے گا ۔۔ یہ ایک ایسی خوفناک صورت حال ہو گی
جس سے بچاؤ کا کوئی راستہ نہ ہو گا۔ تم فوری نہیں مرو گے بلکہ سسک
سسک کر مرو گے تمہارا جسم خمیر کی طرح پھول جائے گا اور پھر باسی
گوشت کی طرح گلتا رہے گا ۔۔۔ سڑتا رہے گا۔ لیکن تم زندہ رہو گے۔
حتیٰ کہ آخر کار جب سارا جسم گل جائے گا سڑ جائے گا تو پھر تمہارے دل
کا نمبر آئے گا۔ اور جب دل گل جائے گا تو تم مر جاؤ گے۔ تقریباً دو یا تین
گھنٹوں کے عذاب سہنے کے بعد" ۔۔۔ عمران نے بڑے سرد لہجے میں
ننھی سی گولی کو انگلیوں میں گھماتے ہوئے کہا۔

"نن ۔۔ نن ۔۔ نہیں ۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہے
ہو۔ گولیاں تو جسم میں اترتی ہیں اور نکال لی جاتی ہیں۔ تم صرف مجھے نفسیاتی
طور پر خوفزدہ کرنا چاہتے ہو" ۔۔۔ ترمذی نے سر مارتے ہوئے جواب
دیا۔

"کبھی اس کتے کو مرتے دیکھا ہے جسے زہر کی گولی کھلا دی جاتی ہے۔
گولیاں گوشت میں رہتی ہیں تو نکالی جا سکتی ہیں۔ یہ گولی تمہارے حلق کے
راستے معدے میں اترے گی ۔۔۔ اور ایک بار گولی حلق سے نیچے اتری
پھر تمہیں اس عذاب سے کوئی نہ بچا سکے گا" ۔۔۔ عمران نے بڑے با اعتماد
لہجے میں جواب دیا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا" ۔۔۔ ترمذی نے بڑی طرح

بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا یہی چیخنا بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر خوف زدہ ہو گیا ہے۔ اور عمران کی بات سچ بھی تھی۔ واقعی معدے میں پہنچنے والے بارود نے ویسا ہی عمل کرنا تھا جیسا عمران بتا رہا تھا ——— کیونکہ گولی میں صرف خالص بارود ہی نہیں ہوتا بارود کو فوری طور پر پھاڑنے والا مواد بھی ساتھ شامل ہوتا ہے۔

" کوئی بات نہیں۔ میں تمہاری گیس کا توڑ خود معلوم کر لوں گا۔ تم بہرحال اس عذاب کو جھیلنے کے لئے تیار ہو جاؤ" ——— عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور ترمذی کی طرف قدم بڑھائے۔ ترمذی نے لاشعوری طور پر منہ بھینچ لیا۔

" صرف ایک مکہ تمہارے جبڑے پر پڑے گا۔ اور تمہارا منہ خود بخود کسی غار کے دہانے کی طرح کھل جائے گا ترمذی۔ میں تمہیں آخری موقع دینا چاہتا ہوں ——— کیونکہ بہرحال کسی انسان کو اس خوف ناک انداز میں مرتے میں خود نہیں دیکھنا چاہتا۔ لیکن مجبوری دوسری بات ہے" ——— عمران نے اس کے قریب پہنچ کر بڑے سرد لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

" ایک ...... دو .... " ——— عمران ——— رک رک کر گنتی کر رہا تھا ترمذی کے چہرے پر پسینے کی لکیریں ابھر آئیں۔

" تین ...... " ——— عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ترمذی بے اختیار چیخ پڑا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ ——— میں بتاتا ہوں۔ لیکن میرے ساتھ ایک معاہدہ کر لو۔ رک جاؤ۔ مت گنو" ——— ترمذی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

" کیسا معاہدہ" ——— عمران نے پوچھا۔

" تم مجھے مارو گے نہیں۔ بلکہ مجھے یہاں سے فرار ہونے دو گے۔ بس اتنی سی بات" ——— ترمذی نے کہا۔

" کس طرح فرار ہو گے۔ ہیڈ کوارٹر ٹارگٹ تو بدل چکا ہے۔ اور ساجان سنٹر تباہ ہو چکا ہے۔ تمہاری پنڈلی میں موجود ٹرانسمٹ فیوز تو اب کام نہیں دے سکتا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس سے تمہارا مطلب نہیں۔ تم بس میرے ہاتھ آزاد کر دو۔ صرف چند لمحوں کے لئے" ——— ترمذی نے کہا۔

" ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ میں تمہارے ہاتھ آزاد کر دوں گا لیکن اس وقت جب میرے ساتھیوں کو ہوش آ جائے گا" ——— عمران نے کہا۔

" لیکن مجھے کس طرح یقین آئے گا کہ تم معاہدہ پورا کرو گے" ترمذی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" مت کرو یقین ——— میں تمہارے یقین کا پابند نہیں ہوں۔ میں تین تک پہلے ہی گن چکا ہوں۔ صرف دو ہندسے اور گننے ہیں۔ شروع کروں" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ٹھیک ہے ——— میں بتاتا ہوں۔ میں نے انہیں آرتھری ریز سے بے ہوش کیا ہے۔ تم انہیں ساتھ والے ہال میں لٹا دو۔ اور سائیڈ مشینری کو آن کر کے اس میں نیلے رنگ کا بٹن دبا دو۔ تو ایکس تھری ریز جو آرتھری کا توڑ ہیں ان پر پڑیں گی اور یہ ہوش میں آ جائیں گے" ——— ترمذی نے فوراً کہا۔

" اوکے ــــ ابھی دیکھ لیتا ہوں۔ یہ سن لو کہ اگر یہ غلط نکلا تو پھر سب معاہدے ختم "ــــ عمران نے کہا۔ اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ جولیا، چوہان اور کیپٹن شکیل کو ہال کمرے میں لے جائیں۔ صفدر، تنویر اور نعمانی تیزی سے آگے بڑھے۔ صفدر شاید جولیا کو اٹھانا چاہتا تھا لیکن تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی جولیا کو اٹھایا اور پھر ہال کی طرف بڑھ گیا ــــ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔ لیکن وہ خاموش رہا۔ جب ان تینوں کو ہال میں لٹا کر وہ لوگ واپس آگئے۔ تو عمران اس مشین کی طرف بڑھا۔ پہلے چند لمحے تو وہ غور سے مشین کو دیکھتا رہا ــــ پھر اس نے اس نیلے رنگ کے بٹن کو پریس کیا۔ مشین سے ایک لمحے کے لئے گونج برآمد ہوئی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ ہال اور اس کمرے کے درمیان دیوار میں لگے ہوئے بڑے سے شیشے میں سے ان سب نے ہال کمرے میں نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکا ہوتے دیکھا۔ جھماکا ایک لمحے کے لئے ہوا پھر خاموشی چھا گئی۔

ان سب کی نظریں ہال پر جمی ہوئی تھیں۔ اور چند لمحوں بعد واقعی انہوں نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت ہوتی دیکھی تو عمران کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔

" گڈ ــــ تم نے واقعی اپنے آپ کو ایک بہت بڑے عذاب سے بچا لیا ہے "ــــ عمران نے ترمذی کی طرف مڑ کر قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے قدم لڑکھڑا گئے۔ اس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ ذہن پر یک لخت جیسے اندھیرے کا بم پھٹا۔ اور عمران لہراتا ہوا فرش پر گر گیا۔

جوڈن نے دیوار کے ایک حصے کو انگلی سے دو تین بار رک رک کر مخصوص انداز میں بجایا تو دیوار کے اس حصے میں ایک چوکھٹا سا نمودار ہو گیا ــــ اس کے اندر سرخ رنگ کا چھوٹا سا بٹن موجود تھا۔ جوڈن نے بٹن کو پریس کیا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ دیوار ایک سائیڈ پر سمٹ کر غائب ہو گئی۔

" واقعی باس ــــ کمپیوٹر بھی بند ہو چکا ہے۔ ورنہ یہ دیوار کبھی غائب نہ ہوتی "ــــ جوڈن نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے مارٹی سے کہا۔ اور مارٹی نے سر ہلا دیا۔ اس وقت وہ ایک راہداری کے آخری حصے پر کھڑے تھے۔ مارٹی اور جوڈن کے علاوہ دس افراد تھے۔ جن میں سے ایک کی پشت پر ایک بڑا سا سلنڈر لدا ہوا تھا۔ جب کہ باقی سب نے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائی ہوئی تھیں۔

دیوار ہٹتے ہی سامنے ایک طویل سی سرنگ تھی۔ جس کا اختتام

اندھیرے میں تھا۔

"یہ سرنگ کہاں جاکر ختم ہوتی ہے" ـــ مارٹی نے پوچھا۔

"سیکشن ٹو کے اندرونی کمرے میں" ـــ جوڈن نے کہا۔ اور مارٹی نے سر ملاتے ہوئے قدم آگے بڑھا دیئے۔ اور پھر مارٹی کے پیچھے پورا گروپ حرکت میں آگیا۔ وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے سرنگ میں بڑھتے گئے ـــ اور چند لمحوں بعد سرنگ کا اختتام آگیا۔ یہاں پھر ایک دیوار تھی۔

"اب ہم سیکشن ٹو میں پہنچ جائیں گے اس لئے ہوشیار رہیں" جوڈن نے کہا۔ اور آگے بڑھ کر دیوار کی جڑ کے مخصوص حصے میں بوٹ کی ٹو ماری تو دیوار درمیان سے سائیڈوں میں ہٹی ـــ اب سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ احتیاط سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر گئے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جوڈن نے آگے بڑھ کر دروازے کا ہینڈل نیچے کیا اور آہستہ سے دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ جوڈن نے سر اندر کر کے ادھر ادھر دیکھا ـــ اور پھر اطمینان بھرے انداز میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"آجائیں ہال خالی ہے" ـــ جوڈن نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے وسیع و عریض ہال میں موجود تمام مشینری ساکت تھی۔ کام کرنے والے روبوٹ بھی بے حس و حرکت کھڑے تھے۔

"اب مین سیکشن میں گیس کیسے پہنچے گی" ـــ مارٹی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی کام ہو جاتا ہے۔ گیس سلنڈر ادھر لے آؤ فریڈ" ـــ جوڈن نے گیس سلنڈر اٹھائے ہوئے آدمی سے کہا۔ اور خود ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں سے ایک پائپ اوپر چھت میں جاکر غائب ہو رہا تھا ـــ اس نے اس مشین کے قریب پہنچ کر اپنی پشت پر موجود تھیلا اتارا۔ اور اس میں سے ایک پیچ سا نکال کر اس پائپ کے جوڑ میں لگا ہوا ایک بولٹ کھولنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اس بولٹ کو کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہاں ایک سوراخ سا نظر آرہا تھا۔

"سلنڈر نیچے رکھ دو" ـــ جوڈن نے فریڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس نے سلنڈر کو پشت پر سے اتار کر نیچے رکھ دیا۔

جوڈن نے جلدی سے اس سے منسلک ربڑ کا پائپ علیحدہ کیا اور اس کا آخری سرا اس نے بولٹ والے سوراخ میں فٹ کرنا شروع کر دیا ـــ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد وہ ہٹا اور اس نے سلنڈر کے اوپر لگا ہوا ایک پہیے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے گھمایا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی پہیہ گھوم گیا ـــ اور ربڑ کا پائپ یک لخت ملا اور تن سا گیا۔ زین زین کی مخصوص آواز سلنڈر کے دہانے سے نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد پائپ یک لخت ڈھیلا پڑ کے پہلے والی پوزیشن میں آگیا۔ اور جوڈن نے پہیے کو دوبارہ گھما کر پہلے والی جگہ پر کر دیا۔

"گیس مین سیکشن میں منتقل ہو چکی ہے باس ـــ اس وقت وہاں سب بے ہوش پڑے ہوں گے" ـــ جوڈن نے مسرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"تو آؤ پھر جلدی کرو۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا چاہیئے" ــــــ مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

اور جوڈن سر ملاتا ہوا ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ ان سب کو لیئے اوپر چڑھتی گئی۔ لفٹ کی حرکت رکتے ہی جوڈن نے اس کا دروازہ کھولا تو وہ سب ایک راہداری میں پہنچ گئے ــــــ اس راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ نظر آرہا تھا۔

"یہ دروازہ مین سیکشن کے ہال میں کھلتا ہے" ــــــ جوڈن نے راہداری میں پہنچتے ہی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سب لوگ گیس ماسک پہن لیں اور پوری طرح ہوشیار رہیں" مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور سب نے اپنی بغلوں میں موجود تھیلوں میں گیس ماسک نکال کر منہ پر چڑھالیئے اور پھر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

مارٹی اور جوڈن سب سے آگے تھے۔ جوڈن نے دروازے کو دھکیلا۔ تو دروازہ کھل گیا۔ اور وہ سب اندر پہنچ گئے۔ سامنے ہی ایک غیر ملکی عورت۔ فرینکلن اور ایک مقامی بے ہوش پڑے تھے ــــــ جوڈن تیزی سے فرینکلن کی طرف بڑھا۔ لیکن مارٹی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اسی لمحے جوڈن نے ماسک اتار دیا۔

"باس۔ دروازہ کھلتے ہی گیس ختم ہوگئی ہوگی۔ اب گیس ماسک کی ضرورت نہیں" ــــــ جوڈن نے کہا۔ اور مارٹی نے سر ملاتے ہوئے ماسک اتار دیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی ماسک اتار دیئے۔

"پہلے ہمیں چیف باس کو ہوش میں لانا ہے" ــــــ مارٹی نے اندرونی کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"باس ــــــ اگر مناسب سمجھیں تو ایک مشورہ ہے۔ فرینکلن میرا بھائی ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں وہ کبھی غدار نہیں ہوسکتا۔ اسے پہلے ہوش میں لے آئیں۔ اس سے ہمیں اب تک کی ساری صورتحال کا علم ہوجائے گا" ــــــ جوڈن نے کہا۔

"نہیں ــــــ پہلے چیف باس پھر کوئی اور" ــــــ مارٹی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے اندرونی کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوڈن بھی کندھے اچکا کر اس کے پیچھے گیا۔ اور دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تو ایک لمحے کے لیئے ٹھٹھک گئے ــــــ کیونکہ کمرہ بے ہوش افراد سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ البتہ ترمذی کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا بیٹھا ہی بے ہوش ہوچکا تھا۔

"اسے ہوش میں لاؤ" ــــــ مارٹی نے ترمذی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور جوڈن نے جلدی سے جیب میں سے ایک بوتل نکالی اور اسے خوب ملا کر اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ ترمذی کی ناک کے ساتھ لگا دیا ــــــ اور پھر فوراً اسے ہٹا کر اس نے ڈھکن دوبارہ بند کر دیا۔ جب کہ مارٹی نے اس دوران باس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ترمذی کو ایک زوردار چھینک آئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"بب ــــــ بب ــــــ باس ــــــ میں مارٹی ہوں" ــــــ چیف باس

کے آنکھیں کھولتے ہی سامنے کھڑے مارٹی نے عاجزانہ انداز میں کہا۔ کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں چیف باس ان کے لیبارٹری میں بغیر اجازت داخل ہونے پر ناراض نہ ہو جائے ـــــ ترمذی تھا ہی ایسا۔ بعض اوقات وہ ایسی باتوں پر بھی بگڑ جاتا تھا۔ جو اس کے فائدے میں بھی کی جاتی تھیں۔

"یہ ـــ یہ ـــ تم یہاں کیسے۔ یہ مر گئے ہیں" ـــــ ترمذی نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس ـــــ صرف بے ہوش ہیں" ـــــ مارٹی نے کہا۔ اور اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ ـــــ ویری گڈ ـــــ تم انتہائی ذہین آدمی ہو۔ تم نے میرے لیبارٹری اور پاور لینڈ تینوں کے لئے اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ آج سے تم پاور لینڈ کے نمبر ٹو ہو" ـــــ ترمذی نے اپنے آپ کو آزاد اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش پڑے دیکھ کر مسرت سے مغلوب لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس" ـــــ مارٹی نے تشکرانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر میری طرح کرسی پر باندھو۔ اب میں اسے اس عذاب سے گزاروں گا جس عذاب سے یہ مجھے گزارنا چاہتا تھا" ـــــ ترمذی نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور جوڈن اور اس کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے حکم کی

تعمیل کی۔ اور چند لمحوں بعد ترمذی کی جگہ عمران کو کرسی سے باندھ دیا گیا۔

"باقی افراد کے متعلق کیا حکم ہے باس" ـــــ مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ فوراً" ـــــ ترمذی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور مارٹی کے ساتھ آنے والے افراد نے جلدی سے اپنی مشین گنیں سیدھی کیں۔

"باس ـــــ ایک بات ہے۔ یہاں انتہائی قیمتی مشینری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی گولی اچٹ کر کسی مشین کو نقصان پہنچا دے" مارٹی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"اوہ ہاں ـــــ واقعی۔ اس کا تو مجھے خیال نہیں آیا۔ ٹھیک ہے ان سب کو بھی رسیوں سے باندھ دو تاکہ پہلے یہ اپنے اس ساتھی کو خوفناک عذاب سے گزرتا دیکھ لیں۔ پھر ان سب کو فیکٹری میں لے جا کر گولیوں سے اڑا دینا" ـــــ ترمذی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

اور مارٹی کے اشارے پر گروپ کے باقی افراد نے اپنے تھیلوں میں سے رسیاں نکالیں اور عمران کے ساتھیوں کے ہاتھ پیر باندھنے شروع کر دیئے۔

"باس ـــــ باہر ایک عورت اور ایک مقامی کے ساتھ فرنکلن بھی بے ہوش پڑا ہے" ـــــ مارٹی نے کہا۔

"اوہ ہاں ـــــ میں بھی سوچ رہا تھا کہ وہ عورت کہاں گئی۔ انہیں بھی باندھ دو۔ اور یہیں لے آؤ" ـــــ ترمذی نے کہا۔

" باس ـــــ فرینکلن میرا بھائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اُسے ہوش میں لایا جائے" ـــــ جوڈن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" فرینکلن ـــــ لیکن ...... اچھا ٹھیک ہے۔ پہلے اُسے باندھو پھر ہوش میں لے آؤ۔ ہوسکتا ہے وہ اصل آدمی نہ ہو" ـــــ ترمذی نے کہا۔ اور جوڈن جلدی سے باہر چلا گیا۔

" ٹھہرو مارٹی ـــــ رسک کیوں لیا جائے۔ ان سب کو تم فیکٹری میں لے جاؤ اور وہاں انہیں گولی مار دو۔ صرف اس عمران اور اس لڑکی کو یہیں چھوڑ جاؤ۔ میں ان سے خود انتقام لوں گا۔ خود اپنے ہاتھوں سے۔ اس لڑکی نے بھی مجھے بے حد تنگ کیا تھا ـــــ اس نے مجھ سے دھوکہ کیا تھا۔ میں اسے بھی عبرت ناک سزا دینا چاہتا ہوں" ـــــ ترمذی نے یک لخت اپنا فیصلہ بدلتے ہوئے کہا۔

" جیسے آپ کا حکم باس" ـــــ مارٹی نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور واپس مڑا۔

" اوہ ـــــ رک جاؤ۔ تم یہیں رک جاؤ۔ مجھے یہاں اکیلا نہیں رہنا چاہیئے۔ تم باقی افراد کے ساتھ ان کو بھجوا دو۔ تم میرے پاس رکو" ترمذی نے کہا۔ اور مارٹی اُسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ اُس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا ـــــ جیسے اُسے باس کی ذہنی حالت پر شک پڑ گیا ہو۔ اور اس کا یہ شک تھا بھی درست۔ ترمذی اتنے مضبوط اعصاب کا مالک نہ تھا۔ جتنا وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا۔ اور پے در پے ہونے والے واقعات نے واقعی اس کے اعصاب کو متاثر کیا تھا۔

" باس کیوں نہ ان سب کو فیکٹری لے جایا جائے۔ آپ بھی وہاں تشریف لے چلیں۔ اور وہاں اطمینان سے ان کا خاتمہ کر دیا جائے" مارٹی نے کہا۔

" فیکٹری ـــــ اوہ ہاں ـــــ یہ ٹھیک ہے۔ یہ درست رہے گا۔ ٹھیک ہے۔ اچھا مشورہ ہے۔ ان سب کو وہیں لے چلو۔ میں بھی وہیں آتا ہوں۔ اب مجھے ہنری کو کال بھی کرنا ہوگا۔ نئی آپریٹنگ مشین منگوانے کے لئے" ـــــ ترمذی نے کہا۔ اور مارٹی نے جلدی سے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ سب کو اٹھا کر فیکٹری لے جایا جائے۔

"آپ پہلے باس ہنری کو کال کریں گے یا ان کے خاتمے کے بعد" ـــــ مارٹی کا لہجہ پہلے کی نسبت زیادہ بااعتماد تھا۔ کیونکہ اب وہ پاورلینڈ کا عام ممبر نہ تھا۔ بلکہ اس کا عہدہ نمبر ٹو کا ہو چکا تھا۔

" نہیں ـــــ بعد میں۔ ورنہ ہوسکتا ہے ہنری کوئی اور چکر چلا دے۔ وہ ضرورت سے زیادہ وہمی آدمی ہے۔ چلو۔ فیکٹری چلو۔ میں پہلے ان کا خاتمہ اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھ لوں۔ پھر وہیں سے ہنری کو بھی کال کر لوں گا" ـــــ ترمذی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور مارٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اُسے اپنے دائیں بازو میں تکلیف کا احساس ہوا۔ ایک لمحے تک تو اُسے کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کس پوزیشن میں ہے ـــــ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن نے کام کرنا شروع کر دیا۔ اور بے ہوش ہونے سے پہلے کے سارے واقعات تصویر کی طرح اس کے ذہن میں ابھر آتے۔ اب اُسے احساس ہو گیا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے بازو پیچھے کی طرف بندھے ہوئے ہیں ـــــ اس نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کے تمام ساتھی اُسی کی طرح کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور ایک نوجوان ان کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا ـــــ صفدر اور کیپٹن شکیل ہوش میں آ چکے تھے۔ اور باقی بھی جس جس کو انجکشن لگتا جا رہا تھا وہ ہوش میں آتا جا رہا تھا۔

وہ اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں تھے۔ جس کا دروازہ سامنے تھا۔ دروازے کے قریب مشین گنوں سے مسلح چار افراد خاموش کھڑے تھے ـــــ دروازہ بند تھا۔ عمران خاموش بیٹھا سوچتا رہا کہ یہ سچوایشن آخر بدلی کیسے۔ اور کس نے بدلی۔ اور کیا وہ اس وقت لیبارٹری میں ہیں یا انہیں کسی اور جگہ لایا گیا ہے۔ ہال نما کمرے کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ ریڈیاور لیبارٹری کا حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس لئے اس نے یہی نتیجہ نکالا کہ انہیں وہاں سے نکال کر کسی اور جگہ لایا گیا ہے۔

"باس کو اطلاع دو۔ یہ سب ہوش میں آ چکے ہیں" ـــــ انجکشن لگانے والے نے سب سے آخر میں موجود تنویر کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے مڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان میں سے ایک تیزی سے بند دروازے کی طرف لپکا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب ـــــ تمہارا باس کون ہے ترمذی ہے یا کوئی اور ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے انجکشن لگانے والے سے کہا جو اب خود بھی دروازے کی طرف جا رہا تھا۔

"باس مارٹی ہے اور چیف باس ترمذی" ـــــ انجکشن لگانے والے نے مڑ کر سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اور دیوار کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔ دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھا کر اس نے ہاتھ میں لے لی۔

"شکر ہے۔ میں نے سمجھا کہیں ہم جنت میں نہ پہنچ گئے ہوں"

عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ترمذی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا۔ تیسرے نمبر پر وہی مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔ جو پیغام دینے گیا تھا۔

"خوش آمدید مسٹر ترمذی۔ ڈائریکٹر یاور لینڈ ــــ آپ نے کیسے اتنا وقت نکال لیا کہ ہم جیسوں کو شرف ملاقات بخشنے لگے"

عمران نے ترمذی کے اندر داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا۔

"تم نے شاید یہ سمجھا تھا کہ یاور لینڈ کی کوئی اہمیت نہیں۔ یاور لینڈ بے بس ہو چکا ہے۔ تم نے دیکھا کہ یاور لینڈ کتنا طاقتور ہے اور اب وہ عذاب جو تم مجھ پر وارد کرنا چاہتے تھے اب تم خود بھگتو گے"

ترمذی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بڑے لوگوں کے ہاتھوں ملنے والا عذاب عذاب نہیں ہوتا مسٹر ترمذی ــــ اور آپ تو واقعی بہت بڑے آدمی ہیں"

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مارٹی" ــــ ترمذی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنے پیچھے کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ــــ مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس کے حلق میں مشین گن کی گولی ڈالو اور اوپر سے پانی کا گلاس پلا دو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کس قدر عذاب ہوتا ہے"

ترمذی نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن عذاب کے لئے گنتی بھی گننی پڑتی ہے مسٹر ترمذی۔ اور

ـپ کو گنتی نہ آتی ہو۔ تو پہلے آپ کو تعلیم بالغان کے سنٹر میں داخل ہونا پڑے گا"

ـران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل کرو۔ میں اس کے حلق سے کربناک چیخیں سننا چاہتا ہوں"

ـمذی نے مارٹی کو اُسی طرح خاموش کھڑے دیکھ کر کہا۔

"مم ــــ مگر باس۔ گولی حلق میں۔ کیا حلق میں گولی مارنی ہے یا......"

ـٹی نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ اُسے باس ترمذی کی بات شاید سمجھ میں نہ ـئی تھی۔

"اوہ نانسنس۔ جس طرح دوا کی گولی حلق میں ڈالی جاتی ہے اس طرح ـالو" ــــ ترمذی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور مارٹی ــــ بوکھلائے ہوئے انداز میں دیوار کے قریب کھڑے ایک ـسلح شخص کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس سے مشین گن لی اور پھر اُسی طرح ـوکھلائے ہوئے انداز میں مشین گن سمیت وہ عمران کی طرف بڑھ گیا ــــ اس ـکی سمجھ میں شاید اب بھی ترمذی کی بات ــــ نہ آئی تھی۔ کیونکہ گولی مارنے ـوالی بات تو اب تک سنتا آیا تھا۔ لیکن یہ گولی حلق میں دوا کی گولی کی طرح اتارنا ـاس کی اُسے ابھی تک کوئی سمجھ میں نہ آرہی تھی ــــ لیکن وہ یہ بات بھی جانتا ـتھا کہ ترمذی نے جس طرح خوش ہو کر اُسے نمبر ٹو بنا دیا ہے۔ اسی طرح اس ـسے کوئی بعید نہیں کہ وہ غصے میں آکر پہلے اس کے حلق میں ہی گولی اتار دے۔

عمران کے قریب پہنچ کر وہ رکا۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ ساکت کھڑا رہا۔ ـجیسے اُسے سمجھ میں نہ آرہی ہو کہ اب کیا کرے۔

"تم خواہ مخواہ گھبرا رہے ہو۔ یہ لو میں کر دیتا ہوں تمہارا کام" ــــ عمران ـنے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔ اور دوسرے لمحے مارٹی بری طرح چیختا ہوا

اچھل کر پشت کے بل پیچھے کھڑے ترمذی سے جا ٹکرایا ۔ عمران کی لات پوری قوت سے اس کی ناف پر پڑی تھی ۔ البتہ لات مارتے ہوئے عمران نے اس کے ہاتھ سے بڑے مطمئن انداز میں مشین گن جھپٹ لی تھی ۔

عمران نے اپنا لہجہ مطمئن اس لئے رکھا تھا تاکہ مسلح افراد اس کی آئندہ حرکت کو نہ سمجھ سکیں ۔ اور پھر وہی ہوا ۔ مارٹی کی چیخ کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی ۔ کہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ کھڑے مسلح افراد کی چیخیں بلند ہوئیں ——— اور وہ مری ہوئی مکھیوں کی طرح فرش پر گر گئے ۔

" اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ترمذی ——— عذاب تو بہر حال تمہیں ہی بھگتنا ہو گا " ——— عمران نے اچھل کر مشین گن سمیت نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی لات بھی حرکت میں آئی اور ترمذی جس کا ہاتھ تیزی سے اپنی پنڈلی کی طرف بڑھ رہا تھا بُری طرح چیختا ہوا دوبارہ فرش پر گرا ——— لیکن اُسی لمحے مارٹی نے اچھل کر پوری قوت سے عمران کے پیٹ میں ٹکر مارنی چاہی لیکن عمران تیزی سے گھوما اور مارٹی فرش پر گرے ہوئے ترمذی سے ٹکرا کر منہ کے بل دوبارہ فرش پر گرا ——— عمران نے مارٹی کی ٹکر سے بچنے کے لئے گھومتے ہوئے پوری قوت سے ترمذی کے سینے پر لات جما دی ۔ اور ترمذی اس طرح ڈکرایا جیسے اس کی روح حلق سے نکل رہی ہو ۔ ضرب ٹھیک اس کے دل پر پڑی تھی ——— اس لئے اس کے ہاتھ پیر ایک لمحے کے لئے پھیلے سمٹے اور پھر ساکت ہو گئے ۔

مارٹی منہ کے بل نیچے گرتے ہی تیزی سے پلٹ کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا ۔ اور مارٹی کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور اس کے

م سے جگہ جگہ سے خون فوارے کی طرح اُمڈ پڑا ۔ وہ چند لمحے تڑپتا رہا اور ر اس کی گردن ڈھلک گئی ۔ ترمذی اُسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا عمران نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر تیزی سے قریبی کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ گیا ۔

" اس لئے کہتا ہوں تم سب عقل کے ناخنوں کا استعمال سیکھ لو ۔ کام آ جاتے ہیں یہ عقل کے ناخن " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور ساتھ ہی اس نے صفدر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں ۔

" یہ تم نے اس ترمذی کو کیوں چھوڑ دیا ۔ اسے بھی اڑا دو گولیوں سے " اچانک سائیڈ میں بیٹھی ہوئی جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا ۔

" اتنا بڑا آدمی اور اتنی آسانی سے مر جائے بیچ بیچ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ ایسے آدمیوں کے لئے شایانِ شان موت ہونی چاہیئے " ——— عمران نے مسکرا کر کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ صفدر کی رسیاں کھول کر دوبارہ ترمذی کی طرف مڑ گیا ۔ وہ صفدر والی رسی ساتھ لے گیا ۔

صفدر نے اٹھ کر تیزی سے باقی ساتھیوں کو کھولنا شروع کر دیا جب کہ عمران نے صفدر والی رسی سے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ترمذی کو باندھنا شروع کر دیا ۔

چند لمحوں بعد سب ممبر رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے ۔ تنویر کیپٹن شکیل ، نعمانی ، صدیقی اور جولیا نے آگے بڑھ کر مردہ افراد کے پاس پڑی ہوئی مشین گنیں بھی اٹھا لیں ۔

" یہ جگہ لیبارٹری کی بجائے مجھے فیکٹری کا پورشن نظر آتا ہے ۔ اور فیکٹری میں لازماً اور افراد بھی ہوں گے " ——— عمران نے صفدر سے

مخاطب ہو کر کہا۔

اُسی لمحے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب یہ آوازیں سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں ہوتے گئے ___ انہوں نے مشین گنیں سیدھی کر لی تھیں۔ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے تنے ہوئے اعصاب یک لخت ڈھیلے پڑ گئے کیونکہ آنے والا چوہان تھا فرینکلن کے روپ میں ___ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی وہ حیرت بھرے انداز میں خالی کرسیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اوہ ___ تم پہلے ہی آزاد ہو گئے ہو۔ میں نے سوچا کہ کہیں وہ لوگ تمہیں مار ہی نہ چکے ہوں" ___ چوہان نے مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"تم کہاں رہ گئے تھے۔ باہر کتنے افراد ہیں" ___ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"میں فرینکلن کے میک اپ میں تھا۔ ہم پر حملہ کرنے والوں میں ایک جوڈن بھی تھا وہ اصل فرینکلن کا سگا بھائی ہے۔ اُسے یہ علم نہ تھا کہ اس کا اصل بھائی پہلے ہی تیزاب کے حوض میں گل سڑ چکا ہے ___ وہ ہمدردی کے تحت مجھے لیبارٹری سے لاتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گیا۔ اور پھر ہوش میں آتے ہی اُسے ساری صورت حال بتانی پڑی میں اس کا خاتمہ کر کے سیدھا یہاں پہنچ گیا ___ کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ترمذی اور مارٹی مین ہال میں آپ لوگوں کا خاتمہ کرنے گئے ہیں" ___ چوہان نے جلدی جلدی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا کہ باہر کتنے آدمی ہیں ___ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ عمران صاحب ___ باہر آدمی تو بہت سارے ہیں۔ لیکن میں بحیثیت فرینکلن سب کو سنبھال سکتا ہوں۔ ابھی کسی کو میری اصل حیثیت کا علم نہیں ہوا" ___ چوہان نے کہا۔

"اوکے ___ پھر تم ایسا کرو کہ فیکٹری میں موجود جتنے افراد بھی ہیں۔ انہیں کسی ایک جگہ اکٹھا کر دو تاکہ ان کا خاتمہ بالخیر کیا جا سکے" ___ عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب ___ یہاں کم از کم ساٹھ ستر افراد ہوں گے۔ اور میرے خیال میں بیس پچیس فیکٹری سے باہر ٹیلوں میں بھی موجود ہوں گے ان سب کا ایک جگہ اکٹھا ہونا مشکل ہے۔ اور اگر انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا تو پھر ہم بُری طرح گھر جائیں گے" ___ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلو خیر۔ میں اس ترمذی کو استعمال کرتا ہوں" عمران نے کہا۔

"تم اب کرنا کیا چاہتے ہو۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔ میں اس وقت لیڈر ہوں" جولیا نے یک لخت آگے بڑھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ___ لیکن لیڈر نہیں لیڈرانی کہو۔ جنس کا بھی کچھ خیال کرو۔ تو لیڈرانی صاحبہ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم ترمذی سمیت یہاں سے نکل جائیں۔ اور پھر لیبارٹری اور فیکٹری پر براہِ راست ریڈ کر کے قبضہ کر لیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ___ اتنا لمبا چوڑا کھڑاک پھیلانے کی ضرورت نہیں" چوہان

تم ان ساتھیوں کو ساتھ لے جاؤ اور جو بھی نظر آئے اُسے گولیوں سے اڑا دو۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے اس ترمذی کو ساتھ لے جائیں گے اور اسے حکام کے حوالے کر دیں گے" ——— جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تاکہ یہ موقع ملتے ہی اپنی پنڈلی پر موجود آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز دبائے اور اطمینان سے پاور لینڈ پہنچ جائے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اگر میں اسے فوری طور پر لات مار کر نہ بے ہوش کرتا تو اس کا ہاتھ پنڈلی پر پہنچ ہی گیا تھا" عمران نے کہا۔

" لیکن تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ ٹرانسمٹ فیوز کا ٹارگٹ بدل چکا ہے" ——— جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہی بات چیک کرنے کے لئے تو میں نے ترمذی کو موقع دیا تھا۔ اس کے اس طرح ہاتھ لے جانے پر مجھے پتہ چل گیا کہ ٹارگٹ پھر پاور لینڈ ہو گیا ہو گا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسی بات ہے تو پھر پہلے یہ فیوز ناکارہ کر دیا جائے" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ کرنا ہے پلیز ذرا جلدی کیجئے۔ اگر بحث مباحثے میں وقت ضائع ہوتا رہا تو کسی بھی لمحے صورت حال پلٹ سکتی ہے" ——— چوہان نے یک لخت تیز لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے۔ ترمذی میرے قد و قامت کا ہے۔ اگر میک اپ باکس مل جائے تو میں ترمذی کی جگہ لے کر ساری صورت حال کو سنبھال سکتا ہوں۔ اس طرح ہمیں آسانی ہو جائے گی" صفدر نے کہا۔

اُسی لمحے ترمذی کی کراہ سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے فرش پر پڑے وئے ترمذی کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ترمذی کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔

"تت ——— تت ——— تم آدمی نہیں ہو۔ تم تو رسیوں سے بندھے وئے تھے" ——— ترمذی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" میری عقل کے ناخن بہت لمبے اور تیز ہیں۔ اور تم جانتے ہو تیز اخنوں کے سامنے رسیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں" ——— عمران نے سکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے۔ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ ہر بار تمہیں فوری طور پر گولی ارنے کی بجائے دوسرے چکر میں پڑ جاتا ہوں" ——— ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔

" تمہاری طرح ہم بھی پاگل ہیں۔ اس لئے تمہیں ہر بار زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اب بھی دیکھو تم زندہ ہو۔ دراصل زندگی رہ جائے تو مقابلے کا لطف آتا ہے ——— مردہ آدمی بھلا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ تو بہتی ہوئی ناک بھی نہیں صاف کر سکتا" ——— عمران نے کہا۔

" سنو ——— تم نے مجھ سے معاہدہ کیا تھا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے" ——— ترمذی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے صرف ہاتھ آزاد کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ اور یقین کرو جیسے ہی تمہاری پنڈلی سے خنجر کی نوک نے ٹرانسمٹ فیوز باہر نکال دیا۔ تمہارے ہاتھ آزاد ہو جائیں گے۔ میں اب بھی معاہدے پر قائم ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن اُسی لمحے اچانک گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرش

پلک جھپکنے سے بھی زیادہ تیزی سے ان کے قدموں کے نیچے سے نکلا، اور وہ سب سنبھلنے سے پہلے ہی لڑکھڑا کر کسی گہرائی میں گرتے چلے گئے ——— اچانک گرنے کی وجہ سے حلق سے نکلنے والی بے اختیار چیخیں ہی ہال میں گونجتی رہ گئیں۔

"یس سر ——— میں براؤن بول رہا ہوں کیمیکل فیکٹری سے اوور" ——— نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"براؤن ——— کیمیکل فیکٹری سے ——— یہ ریڈ پاور لیبارٹری سے کال کا جواب نہیں آ رہا۔ چیف باس ترمذی کہاں ہے اوور" دوسری طرف سے ہنری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"چیف باس ترمذی اور باس مارڈی مین ہال میں ہیں جناب۔ ریڈ پاور لیبارٹری پر کسی عمران اور اس کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا تھا۔

باس مارڈی کو علم ہو گیا تو وہ ہمیں لے کر وہاں گئے۔ وہاں ہم نے ان لوگوں کو بے ہوش کر کے چیف باس کو چھڑایا پھر چیف باس نے حکم دیا کہ ان سب کو فیکٹری کے مین ہال میں پہنچا دو ——— وہاں ان کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اب چیف باس وہیں ہیں اور باس مارڈی بھی وہیں گیا ہے۔ کافی دیر ہو گئی ہے باس اوور" ——— براؤن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تم ہوش میں ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں کیسے پہنچ گئے۔ وہ تو پہلی کاپٹر کے ساتھ ہی یہاں ساجان سنٹر میں ہلاک ہو گئے تھے ——— ان کے لباس کے ٹکڑے ثبوت کے طور پر میرے پاس پہنچے ہیں۔ تم پاگل تو نہیں ہو اوور" ——— ہنری کی بری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"چیف باس نے جناب یہی نام لیا تھا۔ وہ آدمی لیبارٹری کے ایک آدمی آرتھر کے میک اپ میں تھا جناب۔ فرینکلن مال سپلائی کرنے گیا تھا۔ وہ بھی وہیں بے ہوش پڑا ہوا تھا جناب ——— مجھے تو علم ہی نہیں جناب۔ چیف باس کہہ رہے تھے جناب اوور" ——— براؤن نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اس کا مطلب ہے میں بھی دھوکہ کھا گیا۔ تم کہہ رہے ہو چیف باس کو کافی دیر ہو گئی ہے ہال میں گئے ہوئے۔ تم نے معلوم کیا کہ وہ وہاں کیا کر رہے ہیں اوور" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"ج ——— جناب ——— میں کیسے معلوم کر سکتا تھا بغیر حکم کے اوور" براؤن نے جواب دیا۔

"اوہ نانسنس ——— اگر وہ واقعی عمران ہے تو تمہارا چیف باس شدید

خطرے میں بھی پڑ سکتا ہے۔ ترمذی احمق ہے کہ اُسے عمران کا علم بھی ہو گیا تب بھی وہ اُسے زندہ رکھے ہوئے ہے۔ عمران جیسا آدمی ترمذی کے بس کا نہیں ——— سنو تم کسی طرح یہ معلوم کر سکتے ہو کہ اس وقت اس ہال کی کیا پوزیشن ہے جس میں چیف باس ترمذی اور عمران موجود ہیں اوور" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس یس ——— یہاں آئی ٹو مشین موجود ہے جو مین ہال کی سکرین چیکنگ کر سکتی ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو اوور" ——— براؤن نے کہا۔

"اوہ سنو ——— کال بند مت کرو۔ اور مجھے چیک کر کے فوراً بتاؤ۔ جلدی فوراً اوور" ——— ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس اوور" ——— براؤن نے کہا۔ اور تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے مشین کے چند بٹن دبائے تو مشین کے درمیان موجود سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر جیسے ہی ایک منظر ابھرا براؤن یوں جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹا جیسے اُسے بجلی کا طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو ——— وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ جس پر مین ہال کا منظر نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ منظر اتنا حیرت انگیز تھا کہ براؤن کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر آنکھیں ملنی شروع کر دیں ——— جب آنکھیں ملنے کے باوجود بھی سکرین پر وہی منظر قائم رہا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں واپس ٹرانسمیٹر کی طرف بھاگا۔

"ہیلو ہیلو ——— جج ——— جج ——— جناب۔ وہاں تو عجیب منظر ہے۔ باس ہارڈی اور دیگر ساتھی مردہ پڑے ہوئے ہیں۔ چیف باس رسیوں سے بندھے ہوئے ہیں اور وہ لوگ سب جو رسیوں سے بندھے ہوئے

تھے آزاد کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ وہ فرینکلن بھی جو جوڈن کا بھائی جناب۔ وہ بھی ان کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا ہے ——— بب ——— بب باس اوور" ——— براؤن اس بری طرح بوکھلایا ہوا تھا کہ اس کے منہ سے سیدھا فقرہ بھی نہ نکل رہا تھا۔

"وہی ہوا جس کا مجھے شک تھا۔ سنو براؤن۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔ اگر تم نے میری ہدایات پر پورا عمل کیا تو تمہیں پاورلینڈ کا سب سے بڑا عہدہ ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے اوور" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ حکم فرمائیں باس اوور" ——— براؤن نے جواب دیا۔

"سنو ——— چیف باس کی جان شدید خطرے میں ہے۔ کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ وہاں موجود سب لوگ ختم ہو سکیں یا بے ہوش ہو سکیں۔ لیکن چیف باس بچ جائے۔ کوئی طریقہ۔ لیکن پہلے مجھے بتاؤ اوور" ——— ہنری نے کہا۔

"باس ——— اس ہال کا فرش فولڈنگ ہے۔ اس کے نیچے کیمیکل کا بڑا حوض ہے۔ چیف باس نے یہ خصوصی طور پر بنوایا تھا تاکہ ایمرجنسی میں اسے استعمال کیا جا سکے۔ لیکن اب تک اس کو استعمال نہیں کیا گیا۔ حوض خشک ہے ——— ان سب کو اس خشک حوض میں گرایا جا سکتا ہے۔ لیکن چیف باس بھی ساتھ گریں گے اور تو کوئی صورت نہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں مسلح آدمی لے جا کر ان پر فائر کھول دوں اوور" ——— براؤن نے جواب دیا۔

"احمق آدمی ——— تمہارے فائر کھولتے ہی وہ ترمذی کو ہلاک کر دیں گے۔ یہ حوض فرش سے کتنی گہرائی میں ہے اوور" ——— ہنری نے پوچھا۔

"تقریباً تیس فٹ کی گہرائی میں ہے اوور" ـــــ براؤن نے جواب دیا۔

"اس طرح تو ترمذی کی ہڈیاں بھی پختہ حوض پر گرنے کی وجہ سے ٹوٹ جائیں گی۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ انہیں گرنے سے چوٹ تو نہ لگے البتہ وہ بے ہوش ہو جائیں اوور" ـــــ ہنری نے کہا۔

"ج ـــ ج ـــ جی ہاں۔ ایسا طریقہ ہے جناب۔ ایس۔ڈی کیمیکل کا بڑا پائپ اس حوض میں ہے۔ اسے وہاں سے کھولا جا سکتا ہے۔ چند سیکنڈ میں حوض ایس۔ڈی سے بھر جائے گا۔ ایس۔ڈی کیمیکل صرف ان کو بے ہوش کر دے گا۔ اور کوئی نقصان نہ پہنچائے گا ـــ چنانچہ ہم آسانی سے چیف باس ترمذی کو وہاں سے نکال لیں گے۔ باقی افراد کے متعلق جیسے آپ حکم کریں اوور" ـــ براؤن نے جواب دیا اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"گڈ ـــ ویری گڈ ـــ جلدی کرو۔ فوراً ایس۔ڈی پائپ کھول کر ان لوگوں کو اس میں گرا دو۔ جلدی فوراً۔ اور پھر مجھے بتاؤ اوور" ـــ ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

"او۔کے باس اوور" ـــ براؤن نے کہا۔ اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا اس بڑے کمرے سے ملحقہ ایک چھوٹے کمرے میں چلا گیا۔ اس کمرے کے درمیان میں زمین سے چھت تک ایک بڑی مشین موجود تھی ـــ جس میں سے بے شمار مختلف رنگوں کے پائپ فرش سائیڈ کی دیواروں اور اوپر چھت میں جا کر غائب ہو رہے تھے۔ یہ کیمیکل آپریٹنگ مشین تھی۔ براؤن اسی مشین کا آپریٹر تھا۔ اور وہ اپنی ڈیوٹی پر اسی کمرے

میں موجود تھا۔ جب ٹرانسمیٹر پر ہنری کی کال آئی۔ اور چونکہ ہال میں مارٹی موجود نہ تھا۔ اس لئے کال کا جواب دینے کے لئے وہ خود گیا تھا۔

براؤن نے انتہائی برق رفتاری سے مشین کے مختلف بٹن آن کئے۔ اور مشین میں جیسے زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ اس پر موجود بے شمار مختلف چھوٹے بڑے اور بہت سے رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ براؤن نے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے ہینڈل کو تیزی سے اوپر کر کے پھر ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا ـــ تو اس ہینڈل کے اوپر موجود ایک بڑے سے ڈائل میں سرخ رنگ کی سوئی صفر کے ہندسے سے ایک قوس کی صورت میں آگے بڑھنے لگی۔ براؤن خاموش کھڑا اس سوئی کو حرکت کرتا ہوا دیکھ رہا تھا ـــ اس سوئی کے حرکت میں آنے کا مطلب تھا کہ ایس۔ڈی کیمیکل اپنے سٹور سے بڑے حوض میں بھرنا شروع ہو گیا۔ ڈائل پر موجود مختلف ہندسے اس کی مقدار ظاہر کر رہے تھے۔

جب سوئی ایک سو پچیس کے ہندسے پر پہنچی تو براؤن نے جلدی سے ہینڈل کو اوپر کر کے اسے پہلے والی جگہ پر روک دیا ـــ سوئی اسی ہندسے پر جم سی گئی۔ براؤن نے مشین کے بٹن بند کئے۔ اور واپس ہال کی طرف بھاگا۔ وہ ایک اور مشین کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن دبائے تو اس مشین میں بھی زندگی کی لہر دوڑ گئی ـــ مشین کے درمیان موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر اسی بڑے کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس میں چیف باس ترمذی ہوش میں آ گیا تھا۔ وہ سب اس کے گرد کھڑے تھے ـــ اور ایک آدمی جو آرتھر کے میک اپ میں تھا اس سے باتیں کر رہا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جلدی سے

مشین کے دو بٹن جن میں سے ایک سرخ رنگ کا اور ایک سفید رنگ کا تھا۔ اپنی دو انگلیاں رکھیں اور پھر پوری قوت سے بٹن دبا دیئے مشین سے زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری ——— اور براؤن نے سکرین پر ہال کمرے کے فرش کو تیزی سے ہٹتے اور چیف باس سمیت سب کو نیچے گرتے دیکھا۔ فرش دوسرے لمحے دوبارہ برابر ہوگیا۔ اور سا تھ ہی کھٹاک کے ساتھ سرخ اور سفید دونوں بٹن واپس باہر کو ابھر آئے۔

اب سکرین پر کمرے کا فرش بالکل خالی نظر آرہا تھا ——— براؤن نے جلدی سے بٹن آف کئے اور پھر واپس ٹرانسمیٹر کی طرف بھاگا۔

"ہیلو ہیلو ——— براؤن سپیکنگ اوور" ——— براؤن نے تیز اور پرجوش لہجے میں کہا۔

"یس ——— ہنری اٹنڈنگ اوور" ——— دوسری طرف سے ہنری کی بے چین سی آواز سنائی دی۔

"باس ——— کام ہوگیا۔ میں نے چیف باس سمیت ہال کمرے میں موجود سب افراد کو بڑے حوض میں گرا دیا ہے۔ جو ایس۔ ڈی کیمیکل سے لبالب بھرا ہوا ہے۔ اب کیا حکم ہے اوور" ——— براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ ——— اب سب سے پہلے جا کر حوض میں سے اپنے چیف باس ترمذی کو نکال کر یہاں لے آؤ۔ اور اسے ہوش میں لا کر مجھ سے بات کراؤ اوور" ——— ہنری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باقی افراد کے بارے میں کیا حکم ہے باس اوور" ——— براؤن نے پوچھا۔

"اس حوض میں کوئی ایسا کیمیکل ڈالا جا سکتا ہے جس سے وہ سب اسی حوض میں گل سڑ جائیں اوور" ——— ہنری نے پوچھا۔

"یس باس ——— اگر حوض میں آر تھری نائم کی ایک بوتل ڈال دی جائے تو ایس۔ ڈی کے ساتھ مل کر یہ اس قدر خوفناک ہو جائے گا کہ پلک جھپکنے میں اس میں موجود افراد کے جسم تو کیا ہڈیاں تک ختم ہو کر رہ جائیں گی اوور" ——— براؤن نے جواب دیا۔ وہ چونکہ کیمیکلز ایکسپرٹ تھا۔ اس لئے یہ اس کے لئے معمولی باتیں تھیں۔

"ویری گڈ ——— تم پہلے باس ترمذی کو وہاں سے نکالو۔ اور پھر اس میں آر تھری نائم ڈال دو۔ بس یہ خیال رکھنا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ وہ اس حوض سے نکل نہ سکیں اوور" ——— ہنری نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی باس اوور" ——— براؤن نے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے ہنری نے گفتگو ختم کرتے ہوئے کہا۔ اور براؤن ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے بجلی کی سی تیزی سے ہال کے بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔

عمران کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا تو اس کی آنکھیں یکلخت کھل گئیں۔ اس کے سر میں درد کی شدید ترین لہر ابھی تک جاری تھی۔ اور آنکھیں کھلتے ہی اس کے منہ میں کسی سیال کے انتہائی بدبودار اور ترش ذائقے کا احساس ابھرا ــــ اس نے جلدی سے سر کو اوپر اٹھایا۔ تو اسی لمحے اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم کسی پختہ حوض کے اندر بھرے ہوئے بدبودار قسم کے سیال میں تیر رہا ہے۔ اور اسی لمحے اس کے شعور نے ذہن میں ہونے والے دھماکے اور درد کی تیز لہر کا جواز بھی تلاش کر لیا ــــ اس کا سر دراصل حوض کے پختہ کنارے سے زوردار طریقے سے ٹکرایا تھا۔ جس کی بنا پر اسے ہوش آ گیا تھا۔

"نکالو نکالو باس کو باہر نکالو ــــ جلدی کرو۔ اور شیکھر۔ تم تیار رہنا۔ جیسے ہی باس باہر آ جائے تم نے آر۔ تھری ناٹم کی بوتل حوض میں انڈیل دینی ہے" ــــ حوض کی سائیڈ سے عمران کو آواز سنائی دی۔

اور عمران نے دیکھا کہ حوض کی ایک سائیڈ پر چار افراد کھڑے ہوئے تھے۔ جن میں دو حوض کے کنارے پر جھکے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی پلاسٹک کی بنی ہوئی بڑی سی بوتل اٹھائے کھڑا تھا ــــ جب کہ چوتھا ایک سائیڈ پر کھڑا چیخ رہا تھا۔ حوض پر جھکے ہوئے دونوں افراد ہاتھ بڑھا کر قریب آنے والے کو اٹھاتے اور پھر اسے پوری قوت سے واپس دھکیل دیتے۔ عمران نے دیکھا کہ اس بار انہوں نے تنویر کو باہر کھینچا تھا اور پھر واپس دھکیل دیا تھا ــــ شاید عمران کو بھی انہوں نے اسی طرح دھکیلا تھا۔ جس کی وجہ سے عمران کا سر حوض کے کنارے سے جا کر پوری قوت سے ٹکرایا تھا اور وہ ہوش میں آ گیا تھا ــــ اب ساری صورت حال عمران پر بخوبی واضح ہو گئی تھی۔ اب اسے حوض میں موجود سیال کی ماہیت کا بھی بخوبی علم ہو گیا تھا۔ اس کی بدبو اور ذائقہ بتا رہا تھا کہ وہ ایس۔ ڈی کیمیکل کے بھرے ہوئے تالاب میں تیر رہے ہیں ــــ اور اس کیمیکل سے اٹھنے والی گیس کی وجہ سے ہی وہ بے ہوش ہوئے ہیں۔ حوض میں عمران سمیت ساری سیکرٹ سروس تیر رہی تھی۔ اور ظاہر ہے تنویر بھی ان میں شامل تھا اور یہ لوگ تنویر کو باہر نکال کر ایس۔ ڈی میں آر۔ تھری ناٹم شامل کرنا چاہتے تھے ــــ اور عمران سمجھ گیا تھا کہ اگر ایسا ہو گیا تو ایس۔ ڈی کیمیکل ایسے خوفناک اور طاقتور تیزاب میں بدل جائے گا جو پلک جھپکنے میں ان کے جسموں کو ہڈیوں سمیت گلا کر راکھ کر دے گا۔

"یہی ــــ یہی باس ہے" ــــ اچانک پہلے والے آدمی نے

چیختے ہوئے کہا۔ اور کنارے پر جھکے ہوئے دونوں افراد نے ہاتھوں کو اور آگے کی طرف بڑھایا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا آگے بڑھا — کیونکہ ان سب کی توجہ کنارے کے قریب بے ہوشی کے عالم میں تیرتے ہوئے ترمذی پر لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے عمران کی طرف وہ متوجہ نہ ہو سکے۔ عمران نے آنکھیں اور سانس بند کر کے غوطہ لگایا — اور پھر وہ تیزی سے اس جگہ پر پہنچ گیا جس جگہ ترمذی تیر رہا تھا۔ اس نے ترمذی کی ٹانگ پکڑ کر ایک جھٹکے سے اُسے پیچھے کی طرف کھینچا۔

"ارے ارے — باس پیچھے جا رہا ہے" — کنارے پر جھکے ہوئے افراد میں سے ایک نے کہا۔

اور اُسی لمحے عمران نہ صرف کیمیکل کی سطح پر ابھرا بلکہ دوسرے لمحے وہ کسی طاقت ور مچھلی کی طرح فضا میں اچھلا اور اس کا جسم لہراتا ہوا حوض کے کنارے پر جا پڑا۔

"یہ کون ہے — کون ہے" — کنارے پر جھکے ہوئے افراد نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے دو افراد بھی چیخے۔

لیکن اُسی لمحے عمران — یک لخت اچھل کر اس کیمیکل پکڑے ہوئے آدمی سے جا ٹکرایا۔ اور پھر اس آدمی کی چیخ سنائی دی۔ اور وہ کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا کنارے پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد سے ٹکرا کر انہیں ساتھ لیتا ہوا حوض میں جا گرا۔ جب کہ کیمیکل کی بوتل عمران کے ہاتھوں میں تھی۔

"خبردار — تمہارا باس اندر ہے۔ میں کیمیکل تالاب میں پھینک

دوں گا" — عمران نے چوتھے آدمی کو ریوالور نکالتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔ اور وہ آدمی ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا۔ اور عمران بھی یہی چاہتا تھا۔ دوسرے لمحے کیمیکل کی بند بوتل کسی گولی کی طرح اڑتی ہوئی ریوالور والے آدمی کی ناک سے ٹکرائی — اور وہ چیختا ہوا اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اور دوسرے لمحے وہ دوبارہ کیمیکل کی بوتل اور ریوالور پر قبضہ کر چکا تھا۔ گو اس کیمیکل کی بوتل کو اس طرح پھینکنا بظاہر انتہائی حماقت آمیز نظر آتا تھا — کیونکہ اگر بوتل ٹوٹ جاتی اور اس میں موجود کیمیکل نکل کر حوض میں مل جاتا تو عمران کے سب ساتھی پلک جھپکنے میں عبرت ناک موت کا شکار ہو جاتے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسا نہیں ہو گا — کیونکہ آر تھری نائن انتہائی خطرناک کیمیکل تھا۔ اس لئے اُسے مخصوص قسم کی پلاسٹک کی بوتلوں میں ہی رکھا جا سکتا تھا۔ جو گرنے سے نہ ٹوٹ سکتی تھیں۔ اور پھر ان کے ڈھکن اس انداز میں تیار کئے جاتے تھے کہ سوائے مخصوص طریقے کے انہیں کسی صورت بھی نہ کھولا جا سکتا تھا — اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔ ورنہ عمران جیسا آدمی بھلا اتنا بڑا رسک کیسے لے سکتا تھا۔ اور عمران اور اس آدمی کے درمیان بہرحال اتنا فاصلہ موجود تھا کہ جب تک عمران اس تک پہنچتا وہ لازماً عمران پر فائر کر دیتا۔ اور عمران تو جیو سنگ آرٹ کا مظاہرہ کر کے بچ جاتا لیکن گولی اگر بوتل سے ٹکرا جاتی تو پھر یقیناً بوتل کا پلاسٹک ٹوٹ بھی سکتا تھا — اس لئے عمران کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔

ریوالور پر قبضہ کرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے

لمحے حوض کی فضا ریوالور کے دھماکے اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی
عمران نے ان تینوں کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا تھا۔ جو حوض میں گرنے
کے بعد دوبارہ کنارے پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور
وہ گولیاں کھا کر لاشوں کی صورت میں واپس حوض میں گر گئے۔

"اب تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جلدی کرو۔ اور منہ دیوار کی طرف کر
دو۔ ورنہ ڈھیر کر دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے انہیں للکارتے ہی تیزی
سے مڑتے ہوئے کہا۔

اور وہ آدمی جو تقریباً اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ جلدی سے دیوار کی
طرف مڑا۔ اور عمران نے پوری قوت سے اس کے سر کی پشت پر
ریوالور کا دستہ رسید کر دیا۔۔۔۔ وہ آدمی چیخ مار کر مڑنے لگا کہ عمران
نے دوسری ضرب لگائی اور وہ آدمی دھڑام سے فرش پر گرا۔ چند لمحے
اس کا جسم پھیلتا سمٹتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔

عمران نے اس آدمی کے بے ہوش ہوتے ہی کیمیکل کی بوتل اور
ریوالور جلدی سے ایک طرف رکھا اور پھر اس نے حوض میں دوبارہ
چھلانگ لگا دی۔۔۔۔ اب اس نے اپنے ساتھیوں کو گھسیٹ گھسیٹ
کر کنارے پر پھینکنا شروع کر دیا۔ سب سے آخر میں اس نے
ترمذی کو بھی گھسیٹ کر کنارے پر پھینک دیا۔ اور پھر خود باہر آ گیا
آگے بڑھ کر اس نے ریوالور اٹھایا۔۔۔۔ اور پھر واپس مڑ کر اس نے
باری باری اپنے ساتھیوں کے سروں پر ریوالور کے دستے مارنے
شروع کر دیئے۔ ہاتھ اس نے ایسا رکھا تھا کہ کھوپڑی بھی نہ ٹوٹے اور
تکلیف کی شدت کی وجہ سے وہ ہوش میں بھی آ جائیں۔ کیونکہ ایس۔ ڈی

بجلی کی لہروں کی وجہ سے وہ انہیں عام طریقے سے ہوش میں نہ لا سکتا
۔ اس کا صرف یہی طریقہ تھا کہ ان کے ذہن کو دھچکا پہنچایا جائے۔ جس
وہ خود ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کوشش
ر ثابت ہوئی۔ اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے
۔ جب کہ ترمذی اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو مختصر واقعات بتائے اور پھر اس آدمی
طرف متوجہ ہو گیا۔ جس سے اس نے ریوالور چھینا تھا۔

"صفدر۔۔۔۔ اسے اٹھا کر اس طرح تالاب میں ڈال دو کہ اس کے
ن ہاتھ اور سر باہر رہے۔ اس کے دونوں ہاتھ پکڑے رکھنا۔
اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اسے
سیٹ کر حوض کے کنارے پر لے آتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے
ہلاتے ہوئے اس کے حکم کی تعمیل کی۔

"قابو رکھنا۔ یہ حوض میں نہ گرے۔ اور کیپٹن شکیل تم آگے بڑھ
اس کا منہ اور ناک بند کر دو تاکہ یہ ہوش میں آ جائے"۔۔۔۔ عمران
ے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے بھی اس کی ہدایت پر عمل کیا نتیجہ یہ
ا کہ چند لمحوں بعد وہ ہوش میں آ گیا۔

"سنو مسٹر۔۔۔۔ آر تھری نائٹ میرے ہاتھ میں ہے۔ اور مجھے
لوم ہے کہ اسے ایس۔ ڈی کیمیکل میں جیسے ہی شامل کیا گیا تمہارا جسم
ک جھٹکے میں گھل جائے گا۔ اگر تم ایسی موت مرنا چاہتے ہو تو ٹھیک
ہے ورنہ میرے سوالوں کے صحیح جواب دے دو۔۔۔۔ میں وعدہ
کرتا ہوں تمہیں باہر نکال لوں گا۔ بولو۔ جلدی کرو۔ میں صرف تین تک

گنوں گا۔ اس کے بعد بوتل کھول کر حوض میں ڈال دوں گا۔ اور تمہیں
حوض میں دھکیل دیا جائے گا" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں
کہا۔ اور اس آدمی کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔
"نہیں نہیں ——— نارگا ڈسیک۔ ایسا نہ کرنا۔ میں سب کچھ بتانے
کے لئے تیار ہوں" ——— اس آدمی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"اپنا نام بتاؤ۔ اور اب تک کے سارے واقعات بتاؤ جلدی"
عمران نے بوتل کے ڈھکن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔
"میرا نام براؤن ہے۔ میں کیمیکل آپریٹر ہوں" ——— اس آدمی نے
بُری طرح خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس
نے یادرلینڈ کے چیف ہنری کی کال آنے تک۔ اب تک کے تمام
واقعات من وعن دوہرا دیئے ——— وہ چونکہ صرف کیمیکل آپریٹر تھا
اس لئے اس کی قوت ارادی اس قدر نہ تھی کہ وہ موت کے خوف سے
اپنا پیچھا چھڑا سکتا۔ اس لئے اس نے فوراً ہی سب کچھ اگل دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اسے باہر کھینچ لو" ——— عمران نے کہا۔ اور صفدر
نے ایک جھٹکے سے اُسے باہر کنارے پر کھینچ لیا۔
"کتنے افراد کو علم ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی یہاں ہیں۔ اور چیف
باس بھی یہاں ہے" ——— عمران نے ریوالور کی نال اس کی کنپٹی سے
لگاتے ہوئے کہا۔
"میرے علاوہ اور کسی کو علم نہیں۔ میں چاہتا تھا خود سارا کام کر
لوں تاکہ مجھے کریڈٹ مل جائے۔ صرف تین افراد کو میں ساتھ لایا
تھا ——— تاکہ چیف باس کو نکالا جا سکے" ——— براؤن نے کانپتے
ئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہاں سے اس آپریٹنگ ہال تک کوئی ایسا راستہ ہے کہ کسی کی
نظروں میں آئے بغیر ہم وہاں تک پہنچ جائیں۔ اور یہ سن لو تمہاری جان
صرف اس صورت میں بچ سکتی ہے کہ ہم کسی کی نظروں میں نہ آئیں ورنہ
......" ——— عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔
"ہاں ہاں ——— میں لے جاؤں گا۔ سب اپنے کاموں میں مصروف
ہیں۔ کسی کو پتہ نہ چلے گا" ——— براؤن نے فوراً ہی سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تو چلو لے چلو" ——— عمران نے اُسے دروازے کی طرف دھکیلتے
ہوئے کہا۔ اور عمران کے اشارے پر صفدر نے بے ہوش ترمذی
کو کاندھے پر لاد لیا۔
اور پھر واقعی ایک سرنگ نما راستے سے گزرتے ہوئے وہ ایک
لفٹ میں سوار ہوئے اور وہاں سے ایک راہداری میں پہنچ کر وہ اس
بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ جو آپریٹنگ ہال تھا۔
"اس کا خیال رکھنا۔ اگر یہ کوئی گڑبڑ کرے تو شوٹ کر دینا"
عمران نے ہال کمرے میں پہنچتے ہی اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر براؤن
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"مم ——— مم ——— میں کچھ نہیں کروں گا۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے
مت مارو" ——— براؤن کی حالت واقعی خوف کی وجہ سے بے حد
خراب ہو رہی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اُسے ایک الماری
کے کھلے پٹ میں رکھا ہوا اسلحہ نظر آ گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔
اور اس نے اس الماری کے پٹ میں سے ایک باریک دھار والا

خنجر نکال لیا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم مجھے مارنا چاہتے ہو۔ مت مارو۔ فار گاڈ سیک" عمران کو خنجر نکالتے دیکھ کر براؤن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ اب اگر تمہارے منہ سے کوئی لفظ نکلا تو......" عمران نے پلٹ کر اسے بری طرح ڈانٹ دیا۔ اور براؤن سہم کر خاموش ہو گیا۔

عمران خنجر اٹھائے تیزی سے ترمذی کی طرف بڑھ گیا۔ جسے صفدر نے یہاں پہنچ کر فرش پر لٹا دیا تھا۔

"اس کے بازو پکڑ لو میں اس کی پنڈلی سے ٹرانسمٹ فیوز نکال لوں" عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

اور نعمانی، چوہان اور کیپٹن شکیل نے ترمذی کو اچھی طرح جکڑ لیا۔ عمران نے اس کی پنڈلی سے پتلون کا پائنچہ ہٹایا۔ اور پھر اس نے یکلخت خنجر کی نوک اس کے گوشت میں اتار دی ـــــ ترمذی کے حلق سے یک لخت چیخ برآمد ہوئی اور اس نے تڑپنا چاہا۔ لیکن اسے چونکہ پوری طرح جکڑ لیا گیا تھا اس لئے عمران نے چند لمحوں میں ہی ٹرانسمٹ فیوز کو خنجر کی نوک سے باہر نکال لیا۔ ترمذی مسلسل چیخے جا رہا تھا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ گردن کاٹ دوں گا ـــــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

اور ترمذی کی چیخوں میں یک لخت اس طرح بریک لگ گئی جیسے وہ چیخنا جانتا ہی نہ ہو۔

عمران نے خون آلود ٹرانسمٹ فیوز کو ترمذی کے کپڑوں سے ہی

صاف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"سنو براؤن ـــــ اس وقت کیمیکل فیکٹری میں اور باہر جتنے بھی افراد ہیں میں ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کرنا چاہتا ہوں۔ بتاؤ کس طرح اکٹھے ہوں گے ـــــ" عمران خنجر تولتا ہوا براؤن کی طرف بڑھا۔

"جج ـــ جج ـــ جنرل کال ـــــ جنرل کال پر اکٹھے ہوں گے" براؤن نے فوراً ہی ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مت بتاؤ ـــــ کچھ مت بتاؤ" ـــــ اچانک ترمذی نے چیختے ہوئے کہا۔

اور عمران نے پلٹ کر یک لخت اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو ماری اور ترمذی ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"کتنے افراد ہوں گے۔ تعداد بتاؤ" ـــــ عمران نے دوبارہ براؤن سے پوچھا۔

"پچیس افراد باہر پہرہ دے رہے ہیں اور چالیس افراد اندر ہیں" براؤن نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پینسٹھ افراد ـــــ کسی جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں" ـــــ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"مین ہال میں ـــــ اسی ہال میں جہاں تم موجود تھے" ـــــ براؤن نے جواب دیا۔ اور اس بار عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔

"گڈ آئیڈیا ـــــ اب اٹھو اور مجھے بتاؤ کہ جنرل کال کس طرح ہوتی ہے۔ اور اس ہال کے فرش کی آپریٹنگ مشین کون سی ہے" عمران نے کہا۔

"تت ـــ تت ـــ تم انہیں مارنا چاہتے ہو" ـــ براؤن نے بُری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"صفدر" ـــ عمران نے یک لخت صفدر کی طرف مڑتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"یس" ـــ صفدر نے جو براؤن کے قریب کھڑا تھا چونک کر جواب دیا۔

"اس کو اٹھا کر اس حوض میں پھینک آؤ۔ اور اوپر سے آر تھری ناٹم بھی ڈال دینا" ـــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو" ـــ براؤن اس طرح کانپ اٹھا جیسے اُسے لرزے کا بخار ہو گیا ہو۔

"سنو براؤن ـــ اب اگر تم نے جرح کرنے یا مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ ورنہ میرا وعدہ ہے کہ تمہاری جان بخش دی جائے گی" ـــ عمران نے براؤن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

اور براؤن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے عمران کو جنرل کال کے علاوہ آپریٹنگ مشین کے متعلق تفصیل سے بتا دیا۔

"او۔کے ـــ اب خاموشی سے بیٹھ جاؤ" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور براؤن واپس اُسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر اُسے پہلے بٹھایا گیا تھا۔

"ہاں تو مس جولیا ـــ آپ چیف ہیں۔ فرمائیں اب کیا حکم ہے" ـــ عمران ـــ یک لخت جولیا کی طرف مڑا جو خاموش کھڑی تھی۔

"مم ـــ مم ـــ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ تم جو چاہو کرو۔ مجھے تو یہ تصور کر کے ہی خوف آ رہا ہے کہ اگر تم ہمیں اس حوض سے نہ نکالتے تو اس کیمیکل ڈالنے کے بعد ہمارا کیا حشر ہوتا" ـــ جولیا نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس وقت اس کے لہجے سے لیڈرشپ یکسر غائب ہو چکی تھی۔

"میں اب اس قصے کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ ہر بار خوش قسمتی ساتھ نہیں دیا کرتی" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس ٹرانسمیٹر نما مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جس سے جنرل کال کی جاتی تھی۔ یہ مخصوص ٹرانسمیٹر تھا۔ جس کے رسیور ہر آدمی کے پاس موجود تھے۔ عمران نے کیپٹن شکیل کو وہ مشین آن کرنے کے لئے کہا۔ جس سے مین ہال کو دیکھا جا سکتا تھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ کوئی آدمی باہر تو نہیں رہ گیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ چیف باس ترمذی کالنگ۔ جنرل کال فار آل۔ فیکٹری کے مین ہال میں سب اکٹھے ہو جائیں فوراً۔ اہم ہدایات دینی ہیں۔ جنرل کال فار آل اوور" ـــ عمران نے ترمذی کے لہجے میں کہا۔ اور براؤن کی آنکھیں عمران کو ترمذی کے لہجے میں بات کرتے دیکھ کر مزید پھیلنے لگیں۔

"یس ـــ چیف باس کال اٹنڈڈ اوور" ـــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز ابھری۔

اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور خود اس مشین کی طرف بڑھ گیا جسے کیپٹن شکیل نے آن کر دیا تھا۔ اور

سکرین پر مین ہال کا منظر ابھر آیا تھا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد مین ہال میں مسلح افراد اکٹھے ہونے لگ گئے۔ عمران خاموش کھڑا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہاں ستر کے قریب افراد اکٹھے ہو گئے ـــــ وہ سب ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ شاید اس جنرل کال کے بارے میں گفتگو کر رہے ہوں گے۔

"یہ تو پینسٹھ سے زیادہ ہو گئے ہیں" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر اُسی جنرل کال ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو ـــ چیف باس ترمذی سپیکنگ۔ کوئی آدمی رہ تو نہیں گیا اوور" ـــــ عمران نے ترمذی کے لہجے میں کہا۔

"نو سر ـــ سب پہنچ گئے ہیں اوور" ـــــ ایک لمبے تڑنگے آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک چھوٹی سی ڈبیا کو منہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ـــ مین ہال کا دروازہ بند کر دو۔ اور میری ہدایات غور سے سنو۔ اٹ از ویری امپارٹنٹ اوور" ـــــ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اور تیزی سے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔

"دروازہ بند کر دیا گیا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے اس کے قریب پہنچتے ہی کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ عمران نے کیپٹن شکیل کو ایک طرف ہٹایا۔ اور دوسرے لمحے اس نے سرخ اور سفید بٹنوں کو بیک وقت دبا دیا۔ مشین سے گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور ہال کا فرش یک جھپکنے میں غائب

ہوا۔ اور پھر جب فرش واپس آیا تو بٹن بھی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی باہر کو نکل آئے۔ مین ہال خالی ہو چکا تھا۔

"اب ان دونوں کا خیال رکھنا۔ میں آرہا ہوں" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگ گیا۔

جولیا نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کیا کرنے گیا ہے۔ اُسے بے اختیار جھرجھری سی آ گئی۔ ستر افراد کی اس عبرتناک موت کے تصور نے ہی اُسے لرزا دیا تھا ـــــ لیکن اُسی لمحے اُسے خیال آیا کہ ترمذی اور یہ لوگ دارالحکومت کے کروڑوں بے گناہ افراد کو جلا کر راکھ کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہے تھے تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔

"یہ انسان نہیں ہیں درندے ہیں اور درندوں کو اسی طرح مرنا چاہیئے" جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس مس جولیا ـــ یہ لوگ واقعی درندے ہیں جو کروڑوں بے گناہ افراد کو موت کے منہ میں دھکیلنا چاہتے تھے۔ ان کی موت اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہونی چاہیئے" ـــــ کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ جولیا کی کیفیت اور اس کی بات کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کروڑوں افراد کو مارنا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو کیمیکل فیکٹری ہے" ـــــ براؤن نے یک لخت حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیا بتایا گیا تھا کہ یہاں ترمذی کیا کر رہا ہے" ـــــ صفدر نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" پاور لینڈ کی کوئی ایجاد ہو رہی ہے۔۔۔ ریڈ پاور۔۔۔ اس کے لئے یہ کیمیکل لیبارٹری بنائی گئی تھی"۔۔۔ براؤن نے جواب دیا۔

" یہ ریڈ پاور جسے تم صرف کوئی ایجاد کہہ رہے ہو۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کی مدد سے دارالحکومت کے کروڑوں افراد پر بھیانک موت وارد کر دی جائے"۔۔۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

اور براؤن کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور عمران اندر آیا۔

" اس نے تنگ تو نہیں کیا"۔۔۔ عمران نے براؤن کی طرف سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے خدا گواہ ہے علم نہ تھا کہ ریڈ پاور کا کیا مقصد ہے۔ ورنہ میں اس میں شامل نہ ہوتا۔ مجھے تو بتایا گیا تھا"۔۔۔ براؤن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" دیکھو براؤن۔۔۔ تم نے ہم سے تعاون کیا ہے۔ اس لئے تمہیں زندگی بخش دی گئی ہے۔ اس وقت تمہارے سب ساتھیوں کے جسم اس حوض کے کیمیکل میں مل چکے ہیں۔ اگر تم مزید زندہ رہنا چاہتے ہو تو اب تمہارے حلق سے ایک لفظ بھی نہیں نکلنا چاہیے" عمران نے کہا۔ اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ترمذی کی طرف بڑھ گیا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ عمران نے اس کی پسلیوں میں بوٹ کی ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

اور صدیقی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا منہ اور ناک دونوں

ہاتھوں سے بند کر دی۔

چند لمحوں بعد ہی ترمذی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور پھر ایک کراہ کے ساتھ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

" اب بتاؤ ترمذی۔۔۔ تمہیں دارالحکومت کے کروڑوں افراد کو ہلاک کرنے کے جرم میں کیا سزا دی جائے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران اس وقت اتنا سنجیدہ تھا کہ عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ انہیں یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ وہی عمران ہے جس کے چہرے پر ہر وقت حماقتیں جلوہ گر رہتی ہیں۔

" مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھ پر رحم کرو"۔۔۔ ترمذی نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

عمران کا چہرہ دیکھ کر اور اس کا انتہائی سرد لہجہ سن کر اس نے بے اختیار کانپنا شروع کر دیا تھا۔

" تم پر رحم کیا جائے۔ تم پر۔ جس نے کروڑوں بے گناہ افراد پر رحم نہیں کیا۔ تمہاری دشمنی اگر تھی بھی سہی تو ہم سے تھی۔ کروڑوں بے گناہ افراد سے تو نہ تھی۔۔۔ تم جیسے درندے ناقابل معافی ہوتے ہیں۔ اس لئے تمہیں عبرتناک سزا ملے گی۔ انتہائی عبرتناک"۔۔۔ عمران نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

ترمذی نے یک لخت اٹھ کر عمران کے پیر پکڑ لئے۔

" معاف کر دو۔ رحم کھاؤ۔ فار گاڈ سیک رحم کھاؤ"۔۔۔ ترمذی نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔ لیکن عمران نے اس کے چہرے پر زوردار

کک لگائی اور ترمذی چیختا ہوا الٹ کر پیچھے جا گرا۔

"جولیا ـــــ اس نے تمہاری عزت کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ کیا تم اپنا انتقام نہیں لو گی" ـــــ عمران نے اچانک جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ضرور لوں گی۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں اسے کتے کی موت مار دوں گی" ـــــ جولیا نے پھنکارتے ہوئے جواب دیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ترمذی ـــــ تم پاور لینڈ کے ڈائریکٹر ہو۔ اس پاور لینڈ کے جس کی طاقت اور قوت پر تمہیں گھمنڈ ہے۔ میں تمہیں بچاؤ کا پورا موقع دیتا ہوں۔ تمہاری سزا یہی ہے کہ تم ایک عورت کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچو ـــــ اور سنو۔ اگر تم نے جولیا کو شکست دے دی تو تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں ـــــ میں زخمی ہوں۔ میں نہیں لڑ سکتا۔ میں نہیں لڑ سکتا۔ ٹھیک ہے مجھے مار ڈالو۔ بے شک مجھے مار دو۔ بس مجھے مار دو" ـــــ ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم واقعی زخمی ہو۔ اس لئے نہیں لڑ سکتے۔ لیکن ریوالور تو چلا سکتے ہو۔ یہ ریوالور لو اور کوشش کر دیکھو۔ ہم سب خالی ہاتھ ہیں۔ تم اپنے ارمان پورے کر لو" ـــــ عمران نے یک لخت جیب سے ریوالور نکال کر فرش پر بیٹھے ترمذی کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کر رہے ہو عمران" ـــــ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ میں کسی زخمی اور نہتے کو نہیں مار سکتا۔ یہ میری

فطرت کے خلاف ہے۔ اسے پورا موقع دیا جائے گا" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں ریوالور جھپٹا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے اس کا میگزین چیک کیا۔ ریوالور میں ابھی پانچ گولیاں موجود تھیں۔

"ہاں ٹھیک ہے ـــــ میں پانچ افراد کو مار کر ہی مروں گا۔ پہلے تم جاؤ" ترمذی نے یک لخت قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا لیکن عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور گولی اس کی سائیڈ سے نکل گئی ـــــ اور پھر تو واقعی ترمذی پر جیسے پاگل پن کا دورہ پڑ گیا۔ وہ مسلسل ٹریگر دباتے چلا گیا۔ لیکن ظاہر ہے عمران پہلے سے ہی تیار تھا۔ اس کے قدم زمین پر ہی نہ لگ رہے تھے ـــــ اور چند لمحوں بعد جب ریوالور سے خالی کھٹاک کی آواز ابھری تو عمران رک گیا۔

"بس ختم ہو گئیں گولیاں۔ اور چاہئیں" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں اسے مار ڈالوں گا۔ یہ قاتل ہے۔ کروڑوں افراد کا قاتل" یک لخت کرسی پر بیٹھے براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے عقاب کسی پرندے پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح اچھل کر وہ ترمذی پر آ پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے بڑی طرح چیختا ہوا دور جا گرا ـــــ ترمذی نے اس کی ناک پر الٹ کر زوردار ٹکر ماری تھی۔ براؤن ایک بار پھر چیختا ہوا اس پر الٹ پڑا۔ اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے۔

وہ پاگلوں کے سے انداز میں لڑ رہے تھے۔

اُسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں تو عمران نے آگے بڑھ کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ ہنری کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور" ــــ ٹرانسمیٹر سے ہنری کی آواز سنائی دی۔

"یس ــــ عمران بول رہا ہوں ہنری ــــ وہی عمران جسے تم نے ساجان سنٹر سے ہیلی کاپٹر پہ پرواز کرتے ہوئے ختم کر دیا تھا۔ ہمارے لباسوں کے ٹکڑے تمہارے پاس موجود ہوں گے اوور" ــــ عمران نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم ــــ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ ترمذی کہاں ہے اوور" ہنری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ان کی آوازیں سن لو۔ تمہارا ترمذی اور اس کا ایک ساتھی براؤن آپس میں لڑ رہے ہیں۔ سنو ان کی آوازیں سنو...... " ــــ عمران نے کہا۔

اور اُسی لمحے ترمذی کے حلق سے بے اختیار خوفناک چیخ نکلی۔ براؤن نے اس کی گردن کے گرد قینچی ڈال کر تیزی سے پٹخنی کھائی تھی۔

"سن رہے ہو ترمذی کی چیخیں۔ یہ وہی ترمذی ہے جو پاکیشیا کے دارالحکومت کو تباہ کرنے آیا تھا" ــــ عمران نے کہا۔

اُسی لمحے براؤن نے دوسری پٹخنی کھائی اور ترمذی کی ایک اور چیخ نکلی اور پھر یہ چیخ گردن ٹوٹنے کی زوردار آواز کے ساتھ نکل گئی۔ ترمذی بھی ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"تمہارا ترمذی ختم ہو گیا۔ میرے ہاتھوں نہیں تمہارے اپنے آدمی کے ہاتھوں میں اس درندے کے خون سے اپنے ہاتھ ناپاک نہ کرنا چاہتا تھا......." عمران نے کہا۔ چونکہ وہ اوور نہ کہہ رہا تھا اس لئے ظاہر ہے ہنری ادھر سے جواب نہ دے پا رہا تھا۔

"براؤن تم نے حق ادا کر دیا۔ اب تمہارا باس ہنری تمہاری بات سن رہا ہے۔ اُسے بتاؤ کہ تم نے اپنے چیف باس کو کیوں مارا" ــــ عمران نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اب اٹھ کر لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"ہاں ــــ میں نے اسے مار ڈالا ہے۔ یہ درندہ تھا۔ کروڑوں افراد کا قاتل۔ میں بُرا ضرور ہوں۔ لیکن میں ایسی درندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اسے مار کر میں نے اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کیا ہے" ــــ براؤن نے ٹرانسمیٹر کے قریب آ کر بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سن لیا تم نے ہنری اوور" ــــ عمران نے کہا۔

"سنو عمران ــــ اب تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت مجھ پہ فرض ہو گئی ہے۔ اب تم پاور لینڈ کے قہر کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور دیکھو کہ پاور لینڈ کا قہر کس طرح تم پہ ٹوٹتا ہے۔ اور براؤن اس کو تو ایسی عبرتناک سزا ملے گی کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی اوور" ــــ دوسری طرف سے ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے درندے۔ اب میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اب میں......." ــــ براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا یک لخت ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور ٹرانسمیٹر سے آگ کا شعلہ سا نکل کر براؤن کے جسم سے ٹکرایا اور براؤن

بُری طرح چیختا ہوا نیچے فرش پر گرا۔ عمران اور باقی ساتھی چونکہ سائیڈ پر کھڑے تھے۔ اس لئے وہ اس آگ کے شعلے کی زد سے بال بال بچ گئے تھے۔ براؤن کے پورے جسم نے آگ پکڑ لی تھی جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پیٹرول کا بنا ہوا ہو ___ چند لمحوں میں اس کی چیخیں ڈوب گئیں وہ جل کر راکھ ہو چکا تھا۔

اُسی لمحے ہال کمرے کا فرش یوں لرزنے لگا جیسے خوفناک زلزلہ آ رہا ہو۔

" بھاگو ___ یہاں سے بھاگو۔ ہنری فیکٹری اڑا رہا ہے " ___ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب بے تحاشا دروازے کی طرف بھاگ پڑے۔

اور پھر وہ جیسے ہی راہداری کراس کر کے ایک کھلی جگہ پر آئے۔ خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ کان پھاڑ دھماکے ہوئے ___ اور ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کو کسی نے حقیر تنکوں کی طرح فضا میں اڑا دیا ہو۔

وہ سب اچھل کر اوندھے منہ زمین پر گرے۔ دھماکے ان کی پشت پر ہو رہے تھے۔ اور لمحہ بہ لمحہ دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی آواز شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔

اُسی لمحے ایک بڑی جیپ کی آواز ان کے کانوں میں گونجی۔ جیپ ان کے بالکل قریب آ کر رکی تھی۔

" جلدی کرو سب جیپ میں سوار ہو جاؤ " ___ ایکسٹو کی چیختی ہوئی آواز ان سب کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ سب یہ آواز سنتے ہی یوں اچھل کر کھڑے ہوئے جیسے چابی بھرے کھلونے اچانک حرکت میں آ جاتے ہیں۔

اور پھر چند لمحوں میں وہ اس جیپ میں لد سے گئے ___ جیپ بجلی کی سی

تیزی سے مڑی۔ اور پھر برق رفتاری سے واپس دوڑنے لگی۔ زمین اس بُری طرح سے لرز رہی تھی کہ جیپ اِدھر اُدھر ڈول رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے ابھی الٹ جائے گی ___ لیکن سٹیرنگ جن ہاتھوں میں تھا وہ اسے بڑی مہارت سے سنبھال لیتے۔

" بب ___ بب ___ باس آپ " ___ جولیا کی گھگھیائی ہوئی آواز نکلی۔ اس نے شاید پہلی بار غور سے دیکھا تھا۔ سٹیرنگ پر نقاب پہنے ایکسٹو خود موجود تھا۔ اس کے ہاتھوں پر سیاہ دستانے چڑھے ہوئے تھے اور چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب تھا۔

" خاموش رہو ___ ابھی ہم خطرے کی حدود سے باہر نہیں نکلے " ایکسٹو نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

" کیوں مس جولیا کا خون خشک کر رہے ہیں۔ اگر اس میں خون ہی نہ رہا تو بغیر خون کے وہ .... " ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقتوں کا نقاب چڑھ گیا تھا۔

" خاموش رہو ___ اگر میں تمہیں نکالنے کے لئے بروقت نہ پہنچتا تو تم اس وقت فیکٹری کے ملبے میں دب چکے ہوتے۔ تمہیں پہلے ہی خیال رکھنا چاہئے تھا۔ کہ وہ فیکٹری اور لیبارٹری کو بھی تباہ کر سکتے ہیں " ___ ایکسٹو کا لہجہ اُسی طرح سرد تھا۔

" سس ___ سوری۔ دراصل میں نے ...... " ___ عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" خاموش رہو ___ تمہیں بھی اب ڈرامے کرنے کا شوق ہو گیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ کام کرنے کی بجائے تم اب ڈرامے زیادہ سٹیج کرنے

لگ گئے ہو۔ اور تمہاری یہ عادت پوری سیکرٹ سروس کے لئے خطرناک ہوسکتی ہے۔ اس لئے یہ لاسٹ وارننگ ہے۔ آئندہ اگر تم نے ایسی حرکت کی تو عبرتناک سزا دوں گا"۔۔۔ ایکسٹو نے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا۔

اور عمران یوں سہم گیا جیسے ایکسٹو نے بات نہ کی ہو اُسے کوڑا مار دیا ہو۔

جیپ اب آرگن پہاڑی کے ٹیلوں میں دوڑ رہی تھی۔ دھماکے ختم ہو چکے تھے۔ اب صرف ان کی بازگشت فضا میں سنائی دے رہی تھی۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ باس۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کی توقعات پر پوری نہ اتر سکی"۔۔۔ اچانک جولیا نے مدھم سے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جولیا۔ میں نے اس پورے کیس میں تمہاری کارکردگی کو پوری طرح چیک کیا ہے۔ تم میری توقعات پر پوری اتری ہو۔ تم میں فوری فیصلہ کرنے اور بروقت ڈائریکٹ ایکشن کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔۔۔ اور تم نے اس کیس میں ان صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ یہ عمران ہے جو خوامخواہ ڈرامے کرنے میں وقت ضائع کرتا ہے اور اس طرح خطرات کو دعوت دیتا ہے۔ میں نے اسے لاسٹ وارننگ دے دی ہے۔۔۔ اب اگر اس نے ایسا کیا تو اس کا انجام عبرتناک ہوگا" ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ ایک سائیڈ پر روک دی۔

"اب تم خطرے کی حدود سے باہر ہو۔ اس لئے یہاں سے آسانی سے جا سکتے ہو۔ نیچے اتر جاؤ"۔۔۔ ایکسٹو نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں بھی اتر جاؤں"۔۔۔ عمران نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ گٹ آؤٹ" ایکسٹو نے بری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا۔۔۔ ناراض نہ ہوں۔ میں نے سمجھا شاید ابھی جھاڑنے کا کوٹہ بقایا ہو"۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ باقی ساتھی پہلے ہی اتر چکے تھے۔ ایکسٹو نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

"ویسے اگر باس بروقت نہ پہنچتا تو تم نے واقعی ہمیں مروا دیا تھا" تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اسے بروقت کہہ رہے ہو۔ ارے ناوقت کہو۔ میرا سارا پروگرام ہی تلپٹ ہوگیا۔ ورنہ میں نے سوچا تھا کہ جولیا آخری وقت سر پہ دیکھ کر ضرور ہاں کر دے گی۔۔۔ اور میں جولیا کا ہاتھ پکڑے اُس جگہ تک بھاگتا جاؤں گا جہاں بندہ نہ بندے کی ذات۔ اوہ سوری۔ نہ ایکسٹو اور نہ تنویر کی ذات ہو۔ لیکن خدا پوچھے اس رقیب روسیاہ سے۔ سارے کئے دھرے پر پانی پھیر دیا"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور فضا ممبران کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد